www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری

Part 76-100

مصنف

شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۷٦)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کسی کی منکوحہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو عورت کسی کے عقد میں ہے، اس سے نکاح جائز نہیں، جب تک کہ وہ اس کے عقد سے نہ نکل جائے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...... وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النّساء : ٢٤)

''......اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

سوال: جبری طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس پر قرآن وحدیث کے دلائل ہیں، نیز ائمہ کرام کی تصریحات بھی موجود ہیں:

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهٖ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ (النَّحل : ١٠٦)

''جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے (اس پر اللہ کا غضب ہے)، سوائے اس شخص کے جسے مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مطمئن ہو۔"

جس کے دل میں ایمان پختہ ہو، اس کو کفر پر مجبور کیا جائے تو وہ کافر نہیں ہوتا، اسی طرح طلاق کا ارادہ نہ ہو تو جبری طلاق بالاولیٰ واقع نہیں ہوگی۔

❀ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشِّرْكُ أَعْظَمُ مِنَ الطَّلَاقِ .

"شرک طلاق سے بڑا معاملہ ہے۔"

(سنن سعيد بن منصور : 1142، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ عَنْهُ سَقَطَتْ أَحْكَامُ الْإِكْرَاهِ عَنِ الْقَوْلِ كُلِّهِ، لِأَنَّ الْأَعْظَمَ إِذَا سَقَطَ عَنِ النَّاسِ سَقَطَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ .

"جب اللہ تعالیٰ نے انسان سے (مجبوری کی صورت میں) کفر معاف کر دیا ہے، تو مجبوری کی صورت میں کہے گئے تمام دیگر اقوال بھی معاف ہیں، کیونکہ جب لوگوں کو بڑی چیز معاف کر دی جائے، تو چھوٹی چیز خود بخود معاف ہو جاتی ہے۔"

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 122/2)

❀ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"خطا اور نسیان سے تجاوز کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کر دی ہے، ......اسی طرح مجبوری کی صورت میں کیے گئے کام سے معافی کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کی ہے۔"

(جامع العُلوم والحكم، ص 452)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِمُكْرِهٍ، وَلَا لِمُضْطَهِدٍ طَلَاقٌ .

”مجبور و مقہور کی کوئی طلاق نہیں۔“

(سنن سعيد بن منصور : 1143، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ثابت بن عیاض احنف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب کی ام ولد لونڈی سے نکاح کیا۔ میں اس کے پاس آیا اور اس پر داخل ہوا، تو کوڑے لٹکے ہوئے تھے۔ لوہے کی دو بیڑیاں تھیں اور دو غلام بٹھائے ہوئے تھے۔ اس نے مجھے کہا: اپنی بیوی کو طلاق دے دے، ورنہ اللہ کی قسم تجھے ایسا ایسا کر دوں گا۔ میں نے کہا: اسے ایک ہزار طلاق۔ میں اس کے پاس سے نکلا، تو مکہ کے راستے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو اپنا سارا واقعہ سنایا، تو وہ غصے ہو گئے اور فرمایا: یہ کوئی طلاق نہیں۔ وہ عورت آپ پر حرام نہیں ہوئی۔ آپ اپنی بیوی کی طرف لوٹ جایئے۔ مجھے اطمینان نہ ہوا یہاں تک کہ میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آ گیا اور ان سے اپنا واقعہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بھی فرمایا کہ آپ کی بیوی آپ پر حرام نہیں ہوئی، آپ اپنی بیوی کی طرف لوٹ جایئے۔“

(الموطا للإمام مالك : ٣٧٦، ح : ١٢٤٥، وسندهٗ صحيحٌ)

ثابت ہوا کہ دو جلیل القدر صحابہ سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے نزدیک جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

❁ ابوالزناد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”میں امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا۔ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جو بنو حطمہ میں سے تھا، اسے قمری کہا جاتا تھا۔ اس کی قوم نے اسے مارا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے حتی کہ تو عورت پر تین طلاقِ بتہ دے یا ہم تجھے قتل کر دیں گے۔ نیز اس سانحہ پر دلیل پیش کی، تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس کی بیوی کو اس پر لوٹا دیا۔“

(سنن سعید بن منصور: 1132، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى طَلَاقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا .

”وہ مجبور کی طلاق کو کچھ بھی خیال نہیں کرتے تھے۔“

(سنن سعید بن منصور: 1141، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ایسے انسان کے بارے میں فرماتے ہیں، جسے طلاق پر مجبور کیا گیا ہو:

أَرْجُو أَنْ لَّا يَكُونَ عَلَيْهِ شَيْءٌ .

”امید ہے کہ اس پر کچھ نہیں ہوگا۔“

❁ نیز فرماتے ہیں:

”مجبور کی تعریف یہ ہے کہ اسے قتل کا ڈر ہو یا سخت مار کا ڈر ہو۔ امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ نے جس طرح فرمایا ہے، بلاشک وشبہ بات اسی طرح ہے۔“

www.KitaboSunnat.com

(مسائل أحمد وإسحاق برواية إسحاق بن منصور الكوسج : 958)

❁ شاہ ولی اللہ الدہلوی رحمہ اللہ جبری طلاق کے مفاسد ذکر کرتے ہیں:

''دوسری بات یہ ہے کہ اگر مجبور شخص کی طلاق کو معتبر سمجھ لیا جائے تو اس طرح مجبور کرنے کا دروازہ کھل جائے گا۔ قریب ہے کہ طاقتور شخص کمزور کو اس طرح سے قابو کر لے کہ لوگوں کو معلوم نہ ہو اور وہ اسے اسلحہ کے زور پر دھمکا لے اور اس کی بیوی میں رغبت ہو تو اسے طلاق پر مجبور کر لے۔ اگر ہم اس کی ارادے کو ناکام بنا دیں اور اس کی مراد کو واپس کر دیں تو یہ چیز لوگوں کے آپس میں مجبور کر کے کیے گئے ظلم کو روکنے کا سبب ہو گی......۔''

(حجة الله البالغة : 138/2)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (مجموع الفتاوی : ۱۱۰/۳۳) اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (زاد المعاد : ۲۰۴/۵، اعلام الموقعین : ۱۰۸/۳، تہذیب السنن : ۱۸۷/۶) وغیرہما کے نزدیک بھی جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ذَهَبَ الْجُمْهُورُ إِلَى عَدَمِ اعْتِبَارِ مَا يَقَعُ فِيهِ

''جمہور کا مذہب ہے کہ مجبوری میں جو چیز واقع ہوتی ہے، اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔''

(فتح الباري : 390/9)

❁ شیخ الاسلام علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''اس بنا پر مجبور شخص کی ہر کلام لغو ہے۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ قرآنِ کریم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتایا ہے کہ کوئی شخص اگر مجبور ہو کر کلمۂ کفر کہہ دے تو وہ کافر نہیں ہوگا اور جسے اسلام پر مجبور کیا جائے ، وہ مسلمان نہیں ہوگا۔سنت نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجبور شخص کو معاف کر دیا ہے، وہ اس سے مؤاخذہ نہیں کرے گا۔۔۔رہے مجبور شخص کے افعال تو ان میں تفصیل ہے: جو افعال مجبوری کے ساتھ مباح ہیں، ان پر معافی ہے، جیسا کہ رمضان کے دن میں کھانا، نماز میں حرکت اور احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا وغیرہ۔اور جو چیزیں مجبوری کی وجہ سے مباح نہیں، ان پر مؤاخذہ ہوگا، جیسا کہ بے گناہ کو قتل کرنا، اس کا مال تلف کرنا ۔۔۔اقوال اور افعال میں فرق یہ ہے کہ افعال جب واقع ہو جائیں تو ان کی خرابی ختم نہیں ہوسکتی ، بلکہ ان کی خرابی ان کے ساتھ ہی رہتی ہے، برعکس اقوال کے کہ ان کو لغو کرنا اور سونے والے اور مجنون کی طرح شمار کرنا ممکن ہے۔جو فعل مجبوری کے ساتھ مباح نہیں، اس کی خرابی ثابت ہوتی ہے، برعکس قول کی خرابی کے کہ وہ اسی وقت ثابت ہوتی ہے، جب کہنے والا اس کو جانتا ہو اور مجبور نہ ہو۔“

(زاد المَعاد : 205/5)

۞ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا تَلَاعُبٌ بِالدِّينِ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ .

”یہ (مجبور کی طلاق کو شمار کرنا) دین کے ساتھ کھلواڑ ہے۔ہم ایسے کاموں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔“

(المُحَلّٰی بالآثار : 205/10)

سوال: ایک شخص نے ایک لڑکی کو جبری طلاق دلوا کر خود نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جواب): جبری طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ بدستور منکوحہ ہے، اس سے کسی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی منکوحہ سے نکاح کرے، تو وہ باطل ہے، منعقد نہ ہوگا، بلکہ یہ زنا بالجبر ہے۔

(سوال): ایک شخص نے غیر مطلقہ سے شادی کر لی، کیا حکم ہے؟

(جواب): غیر مطلقہ جو کسی کے عقد میں ہے، سے نکاح کیا، تو وہ منعقد نہ ہوا۔

(سوال): دوسرے کی منکوحہ سے شادی کی، اس سے جو اولاد ہوئی، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): وہ اولاد ناجائز ہے، کیونکہ یہ اولاد باطل نکاح سے ہوئی ہے۔

(سوال): ایک عورت نے ایک مرد سے نکاح کیا، پھر بغیر طلاق اور خلع کے کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لیا، کچھ عرصہ بعد اسے بھی چھوڑ کر بلا طلاق اور خلع تیسرے مرد سے نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): دوسرے اور تیسرے مرد سے نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، وہ پہلے مرد کے نکاح میں ہے، کیونکہ نہ پہلے مرد نے طلاق دی اور نہ عورت نے خلع لیا۔ اس لیے وہ پہلے کی منکوحہ ہے اور دوسرے تیسرے مرد سے جو وطی کی، وہ زنا ہے۔ وہ پہلے مرد کے پاس آسکتی ہے، کیونکہ وہ ابھی تک پہلے مرد کے عقد میں ہی ہے۔

(سوال): جو نکاح عدت ختم ہونے سے گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے ہو، وہ جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): عدت مکمل ہونے سے پہلے نکاح جائز نہیں۔

(سوال): عدت میں نکاح کرنے سے جو اولاد ہوئی، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): عدت میں نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے، اس سے پیدا ہونے والی اولاد بھی ناجائز ہے۔

(سوال): جو شخص غیر کی منکوحہ سے نکاح کو جائز کہے، اس کا کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: جو شخص غیر کی منکوحہ سے نکاح جائز سمجھے، وہ سنگین جرم کا مرتکب ہے، بلکہ اس پر کفر کا اندیشہ ہے، کیونکہ وہ قرآنی نص کا انکار کر رہا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...... وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ٢٤)

''......اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

غیر کی منکوحہ عورتوں سے نکاح کسی طور جائز نہیں۔

سوال: جس کا شوہر کئی سال سے پاگل ہو اور بیوی کے نان و نفقہ کا خیال نہ رکھ سکتا ہو، تو کیا بیوی دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے؟

جواب: اگر عورت پاگل شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو وہ خلع لے کر نکاح فسخ کر سکتی ہے اور عدت کے بعد شادی کر سکتی ہے۔

سوال: ایک لڑکی کا نکاح ہوا، بعد میں اسے نکاح کا انکار کرنے پر مجبور کیا گیا، تو اس نے نکاح ہونے کا انکار کر دیا اور اس کا دوسرے لڑکے سے نکاح کر دیا گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: لڑکی کو مجبور کر کے جو نکاح کا انکار کیا گیا، اس سے نکاح فسخ نہیں ہوا، یہ منکوحہ شمار ہوگی، لہٰذا اس کا دوسرے مرد سے تب تک نکاح جائز نہیں، جب تک پہلے شوہر کے عقد سے نہ نکلے، اگر دوسرا نکاح کر کے وطی کی گئی، تو زنا ہوگا اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد ولد الحرام ہوگی۔

سوال: جس کو عمر قید کی سزا سنا دی گئی، کیا اس کی بیوی آگے شادی کر سکتی ہے؟

جواب: جب تک پہلا شوہر طلاق نہ دے دے یا وفات نہ پا جائے، یا عورت خلع نہ لے لے، وہ دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا، بعد میں کسی وجہ سے لڑکی اور اس کا والد نکاح کا انکار کرنے لگے، کیا نکاح صحیح رہا یا نہیں؟

جواب: نکاح صحیح ہے، لڑکی اور اس کے والد کا انکار بے جا ہے۔ لڑکی بلا طلاق یا خلع آگے نکاح نہیں کر سکتی، وہ منکوحہ ہے۔

سوال: نکاح ہوا اور انگوٹھا نہیں لگایا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح منعقد ہونے کے لیے زبانی ایجاب وقبول کافی ہے، دستخط یا انگوٹھا ریاست کا مطالبہ ہے، اس کا انعقاد نکاح سے کچھ تعلق نہیں۔

سوال: عورت نے خاوند کی لاپرواہی سے تنگ آ کر جسم فروشی شروع کر دی، بعد میں آگے نکاح کرنا چاہا، تو کیا اسے پہلے خاوند سے طلاق لینے کی ضرورت ہے؟

جواب: گو کہ جسم فروشی زنا ہے، مگر اس سے وہ پہلے خاوند کے عقد سے خارج نہیں ہوئی، لہٰذا جب تک خاوند طلاق نہ دے یا عورت خلع نہ لے، وہ آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: جب شوہر بارہ سال تک خبر نہ لے، تو کیا عورت آگے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: جب تک شوہر طلاق نہ دے یا عورت خلع سے نکاح فسخ نہ کر دے، آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: نابالغہ نے ولی کی اجازت اور رضا مندی کے بغیر نکاح کیا، بعد میں وہ دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہتی ہے، کیا پہلے مرد سے طلاق لینا پڑے گی؟

جواب: نابالغہ کا نکاح ولی کی اجازت اور رضا مندی کے بغیر منعقد ہی نہیں ہوتا۔ یہ نکاح باطل اور فاسد ہے، لہٰذا جس نابالغ لڑکی نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، تو اسے دوسرے مرد سے نکاح کرنے کے لیے پہلے مرد سے طلاق لینے کی ضرورت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلىٰ : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ:۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری:۹/۱۹۱)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ:۷/۱۰۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق:۲/۲۵۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اس بارے میں یہ حدیث عظیم الشان ہے اور بغیر ولی کے نکاح کو باطل قرار دینے پر اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔''

(الكامل لابن عدي : 1115/3، وفي نسخة : 266/3)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے:

ذِكْرُ بُطْلَانِ النِّكَاحِ الَّذِي نُكِحَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''ولی کے بغیر کیے گئے نکاح کے باطل ہونے کا بیان۔''

(صحيح ابن حبان : 384/9)

❀ علامہ مناوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''متواتر'' کہا ہے۔

(التيسير في شرح الجامع الصّغير : 502/2)

❀ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، لَا نِكَاحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيٍّ.

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، اس کا نکاح باطل ہے، ولی کی اجازت کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : 111/7، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: شوہر چوری کی وجہ سے جیل چلا گیا، تو کیا بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے؟

جواب: طلاق یا خلع کے بغیر آگے نکاح کسی صورت نہیں کر سکتی۔

سوال: میاں بیوی کے مابین کسی معاملہ میں ناچاکی ہوئی، معاملہ عدالت میں پہنچ گیا، فیصلہ شوہر کے خلاف ہوا، تو کیا بیوی دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے؟

جواب: عدالت میں فیصلہ شوہر کے خلاف ہونے سے بیوی شوہر کے عقد سے خارج نہیں ہوتی۔ لہٰذا بیوی بغیر طلاق یا خلع کے آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: دادا نے نابالغہ کا نکاح کر دیا، مگر شوہر خبر گیری نہیں کرتا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر خبر گیری نہ کرنے پر گناہ گار ہے، مگر اس سے نکاح ختم نہیں ہوتا، لڑکی آگے نکاح نہیں کر سکتی، البتہ اسے تنسیخ نکاح کا حق حاصل ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک منکوحہ نے کسی سے زنا کیا اور حمل ہو گیا، اب دوران حمل شوہر فوت ہو گیا، کیا لڑکی وضع حمل سے پہلے اس سے نکاح کر سکتی ہے، جس سے زنا کیا تھا؟

جواب: چونکہ حاملہ زانیہ کا شوہر فوت ہو چکا ہے، اس لیے اس کی عدت وضع حمل ہے، تو وضع حمل تک وہ آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

”حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔“

جو عورتیں زنا سے حاملہ ہوں، ان کا بھی یہی حکم ہے۔

سوال: شوہر وفات پا گیا، تو بیوی کب آگے شادی کر سکتی ہے؟

جواب: عدت کے بعد آگے شادی کر سکتی ہے، بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(البقرة : ٢٣٤)

”تم میں جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ عورتیں چار ماہ دس تک عدت میں رہیں، جب وہ مقررہ مدت مکمل کر لیں، تو وہ عمدگی کے ساتھ جو کریں، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔“

سوال: شوہر جواری ہے، بلکہ ایک بار مجھے کسی کے ہاتھوں بیچنے کے لیے تیار ہو گیا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

تو کیا میں آگے نکاح کرسکتی ہوں؟

جواب: جب تک شوہر طلاق نہیں دے دیتا یا آپ خلع لے کر نکاح فسخ نہیں کر دیتیں، آپ آگے نکاح نہیں کرسکتیں، کیونکہ منکوحہ کا نکاح نہیں ہوسکتا۔

سوال: ایک عورت پندرہ سال سے شوہر کے گھر سے نکل کر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہے، شوہر نے ابھی تک اسے طلاق نہیں دی، کیا اس عورت کا نکاح اس شخص سے ہو سکتا ہے، جس کے گھر میں وہ پندرہ برس سے رہائش پذیر ہے؟

جواب: جب تک شوہر طلاق نہیں دے دیتا، کیا عورت خلع لے کر نکاح فسخ نہیں کر دیتی، اس کا نکاح کسی دوسرے مرد سے نہیں ہوسکتا۔

سوال: بے نمازی کی بیوی بغیر طلاق یا خلع آگے نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: نہیں کرسکتی۔

سوال: شوہر نامرد ہوگیا، کیا اس کی بیوی بلا طلاق آگے نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: بلا طلاق آگے نکاح نہیں کرسکتی۔

سوال: اگر شوہر بیوی کو گھر سے نکال دے، مگر طلاق نہ دے، تو کیا بیوی آگے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: گھر سے نکالنے سے نکاح ختم نہیں ہوتا، لہٰذا جب تک شوہر طلاق نہ دے یا عورت خلع نہ لے، آگے نکاح نہیں ہوسکتا۔

سوال: بیس برس سے عورت اپنے والدین کے گھر میں ہے، کیا وہ دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: بلا طلاق یا خلع آگے نکاح نہیں کرسکتی۔

www.KitaboSunnat.com

سوال: منکوحہ سے کسی مرد کا نکاح عدالت نے کر دیا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

جواب: یہ نکاح منعقد نہیں ہوا، کیونکہ غیر کی منکوحہ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ غیر کی منکوحہ سے نکاح اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، اسے کوئی عدالت حلال نہیں کر سکتی۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...... وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ٢٤)

"......اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔"

سوال: خنثیٰ سے نکاح ہوا، کیا بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: نکاح کی شرائط مکمل ہیں، تو خنثیٰ سے نکاح منعقد ہو چکا ہے، لہٰذا اس کی طلاق یا بیوی کے خلع کے بغیر آگے نکاح نہیں ہو سکتا۔

سوال: جو لوگ عدت میں نکاح کرائیں، ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: عدت میں نکاح منعقد نہیں ہوتا، جس نے عدت میں نکاح کیا اور جاننے کے باوجود جس نے اس میں شرکت کی، وہ سب گناہ گار ہوئے۔ یہ گناہ پر تعاون ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدة : ٢)

"گناہ اور ظلم و زیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔"

سوال: ایک شخص نے حاملہ کو طلاق دے دی، پھر وہ وفات پا گیا، تو عورت کب آگے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: حاملہ کو طلاق ہو یا اس کا شوہر فوت ہو جائے، اس کی عدت ہر صورت میں وضع حمل ہے۔ وضع حمل کے بعد وہ آگے نکاح کر سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

”حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔“

سوال: بالغہ کا ایک نکاح ولی کی اجازت کے بغیر ہوا، بعد میں دوسرے مرد سے ولی کی اجازت کے ساتھ ہوا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: پہلا نکاح چونکہ ولی کی اجازت کے بغیر ہوا، تو وہ باطل ہے، منعقد ہی نہیں ہوا، اس لیے بغیر طلاق یا خلع لڑکی کا آگے نکاح کرنا جائز ہے۔ لہٰذا دوسرا نکاح جو ولی کی اجازت سے ہوا، وہ نکاح صحیح ہے۔

سوال: عدت کے دوران منگنی کرنا کیسا ہے؟

جواب: عدت میں منگنی جائز نہیں، البتہ نکاح میں دلچسپی ظاہر کی جا سکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهٗ﴾(البقرة : ٢٣٥)

”جب تک عدت مکمل نہ ہو جائے، عقد نکاح کو پختہ مت کرو۔“

❁ نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾(البقرة : ٢٣٥)

”اگر تم (عدت والی) عورتوں کو نکاح کا اشارہ کرو، تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔“

سوال: عورت کو دو طلاقیں ہو چکی ہیں، کیا آگے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: جب تک عورت عدت میں ہے، نکاح نہیں کر سکتی، کیونکہ تیسری طلاق تک شوہر رجوع کا حق رکھتا ہے، اس لیے وہ منکوحہ ہے اور غیر کی منکوحہ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

سوال: ایک شخص نے کہا کہ (نعوذ باللہ!) اگر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے باپ کا نام نہ بتا سکا، تو میری بیوی کو طلاق، پھر وہ نام نہیں بتا سکا، تو کیا طلاق واقع ہو گئی؟

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن کریم کی مستقل آیت ہے اور قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جس نے یہ بات کہی، اس سے توبہ کرائی جائے گی، تائب ہو جائے، تو صحیح، ورنہ کفر لازم آئے گا۔ البتہ اس سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: ایک شخص نے ایک حاملہ بیوہ سے عدت میں نکاح کیا، اس خیال سے کہ بیوہ کی برادری نے اسے بے دخل کر دیا ہے اور ایام حمل میں اسے گھر میں نہیں رکھیں گے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عدت میں نکاح نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے۔ اسے چاہیے کہ توبہ کرے اور وضع حمل کے بعد دوبارہ نکاح کرے۔

سوال: شوہر گم ہو جائے، تو کیا بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر گم ہو جائے، تو عورت چار سال انتظار کرے گی، چار سال کے بعد عدت وفات شوہر گزارے گی، اس کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: غیر مدخولہ بیوی کو طلاق دی، تو کیا اس سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مدخولہ کے لیے ایک طلاق ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔ نکاح جدید اور مہر کے ساتھ دونوں دوبارہ میاں بیوی بن سکتے ہیں۔

سوال: بیوی کو ایک طلاق دی، رجوع نہیں کیا، چھ ماہ گزر گئے، کیا دوبارہ اس سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: نکاحِ جدید کے ساتھ بیوی بنا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾(البقرة : ٢٣٢)

"جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تو تم (اولیا) انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہو جائیں۔"

② سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی، عدت ختم ہونے تک چھوڑے رکھا، پھر نکاح کا پیغام بھیجا، تو سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾(البقرة : ٢٣٢) "انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو۔"(صحيح البخاري : ٤٥٢٩)

③ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"مجھے اپنی بہن کی منگنی کا پیغام ملا۔ میرے چچا زاد آئے، تو میں نے ان سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، اس نے طلاق رجعی دے دی، حتی کہ عدت ختم ہوگئی۔ پھر اس نے نکاحِ جدید کا پیغام بھیجا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز نکاح نہیں کروں گا، میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ

www.KitaboSunnat.com

أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تم انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہوں۔'' اس کے بعد میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور ان سے شادی کر دی۔'' (سنن أبي داود : ۲۰۸۷، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: دوسرے شوہر نے وطی سے پہلے طلاق دے دی، کیا عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہوئی؟

جواب: جب تک دوسرا شوہر خلوت صحیحہ اختیار نہیں کر لیتا، عورت پہلے شوہر کے نکاح میں نہیں آسکتی۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی: رفاعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسی طلاق دی ہے کہ میں اس سے علیحدہ ہوگئی ہوں اور میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی ہے، مگر اس کا عضو کپڑے کی جھالر کی طرح ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر فرمانے لگے: آپ رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہیں؟ اس وقت تک نہیں جا سکتی، جب تک کہ وہ آپ کا اور آپ ان کا مزہ نہ چکھ لیں۔''

(صحيح البخاري : 2639، صحيح مسلم : 1433)

سوال: کیا حلالہ سے عورت پہلے شوہر کے نکاح میں آسکتی ہے؟

جواب: حلالہ زنا ہے۔ اس کے ساتھ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی۔

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے، پھر اس سے مشورہ کیے بغیر اس کا بھائی حلالے کی نیت سے اس عورت سے نکاح کرتا ہے، کیا اس صورت میں وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، (دوسرے کے لیے) صرف دوام کی نیت سے نکاح کرنا (صحیح ہے)، ہم اس (حلالہ) کو عہد نبوی میں زنا شمار کرتے تھے۔“

(المستدرك للحاكم : ۱۹۹/۲، ح : ۲۸۰٦، السّنن الكبرٰى للبيهقي : ۲۰۸/۷)

اس کی سند ”صحیح متصل“ ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

هُمَا زَانِيَانِ وَإِنْ مَكَثَا عَشْرَ سِنِينَ أَوْ عِشْرِينَ سَنَةً، إِذَا أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا لِذٰلِكَ .

”دونوں زانی ہیں، خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔“

(المطالب العالية لابن حجر : 1693، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک عورت کو طلاق بائن ہو چکی ہے، کیا وہ دوبارہ پہلے شوہر کے عقد میں آ سکتی ہے؟

جواب: جس عورت کو طلاق بائن واقع ہو جائے، وہ عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی، تا آنکہ آگے کسی سے نکاح کرے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا فوت ہو جائے۔ تو عدت کے بعد عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾(البقرة : ۲۳۰)

''اگراس کو (تیسری بار) طلاق دے دے،تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔''

سوال: طلاق بائن ہونے کے بعد اسی شوہر سے پھر نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح باطل ہے، منعقد نہیں ہوا۔

سوال: مجبور کر کے تین طلاق دلوا دیں، کیا اسی شوہر سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ دونوں بدستور میاں بیوی ہیں، نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔

سوال: تیسری طلاق واقع ہونے کے بعد جماع کرنا کیسا ہے؟

جواب: تیسری طلاق ہو جائے، تو عورت بیوی نہیں رہتی، اس سے میاں بیوی والے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ یہ اس کے لیے اجنبی عورت ہے اور اس سے صحبت زنا ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۷)

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

سوال: اگر بھائی بھائی کی بیوی سے زنا کرے، تو کیا نکاح رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: زنا سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

سوال: زانیہ کا معاون گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

جواب: بے شک گناہ گار ہوگا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدة: ٢)

"گناہ اور ظلم وزیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔"

سوال: میرے نکاح کو ایک سال ہو چکا ہے، لڑکی بالغہ ہے، مگر اس کی ماں اسے بہکا کر بھیجنا نہیں چاہتی، شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: شریعت کی رو سے آپ اپنی بیوی کو اپنے گھر لانے کے مجاز ہیں اور لڑکی کی والدہ کا روکنا شرعا جائز نہیں۔

سوال: لڑکا لڑکی کا نکاح نابالغی میں ہوا، وہ بلوغت کے بعد تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کہ انہیں حق مہر یاد نہیں؟

جواب: تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، بس باہم رضامندی سے مہر مثل طے کرلیں۔

سوال: غیر فطری مجامعت کا کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اللہ تعالیٰ کے بے غایت لطف وکرم سے عورت مرد کے لیے سکون کا باعث ہے۔ یہ سکون اس وقت ناپید ہو جاتا ہے، جب مرد، عورت سے غیر فطری مباشرت کر کے اس کا تقدس پامال کر دیتا ہے، کیونکہ یہ اقدام حکمِ شریعت کی سخت خلاف ورزی ہے، نیز اخلاق وشرافت کے منافی بھی ہے۔ اس قبیح فعل کو عقل تسلیم کرتی ہے نہ نقل تصدیق کرتی ہے۔ البتہ گدھے، کتے اور خنزیر جیسے جانور ایسا کر سکتے ہیں یا کفار۔ فطرتِ سلیمہ اور طبعِ مستقیم کے حامل مسلمان سے اس جریمہ کا ارتکاب ناممکن ہے۔

Anual sex گناہ کی سب سے بھیانک اور بدبخت صورت ہے۔ اس سے قوائے فکری وعملی پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ اس قبیح فعل کا نتیجہ ذلت وخسران اور تباہی وبربادی کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس کے فاعل کو ہمیشہ ذلت ونامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ مغضوب علیہم قوموں کے آثارِ سیئہ اور اخلاقِ قبیحہ میں سے ایک گناہ ہم جنس پرستی، عملِ قومِ لوط اور عورت سے لواطت ہے۔ فواحش ورذائل کی لسٹ میں اور طبعِ سلیم کی کراہت ونکارت کے لحاظ سے یہ گناہ بدکاری سے بڑھ کر ہے۔ کفر کے بعد اس کا نمبر آتا ہے۔ اس کے نقصانات اور بداثرات معاشرہ پر قتل سے بڑھ کر ہیں۔

اسے جائز کہنا محض دعویٰ بلا دلیل پر اصرار ہے، یہ اسلام کی بے لوث اور پاکیزہ تعلیمات پر حملہ ہے، نیز اسلامی تہذیب کی تمام نزاکتیں تار تار کر دینے کے مترادف ہے۔ یہ دینی وانسانی مصلحت سے عاری ایسا عظیم جرم ہے، جو ایک مسلمان سے ثقاہت وتقویٰ کی دولت چھین لیتا ہے۔ یہ شوہر وزن کے خوشگوار تعلقات نفرت وعداوت میں بدل دیتا ہے۔ رشتہ ازدواج کا تقدس پامال کر دیتا ہے، انسانی صحت کو روگ لگا دیتا ہے، روحانیت کو سلب کر لیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کوئی اپنی بیوی سے لواطت کرتا ہے، اس وقت وہ عقل وفکر کے نزدیک مسلمات کو للکار رہا ہوتا ہے۔قرآنِ عزیز اور حدیث شریف کی پرنور تعلیمات سے آشنا شخص سے اس بُرے فعل کا ارتکاب مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے۔

واضح رہے کہ جس قوم کے اندر یہ بے ہودہ اور فحش گناہ پایا گیا، مولائے کریم نے انہیں دنیا ہی میں مرقعِ عبرت اور داستانِ موعظت بنایا ہے۔یہ انعکاسِ فطرت پر مبنی نازیبا عمل بے راہروی اور آوارہ مزاجی کی ایسی لعین عادت ہے، جو اخلاق باختہ اور لادینی فسق وفجور میں غرقاب، شہوات ولذات میں منہمک، عصیان ومعاصی کے دلدل میں بری طرح پھنسے ہوئے، بلکہ دھنسے ہوئے یورپ کے پانچ ملکوں میں قانون کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور انسانیت کے لیے باعثِ ننگ وعار اس قانون پر کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوتی۔

تُف ہے ایسی تہذیب پر!

شریعتِ اسلامیہ چونکہ پاکیزہ، صاف ستھرے، شگفتہ اور بہار آفریں احکامات پر مبنی ہے، لہٰذا وہ انسان کو بہیمی خواہشات، نفس پرستی، شیطانی اعمال اور افعالِ خبیثہ سے بچاتی ہے۔وہ ہمارے اندر نیکی کا جذبہ اور بُرائی سے اجتناب کی قوت پیدا کرتی ہے۔وہ ہماری خواہشوں اور تمناؤں کو حدِ اعتدال فراہم کرتی ہے۔اس لیے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں ایسی رذالتوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔حتی کہ ایک شخص اپنی حلال اور منکوحہ بیوی کو بھی پشت سے استعمال نہیں کر سکتا، کیونکہ ایسا کرنا مقصدِ شریعت کے خلاف ہے اور محض حیوانی جذبہ کی تسکین ہے۔

روزانہ کتنے لوگ اس مذموم فعل کا مرتکب ہو کر دل اور منہ پہ کالک ملتے ہیں۔اگر ہم معاشرہ کو اسلامی اصولوں پر استوار کرنا چاہتے ہیں اور معاشرے کے لیے مفید افراد پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے خواہاں ہیں تو انسانوں میں صالحیت اور تقویٰ لانا ہوگا۔ انسانی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار ہو کر آگے بڑھنا ہوگا اور اس گناہ کے بھیانک نتائج سے انسانوں کو آگاہ کرنا ہو گا۔ یہ لعین عادت فاعل و مفعول میں سوزاک، جریان، جسم میں سوزش، نیز مفعول کے لیے لیکوریا اور بواسیر کا سبب ہے۔

لواطت ایسا قبیح فعل ہے، جو شرعاً ناجائز و حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا باعث ہے۔ اسے لواطت صغریٰ کہا گیا ہے، لہٰذا اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

❀ علامہ مظہری زیدانی حنفی رحمہ اللہ (۷۲۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْوَطْءَ فِي الدُّبُرِ مُحَرَّمٌ فِي جَمِيعِ الْأَدْيَانِ .

”عورت کے ساتھ غیر فطری مجامعت تمام ادیان میں حرام ہے۔“

(المَفاتيح في شرح المَصابيح : ٥٤/٤)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

”عورت سے غیر فطری مجامعت کسی نبی کی شریعت میں روا نہیں تھی، بعض سلف کی طرف اس کا جواز منسوب کرنے والا جھوٹا ہے۔“

(زاد المَعاد : ٢٥٧/٤)

❀ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْإِتْيَانُ فِي الدُّبُرِ فَحَرَامٌ، فَمَنْ فَعَلَهُ جَاهِلًا بِتَحْرِيمِهِ، نُهِيَ عَنْهُ، فَإِنْ عَادَ عُزِّرَ .

”بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں جماع حرام ہے، جو اس کی حرمت سے ناواقفیت کی بنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پر ایسا کرے، اسے روکا جائے گا، دوبارہ کرے، تو اسے تعزیرا سزا دی جائے گی۔“

(شرح السُّنّة : ٦/٩)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (٧٧٤ھ) فرماتے ہیں:

”عورتوں سے غیر فطری مجامعت کرنا قومِ لوط کے عمل سے ملتا جلتا کام ہے، اس کے حرام ہونے پر علما کا اجماع ہے، سوائے سلف میں سے ایک شاذ قول کے، حالانکہ اس فعل سے ممانعت کے بارے میں کئی احادیث مروی ہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر : ١٨٣/٣)

علامہ ابن نجیم حنفی (٩٧٠ھ) لکھتے ہیں:

اِسْتِحْلَالُ اللَّوَاطَةِ بِزَوْجَتِهٖ كُفْرٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ .

”بیوی سے غیر فطری مجامعت کو حلال سمجھنا جمہور علما کے نزدیک کفر ہے۔“

(الأشباه والنّظائر، ص ١٩١)

معزز قارئین! آپ کو بتاتے چلیں کہ یہ برا کام شیعہ مذہب میں جائز ہے۔

خمینی شیعہ نے لکھا ہے:

اَلْأَقْوٰى وَالْأَظْهَرُ جَوَازُ وَطْئِ الزَّوْجَةِ مَعَ الدُّبُرِ عَلٰى كَرَاهِيَةٍ شَدِيدَةٍ .

”قوی ترین اور راجح بات یہ ہے کہ شدید کراہت کے باوجود بیوی سے غیر فطری مجامعت کرنا جائز ہے۔“ (تحریر الوسیلة : ٢٤١/٢)

شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

”عورت کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنا کتاب وسنت کی رو سے حرام ہے۔ جمہور سلف وخلف کا قول بھی یہی ہے، بلکہ یہ لواطت سے ملتا جلتا فعل بد ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(مَجموع الفتاوٰی : ٣٢/٢٦٦ـ٢٦٧)

❁ عطاء رحمہ اللہ سے عورتوں سے غیر فطری مباشرت کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

تِلْكَ كُفْرٌ، مَا بَدَأَ قَوْمُ لُوطٍ إِلَّا ذَاكَ، أَتَوُا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ، ثُمَّ أَتَى الرِّجَالُ الرِّجَالَ .

''یہ کفر ہے۔قومِ لوط نے اسی فعل سے ابتدا کی تھی، پہلے وہ عورتوں کی دبر میں جماع کرتے تھے، پھر مردوں سے کرنے لگے۔''

(مَساوي الأخلاق للخرائطي : ٤٢٥، وسندهٗ حسنٌ)

❁ طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا، جو اپنی بیوی سے لواطت کرتا ہے، تو فرمایا:

ذٰلِكَ الْكُفْرُ . ''یہ کفر ہے۔''

(السّنن الکبرٰی للنّسائي : ٩٠٠٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما سے ایسے انسان کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

هٰذَا يَسْأَلُنِي عَنِ الْكُفْرِ؟ .

''یہ شخص مجھ سے کفر کے بارے میں پوچھتا ہے؟''

(مصنّف عبد الرّزاق : ١١/٤٤٢، ح : ٢٠٩٥٣، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر : ١/٥٩٣)

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''قوی'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

(التّلخيص الحبير : ٣/٣٩٠)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اِئْتِ حَرْثَكَ مِنْ حَيْثُ نَبَاتُهُ .

''اپنی کھیتی (بیوی) سے اس جگہ پر جماع کیجئے، جہاں سے کچھ اُگ سکے۔''

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : ٧/١٩٦، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ خود طاؤس رحمہ اللہ سے ایسے انسان کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

تِلْكَ كُفْرَةٌ . ''یہ کفر ہے۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩٠٠٦، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَتٰى أَدْبَارَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَقَدْ كَفَرَ .

''مردوں یا عورتوں سے غیر فطری عمل کا مرتکب، کفر کا مرتکب ہے۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩٠٢١، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ إِلَّا كَافِرٌ؟

''بھلا کافر کے علاوہ بھی کوئی ایسا کرسکتا ہے؟''

(زوائد مسند الإمام أحمد : ٢/٢١٠، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ائمہ طاؤس، سعید بن مسیّب، مجاہد اور عطا بن ابی رباح رحمہم اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُنْكِرُونَ إِتْيَانَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَقُولُونَ: هُوَ كُفْرٌ.

''یہ تابعین رحمہم اللہ عورتوں کی دبر میں جماع سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ یہ کفر ہے۔''

(سنن الدّارمي: ١١٨٥، وسندهٗ حسنٌ)

❀ امام عکرمہ رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِتْيَانَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا، وَيَعِيبُهُ عَيْبًا شَدِيدًا.

''آپ رضی اللہ عنہما مرد کے عورت کی دبر میں جماع کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور اس کو سخت براجانتے تھے۔''(سنن الدّارمي: ١١٧٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام مجاہد رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

''اللہ بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں محبوب رکھتے ہیں۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا، فَلَيْسَ مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

''جو بیوی سے دبر میں جماع کرے، وہ پاکیزہ خصلت نہیں۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي: ٩٠٢٢، تفسير الطّبري: ٧٤٣/٣، وسندهٗ حسنٌ)

❀ امام مالک رحمہ اللہ (١٧٩ھ) فرماتے ہیں:

مَا عَلِمْتُهُ حَرَامٌ.

''میرے علم کے مطابق یہ حرام ہے۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي: ٩١٢٨، وسندهٗ صحيحٌ، طبع دار التأصيل)

تحفۃ الاشراف للمزی (٣١٤/٧) میں مَا عَلِمْتُ حَرَامًا کے الفاظ ہیں۔ یہ نسخے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلطی معلوم ہوتی ہے۔

سوال: کیا زوجہ سے لواطت کرنے سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: گو کہ لواطت سنگین جرم ہے، زنا کی بدترین صورت ہے، مگر اس سے زوجہ کے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔

سوال: دو لڑکیاں جڑواں پیدا ہوئیں اور دونوں کا جسم ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے، ایک قضائے حاجت کو جائے، تو دوسری کو بھی ساتھ جانا پڑتا ہے، اب وہ بالغ ہو چکی ہیں اور شادی کرنا چاہتی ہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دونوں لڑکیاں جدا جدا جسمانی شناخت رکھتی ہیں، تو انہیں آپریشن کے ذریعہ الگ الگ کیا جا سکتا ہے اور دونوں کا الگ الگ لڑکے سے نکاح کیا جائے گا۔ ورنہ دونوں کا اکھٹا نکاح نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اگر ایک ہی شخص کے ساتھ نکاح کیا جائے گا، تو دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا لازم آئے گا، جو کہ جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

”اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

اگر دونوں لڑکیوں کی الگ الگ جسمانی شناخت نہیں ہے یا شناخت ہے، مگر دونوں کو آپریشن کے ذریعہ الگ الگ نہیں کیا جا سکتا، تو آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اس کی کوئی نظیر نہیں کہ دو جڑواں بہنیں عمر بلوغ کو پہنچ گئیں ہوں، لہٰذا یہ مسئلہ مفروضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

سوال: اس دور میں زرخرید عورت سے وطی سے پہلے نکاح ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اول تو کسی آزاد عورت کی خرید و فروخت جائز نہیں۔ یہ حرام ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ فرماتا ہے: روز قیامت تین لوگوں کے خلاق میں خود مدعی ہوں گا؛ جس نے میرے نام پر عہد کیا، پھر اسے توڑ دیا، جس نے کسی آزاد کو فروخت کیا اور اس کی قیمت کھالی، جس نے کسی مزدور سے پورا کام لیا، مگر اسے مزدوری ادا نہ کی۔''

(صحيح البخاري: 2227)

اگر کسی نے کوئی عورت خریدی ہے، تو وہ لونڈی کے حکم میں نہیں، اس سے نکاح کے بغیر وطی جائز نہیں، نیز اگر وہ کسی کی منکوحہ ہے، تو اس سے نکاح بھی جائز نہیں، تا آنکہ اس کا خاوند طلاق دے دے یا فوت ہو جائے، تو عدت کے بعد اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔

سوال: بیوی کی بہن سے زنا کیا، نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: زنا سے بیوی کے نکاح میں کچھ حرج واقع نہ ہوا، البتہ زانی کے لیے حد رجم ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ تیرا فلاں سے ناجائز تعلق ہے، تو کیا اب وہ بیوی کو عقد میں رکھ سکتا ہے؟

جواب: جب تک یقین نہ ہو، کسی پر زنا کا الزام نہیں لگانا چاہیے، اگر اسے یقین ہو جائے کہ بیوی کے پرائے مرد سے ناجائز تعلقات ہیں، تو پاکدامن مرد کو چاہیے کہ اسے سمجھائے، سمجھ جائے، تو درست ورنہ اسے لائق نہیں کہ ایسی فاحشہ کو اپنے عقد میں رکھے۔

سوال: بیٹی کی شادی پر جو خرچ ہوتا ہے، وہ باپ کے ذمہ ہے یا بیٹی کے؟

جواب: شادی پر فضول خرچی کرنا ہرگز جائز نہیں، نکاح کو آسان سے آسان تر بنانا چاہیے، البتہ بیٹی کے کپڑے وغیرہ یا کچھ مہمانوں کا کھانا باپ کے ذمہ ہے۔ یاد رہے کہ تمام بیٹیوں کے نکاح میں برابر برابر خرچ کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک شخص نے حاملہ زانیہ سے نکاح کیا، تو اسے برادری سے خارج کر دیا گیا، کیا حکم ہے؟

جواب: وہ عورت جو کسی دوسرے مرد سے زنا کر کے حاملہ ہوئی، اس سے کسی اور مرد کا نکاح تب تک جائز نہیں، جب تک وضع حمل نہ ہو جائے، البتہ جس مرد نے زنا کیا، اس سے حاملہ کا نکاح جائز ہے، کیونکہ حمل اسی زانی کا ہے۔ البتہ ہر صورت میں حاملہ سے نکاح کرنے والے کو برادری سے خارج کرنا درست نہیں۔

سوال: چونکہ میں نابینا ہوں، میری شادی نہیں ہوتی، کیا میں ایک لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دے کر شادی کروا سکتا ہوں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر آپ بطور تحفہ لڑکے کے والدین کو کچھ دیتے ہیں اور لڑکی نکاح کے لیے راضی ہے، تو ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

سوال: شوہر کے مرنے کی اطلاع پا کر عورت نے بعد عدت آگے نکاح کر لیا، مگر پھر پہلا شوہر آ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عقد ثانی کے بعد پہلا شوہر واپس آ گیا اور دوسرے شوہر نے خلوت اختیار نہیں کی، تو بیوی پہلے کے پاس جائے گی۔ اگر دوسرے شوہر نے تعلق قائم کر لیا، تو پہلا شوہر بغیر طلاق لیے اسے اپنے پاس لا سکتا ہے، لیکن تعلق قائم کرنے کے لیے ایک حیض تک انتظار کرے گا۔ اگر پہلا خاوند واپس نہ لانا چاہے، تو دوسرے خاوند سے حق مہر وصول کر لے۔

سوال: نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کرنے سے کیا حاصل، جبکہ اس سے جماع نہیں ہو سکتا؟

جواب: اگر کوئی کہے کہ نکاح کا مقصود طبعی طور پر یہ ہے کہ بیوی سے شہوت پوری کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جائے اور اولاد پیدا کی جائے۔نابالغ بچی کے ساتھ نکاح میں یہ دونوں چیزیں مفقود ہیں،تو نکاح کا کیا فائدہ؟ ہم کہتے ہیں نابالغ بچی سے نکاح کو شریعت نے جائز قرار دیا ہے،ایک وقت کے بعد اس نکاح کے طبعی فوائد حاصل ہو جائیں گے،ضروری نہیں کہ نکاح کے فوائد فوراً حاصل ہوں،بہر صورت نکاح کارِ خیر ہے۔

عقل و نقل اس کی تائید کرتی ہے کہ مجامعت و مقاربت اس وقت کی جائے گی،جب وہ اس کی اہل ہو جائے۔شریعت نے تو قبل از بلوغ نکاح کا جواز فراہم کیا ہے،بعض لوگ قبل از بلوغ تو کجا،بعد از بلوغت بھی نکاح سے روکتے ہیں اور طرح طرح کی پابندیاں عائد کرتے ہیں،جن کی شریعت سے تائید نہیں ہوتی۔

سوال:اگر کوئی کہے کہ میں نے فلاں کام کیا،تو میری ہونے والی بیوی کو تین طلاق،پھر وہ کام کر لیا،تو کیا نکاح کے بعد اس بیوی کو تین طلاق واقع ہو جائیں گی؟

جواب:معلق طلاق اس صورت میں واقع ہوتی ہے،جب طلاق کو معلق کرتے وقت نکاح کیا ہوا ہو۔جب تک عورت نکاح میں نہیں ہے،اس کی طلاق کو کسی شرط سے معلق نہیں کیا جا سکتا۔اس طرح معلق کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

❀ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

”جس کا انسان مالک نہیں،اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں،اسے آزاد نہیں کر سکتا۔“

(مسند الإمام أحمد : 189/2، 189-207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181، سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

سوال: ایک شخص نے کہا کہ میں جس بھی عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں، تو اسے تین طلاق، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح معلق طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اگر وہ کسی عورت سے نکاح کرے گا، تو طلاق واقع نہ ہوگی، تا آنکہ دوبارہ طلاق دے۔

سوال: کیا شوہر بیوی کو اپنے ساتھ غیر ملک لے جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: لے جا سکتا ہے۔

سوال: رجعی طلاق کیا ہے؟

جواب: علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''رجعی طلاق یہ ہے کہ جس میں خاوند یا تو اپنی بیوی کو عدت کے اختتام تک چھوڑے رکھے۔ عدت کے بعد عورت آزاد ہے۔ خاوند دوبارہ بسانا چاہے، تو عورت کی رضامندی، ولی کی اجازت اور نئے حق مہر کے ساتھ اسے بیوی بنا سکتا ہے، یا پھر (عدت کے دوران) گواہ بنا کر رجوع کر لے، تو وہ اس کی بیوی رہے گی، بیوی (اس رجوع پر) راضی ہو، یا نہ ہو۔ اس میں کسی ولی یا نئے حق مہر کی ضرورت نہیں، بس گواہی کافی ہے۔ عدت ختم ہونے یا رجوع سے پہلے خاوند یا بیوی فوت ہو جائے، تو دوسرا وارث بنے گا۔ اس میں ائمہ کرام کا کوئی اختلاف نہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(المحلّٰی بالآثار : 484/9)

سوال: ایک شخص کے غیر عورت سے ناجائز تعلقات تھے، اس نے کہا کہ اگر میں یہ تعلقات ترک کروں، تو میری بیوی کو طلاق، پھر اس نے ناجائز تعلقات ترک کر دیے، کیا طلاق واقع ہوئی؟

جواب: ناجائز تعلقات ترک کرنے پر اسے اجر ملے گا، بہر کیف اس کی بیوی کو طلاق واقع ہو چکی ہے، وہ بیوی سے رجوع کر لے۔

سوال: کیا کسی شخص کی سوتیلی ماں کی سوتیلی بہن سے شادی ہو سکتی ہے؟

جواب: ہو سکتی ہے، کوئی وجہ حرمت نہیں۔

سوال: منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح کرنا بہتر ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسری جگہ نکاح کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: لڑکے سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ سسرال میں رہے گا، پھر سسرال میں رہنے سے انکاری ہو گیا، کیا نکاح قائم رہا؟

جواب: نکاح قائم ہے۔

سوال: اگر ماں یہ وصیت کر کے فوت ہو کہ میری بیٹی کا نکاح فلاں لڑکے سے نہ کرنا، کیا اس بارے میں ماں کی وصیت پر عمل کرنا واجب ہے؟

جواب: اگر لڑکا اچھا نہیں ہے، تو ماں کی وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر لڑکا اچھا ہے، تو ماں کی وصیت کو بدلا جا سکتا ہے اور اسی لڑکے سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

سوال: جائیداد کی خاطر اگر بیوی خود کو کسی مرد کی بیوی بتلائے اور اس کا حقیقی شوہر بھی اس کا ساتھ دے، تو کیا حقیقی نکاح ٹوٹ جائے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: لالچ پر مبنی اس جھوٹے بیان سے نکاح تو نہیں ٹوٹے گا، مگر میاں بیوی سخت گناہ گار ہوں گے۔

سوال: جو شخص جانتے بوجھتے گواہی نہ دے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو کسی معاملہ کو جانتا ہو اور اس سے گواہی مانگی جائے، تو اس پر گواہی دینا ضروری ہے، بلا وجہ گواہی کو چھپانا گناہ ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾(البقرة : ۲۸۳)

”تم شہادت کو مت چھپاؤ، جس نے گواہی کو چھپایا، تو اس کا دل گناہ گار ہوا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو بخوبی جانتا ہے۔“

سوال: دو بھائیوں کے نکاح میں دو بہنیں تھیں، دونوں نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی، عدت کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کی سابقہ بیوی سے شادی کر لی، اب وہ دونوں دوبارہ پہلی بیویاں لوٹانا چاہتے ہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: دونوں طلاق دے دیں اور عدت کے بعد دوبارہ نکاح کر لیں۔

سوال: شادی شدہ عورت کا دوسرے مرد سے نکاح پڑھانے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اسے معلوم نہیں، تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور معلوم ہونے کے باوجود پڑھایا، تو سخت گناہ گار ہوا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدة : ۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”گناہ اور ظلم وزیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔“

سوال: ایک طوائفہ زید سے کہتی ہے کہ وہ ناجائز پیشہ ترک کرنے میں اس کی مدد کرے اور اس سے شادی کر لے، تو کیا زید اس سے شادی کرے یا نہ کرے؟

جواب: اگر طوائفہ واقعتاً تائب ہونا چاہتی ہے، تو زید کو چاہیے کہ اس سے نکاح کر لے، یہ بڑی نیکی ہوگی۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (المائدۃ : ۲)

”نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہم تعاون کرو۔“

سوال: کیا شوہر کی مرضی کے بغیر عدالت عورت کو طلاق کی ڈگری جاری کر سکتی ہے؟

جواب: نکاح اور طلاق کا اختیار مردوں کے پاس ہے، اس کی اجازت یا مرضی کے بغیر اس میں کوئی دوسرا تصرف نہیں کر سکتا۔ کوئی عدالت یا پنچائیت کسی کی منکوحہ کو طلاق نہیں دے سکتی، البتہ اگر عورت نکاح سے نکلنا چاہتی ہے، تو وہ خلع کے ذریعہ اپنے ولی کا کیا ہوا نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

سوال: نکاح اور بیاہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: کچھ فرق نہیں۔

سوال: ایک کنوارے شخص نے کہا کہ میں اسے آزاد کروں گا، بعد میں اس نے نکاح کیا، کیا طلاق واقع ہوئی؟

جواب: یہ لغو کلمہ ہے۔ ویسے بھی جب تک نکاح نہ ہو، طلاق کہنے سے بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 2/189، 189-207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181، سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: لڑکے اور لڑکی کا نکاح بلوغت سے پہلے ہوا، لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا، کیا لڑکی نکاح کو فسخ کر سکتی ہے؟

جواب: بلوغت سے پہلے نکاح ہو جائے، تو لڑکا اور لڑکی دونوں کو بلوغت کے بعد خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں لڑکی نکاح کو فسخ کر سکتی ہے، خواہ لڑکا ابھی بالغ ہوا ہو یا نہ ہو۔

سوال: جو ہمشیرہ سے زنا کا مرتکب ہوا، اس کی کیا سزا ہے؟

جواب: اگر چار عینی گواہ شہادت دیں کہ فلاں نے اپنی بہن سے زنا کیا ہے یا بھائی خود اقرار کر لے، تو اس کی سزا قتل ہے۔

سوال: کیا قریب البلوغ بیوی سے وطی جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: بعض احادیث میں عزل کی اجازت دی گئی ہے اور بعض میں اس کی مذمت کی گئی ہے، راجح بات کیا ہے؟

جواب: علمائے اعلام نے ان احادیث کے درمیان بایں صورت تطبیق دی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ (۳۲۱ھ) اس طرف گئے ہیں کہ ممکن ہے رسول اللہ ﷺ نے ابتدائی طور پر یہود کے مذہب کے مطابق فتوی دے دیا ہو، لیکن پھر جب اللہ نے آپ پر حقیقت منکشف کی ہو، تو پھر آپ نے دوسری بات کہی ہو:

ثُمَّ أَعْلَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكَذِبِهِمْ وَأَنَّ الْأَمْرَ فِي الْحَقِيقَةِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .

"پھر اللہ نے آپ کو یہود کے جھوٹ کے متعلق بیان کر دیا کہ اصل معاملہ اس کے خلاف ہے۔" (مشکل الآثار : 172/5)

دیگر ائمہ کا ماننا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کا رد ایک خاص جہت سے کیا ہے، یعنی وہ لوگ سمجھتے تھے کہ عزل کرنا حقیقی طور پر ہی زندہ درگور کرنے جیسا ہے، جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو خطا ٹھہرایا، البتہ عزل کرنے والی کی نیت کا لحاظ رکھتے ہوئے، اس چیز کو زندہ درگور کرنے والے عمل سے تشبیہ دی ہے۔

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

"یہود کا خیال ہے کہ عزل زندہ درگور کرنے کی طرح ہے، وہ اس طرح کہ عزل سے بھی وہ تمام امور معدوم ہو جاتے ہیں، جو پیدائش سے منعقد ہوتے ہیں، تو نبی کریم ﷺ نے اس سلسلے میں یہود کو مخطی ٹھہرایا، نیز فرمایا کہ اگر اللہ نے اس کی تخلیق کا ارادہ کیا ہو، تو اسے پیدا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور جو آپ ﷺ نے عزل کو مخفی طور پر زندہ درگور کرنا کہا ہے، تو یہ اس لئے ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے بھاگتا ہے، کہ بچہ پیدا نہ ہو جائے اور چاہتا ہے کہ ایسا نہ ہو، تو وہ اپنی نیت اور حرص میں اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے، جو اپنے بچے کو زندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درگور کر کے ختم کر دیتا ہے۔لیکن یہ عملاً زندہ درگور کرنا ہے اور دوسرا مخفی، کیونکہ اس نے ایک ارادہ کیا تھا،جس کو مخفی کہہ دیا گیا۔‘‘

(تهذيب السّنن : 85/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

’’یہود نے کہا کہ عزل ’’چھوٹا زندہ درگور‘‘ کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو خطا قرار دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث جذامہ میں بیان کیا کہ عزل مخفی طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔تو محدثین نے ان دونوں میں بایں صورت تطبیق دی ہے کہ یہود نے چھوٹا زندہ درگور کرنے کا نظریہ یہ ہے کہ وہ اسے عملا زندہ درگور کرنے سے تعبیر کرتے ہیں،لیکن اس کی شناعت اس لئے کم سمجھتے ہیں بچہ زندہ پیدا ہو جانے کے بعد دفن کرنا بہرحال بڑا گناہ ہے۔لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مخفی زندہ درگور کرنے کا ارشاد فرمایا ہے،تو یہ ایک دوسرے جہت سے ہے، وہ جہت یہ ہے کہ عملا زندہ درگور کرنے والا اور عزل کرنے والا اس حد تک ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں کہ وہ اولاد نہیں چاہتے۔بعض کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی ہے، جیسے یہ شخص بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی پیدائش کے طریقے کو ختم کر دیتا ہے۔تو اس کی مشابہت اس شخص سے ہوگی، جو بچہ پیدا ہونے کے بعد اسے قتل کر دیتا ہے۔‘‘(فتح الباري : 309/9)

دیگر احادیث و آثار کا دراسہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عزل اسلام میں ممنوع اور حرام نہیں ہے۔البتہ اس حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار کیا ہے کہ اس کا فائدہ کچھ نہیں، کیوں کہ اولاد کا ہونا یا نہ ہونا تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے۔تو بھلے آپ عزل کرتے رہیں، بچہ ہونا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ہوگا، تو ہو کر رہے گا۔ البتہ اس سے منع بھی نہیں کیا۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''اس میں اشارہ ہے کہ آپ نے صریح طور پر منع نہیں کیا اور اشارہ کیا ہے کہ عزل کو ترک کر دینا بہر حال اولیٰ ہے، کیونکہ عزل اولاد کے حصول کے ڈر سے ہوتا ہے تو اس میں فائدہ نہیں ہے، کیونکہ اللہ نے اگر اولاد کا لکھ دیا ہے تو عزل اس سے منع نہیں کرتا، کبھی منویہ پہلی گر جاتی ہے اور عزل کرنے والے کو علم نہیں ہو پاتا، تو وہ نطفہ چمٹ جاتا ہے۔ پھر بچہ بن جاتا ہے، تو اللہ کی تقدیر کو رد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔'' (فتح الباري: 9/307)

سوال: جس کا ختنہ نہ ہوا ہو، کیا وہ رخصتی کرا سکتا ہے؟

جواب: ختنہ فطرت اسلام میں سے ہے، مگر ختنہ نہ ہونا رخصتی میں مانع نہیں۔

سوال: ایک عورت اٹھارہ سال غائب رہی، اس کے بعد واپس آئی، کیا اس کا نکاح باقی رہا یا نہیں؟

جواب: اس کا نکاح باقی ہے، جب تک کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق نہ دی ہو، یا وہ فوت نہ ہو گیا ہو۔

سوال: کیا منکوحہ سے ہم بستری کرنے کے لیے بھی ولی کی اجازت چاہیے؟

جواب: ولی کی اجازت صرف نکاح کے لیے چاہیے، وطی کے لیے نہیں۔

سوال: رنڈی کے لیے ناجائز طریقہ سے کما کر کھانا بہتر ہے یا رافضی سے نکاح؟

جواب: دونوں ناجائز و حرام ہیں۔ اسے چاہیے کہ کسی صحیح العقیدہ مسلمان سے نکاح کر کے گھر بسائے، اپنے آبرو اور عقیدہ کو داؤ پر نہ لگائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر اور بیوی ایک پیر کے مرید ہو گئے، کیا نکاح پر کچھ اثر پڑا؟

جواب: اس سے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔

سوال: جو بیوی شوہر کی نافرمان ہو، کیا اس کے نکاح میں کچھ خلل واقع ہوتا ہے؟

جواب: شوہر کی نافرمانی کرنے والی بیوی سخت گناہ گار ہے، مگر اس سے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

سوال: جو عورت کھلم کھلا زنا کرتی ہے، کیا اس کا نکاح رہتا ہے؟

جواب: زنا سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

سوال: جو عورت بدعت کا ارتکاب کرے، کیا اس کا نکاح رہتا ہے؟

جواب: بدعت سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

سوال: جو اپنی بیوی سے زنا کا پیشہ کروائے، کیا اس کا نکاح رہتا ہے؟

جواب: زنا کی کمائی حرام ہے۔ اس پر سخت مذمت آئی ہے، مگر اس سے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔ یہ دیوث ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا؛ ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔“

(مسند الإمام أحمد: 6180، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

”رسول اللہ ﷺ نے کتے کی کمائی، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی کمائی سے منع کیا ہے۔“

(صحيح البخاري: 2237، صحيح مسلم: 1567)

❁ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ.

”کتے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور سینگی لگانے کی مزدوری بھی خبیث ہے۔“

(صحيح مسلم: 1568)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

”رسول اللہ ﷺ نے، کتے، زنا اور سینگی کی کمائی سے منع کیا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(مسند الإمام أحمد : 7976، سنن النسائي : 4673، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ، وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ، وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ .

”کتے کی کمائی حلال نہیں ہے، اسی طرح کاہن کی کمائی اور زانیہ کی اجرت بھی حلال نہیں ہے۔“

(سنن أبي داود : 3484، صحيح أبي عوانة : 5273، وسندهٗ حسنٌ)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔

(فتح الباري : 4/426)

سوال: کیا نکاح میں عورت ولی بن سکتی ہے؟

جواب: نکاح میں عورت ولی نہیں بن سکتی۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، إِنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الْبَغِيُّ .

”عورت کسی اور کا یا اپنا نکاح نہیں کر سکتی، اپنا نکاح خود کرنے والی زانیہ ہے۔“

(سنن الدارقطني : ٣/٢٢٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے:

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، وَالزَّانِيَةُ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا .

”کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے، نہ ہی اپنا نکاح خود کرے، جو عورت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کرتی ہے، وہ زانیہ ہے۔"

(سنن الدارقطني : ٣٥٣٩، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو "صحیح" کہا ہے۔

(اتّحاف المَهرة : ١٥/٥٦٦)

❀ نیز امام ابن منذر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ خِلَافُ ذٰلِكَ .

"اس کے خلاف کسی صحابی سے کچھ ثابت نہیں۔" (فتح الباري : ٩/١٨٧)

❀ فقہائے سبعہ فرماتے ہیں:

لَا تَعْقِدُ امْرَأَةٌ عُقْدَةَ النِّكَاحِ فِي نَفْسِهَا، وَلَا فِي غَيْرِهَا .

"عورت اپنا یا کسی عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔"

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ٧/١١٣، وسندهٗ حسنٌ)

❀ مشہور تابعی امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ .

"کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔"

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٤/٢/١٣٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) نکاح میں ولی کی اجازت شرط ہونے کے متعلق لکھتے ہیں:

"اس کی دلیل قرآن و سنت میں بارہا مقامات پر موجود ہے، یہی صحابہ کی عادت تھی، مرد ہی عورتوں کا نکاح کرتے تھے، یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ (اس دور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں) کسی عورت نے اپنا نکاح خود کر لیا ہو، اسی بات سے نکاح اور ناجائز آشنائی والیوں میں فرق ہوتا ہے۔''(مجموع الفتاویٰ : ۱۳۱/۳۲)

❀ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ النِّكَاحَ لَا يَصِحُّ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَّلَا تَمْلِكُ الْمَرْأَةُ تَزْوِيجَ نَفْسِهَا وَلَا غَيْرِهَا وَلَا تَوْكِيلَ غَيْرِ وَلِيِّهَا فِي تَزْوِيجِهَا، فَإِنْ فَعَلَتْ لَمْ يَصِحَّ النِّكَاحُ.

''ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں، نہ ہی عورت اپنا یا کسی اور عورت کا نکاح کر سکتی ہے، نہ اپنے ولی کے علاوہ کسی اور کو اپنے نکاح کی ذمہ داری دے سکتی ہے، اگر ایسا کرے گی تو نکاح درست نہ ہوگا۔''(المغني : ۱۴۹/۶)

❀ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نکاح میں ولی کی اجازت شرط ہونے کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''نکاح میں ولی کی جو شرط لگائی گئی ہے، اس میں ولیوں کی شان کو بلند کرتا ہے اور عورتوں کا نکاح کے ساتھ منفرد ہونا یہ ان کی رسوائی ہے، جس کا باعث قلتِ حیاء، مردوں پر برجستہ ہونا اور ان کی پروانہ کرنا ہے اور یہ بات بھی ہے کہ نکاح کو بدکاری سے تشہیر کے ساتھ جدا کیا جائے اور اس تشہیر میں سب سے زیادہ حق دار چیز ولیوں کا حاضر ہونا ہے۔''(حجة الله البالغة : ۱۲۷/۲)

اعتراض:

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

''انہوں نے حفصہ بنتِ عبدالرحمن کا نکاح منذر بن زبیر سے کر دیا، جبکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عبدالرحمٰن شام کے سفر پر تھے، جب وہ آئے تو کہنے لگے، کیا میرے جیسے شخص کے ساتھ یہ معاملہ کیا جاتا ہے؟ کیا میرے جیسے شخص کے مشورے کے بغیر کام کیا گیا ہے؟ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر سے بات کی، منذر نے کہا: یہ کام عبدالرحمٰن کے بعد ہوا تھا، عبدالرحمٰن نے کہا: میں اس معاملے کو رد نہیں کر سکتا، جسے آپ نے طے کر دیا ہے، لہٰذا حفصہ، منذر کے ہاں ہی رہیں اور یہ طلاق نہ ہوئی۔''

(موطأ الإمام مالك : ٥٥٥/٢، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ١١٢/٧۔١١٣، وسندهٗ صحيحٌ)

جواب:

یہ معاملہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے اور مشورے سے طے پایا تھا، اس لیے نکاح کی نسبت ان کی طرف کر دی گئی ہے، ولی کوئی اور ہوگا، کیونکہ ایک عورت دوسری عورت کی ولی نہیں بن سکتی، اس میں اشارہ تک نہیں ملتا کہ یہ نکاح ولی کے بغیر ہوا تھا۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ حدیث میں یہ وضاحت موجود نہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود نکاح کیا تھا، احتمال ہے کہ مذکورہ لڑکی بیوہ ہو اور وہ ہم سر رشتے کے سپرد کر دی گئی اس حال میں کہ اس کا باپ غائب تھا، چنانچہ ولایت دور والے ولی یا حاکمِ وقت کی طرف منتقل ہوگئی۔'' (فتح الباري : ١٨٦/٩)

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''اس سے مراد یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نکاح کا بندوبست کیا تھا، جبکہ نکاح کا ولی وہ نہیں بنی تھیں، مگر (اس بندوبست کی وجہ سے) نکاح کی نسبت

www.KitaboSunnat.com

ان کی طرف کردی گئی، کیونکہ وہ اس نکاح کے بندوبست میں شریک تھیں اور نکاح کا بندوبست کرنا یہ اس نکاح کے اسباب میں سے ہے، (لہٰذا سبب بننے والے کی طرف نسبت ہوگئی۔'' (السنن الكبرىٰ للبيهقي : ١١٣/٤)

ثابت ہوا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی روایت کے خلاف کچھ نہیں کیا، والحمدللہ!

تنبیہ: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّهُ أَجَازَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ بِغَيْرِ وَلِيٍّ، أَنْكَحَتْهَا أُمُّهَا بِرَضَاهَا .

''آپ نے ایک عورت کا بغیر ولی کے نکاح جائز قرار دیا، اس کی ماں نے اس کی رضامندی سے نکاح کیا تھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ١٣٢/٢/٤، سنن سعيد بن منصور : ٥٨٠)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① راوی مبہم اور مجہول ہے۔

② یہ قرآن وحدیث اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے بھی خلاف ہے۔

سوال: نابالغہ لڑکی کے عصبہ رشتہ داروں میں سے کوئی موجود نہیں، صرف ذوی الارحام میں علاتی ماموں اور ایک حقیقی خالہ ہے، حق ولایت کسے حاصل ہوگا؟

جواب: علاتی ماموں لڑکی کا ولی بنے گا۔ عورت ولی نہیں بن سکتی۔

سوال: نکاح میں ولایت سے کیا مراد ہے؟

جواب: لڑکی کے نکاح کرنے کے متعلق جو اختیار شریعت نے ولی کو سونپا ہے، ولایت کہلاتا ہے۔

سوال: چچا کے ہوتے ہوئے ماں کو ولی بنانا کیسا ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔ ماں بھی بیٹی کی ولی نہیں بن سکتی، لہٰذا ولایت چچا کو حاصل ہوگی۔

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے:

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، وَالزَّانِيَةُ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا.

''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے، نہ ہی اپنا نکاح خود کرے، جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کرتی ہے، وہ زانیہ ہے۔''

(سنن الدارقطني : ٣٥٣٩، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ماں اور علاتی بھائی میں سے ولایت کسے حاصل ہے؟

جواب: ماں کو ولایت حاصل نہیں، علاتی بھائی ولی بنے گا۔

سوال: باپ کی موجودگی میں چچا کو ولی بنانا کیسا ہے؟

جواب: باپ کی موجودگی میں چچا ولی نہیں بن سکتا۔

سوال: کیا باپ کی موجودگی میں دادا ولی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں بن سکتا۔

سوال: کیا بڑے بھائی کی موجودگی میں چھوٹا بھائی ولی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیا دادی ولی بن سکتی ہے؟

جواب: کوئی عورت ولی نہیں بن سکتی۔

سوال: جس عورت کا کوئی قریبی مرد نہ ہو، تو اس کا ولی کون ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: علاقے کا قاضی یا معتبر عالم اس کا ولی ہوگا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکم وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ:۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود(۷۰۰)، امام ابوعوانہ(۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری:۹/۱۹۱)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ:۷/۱۰۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق:۲/۲۵۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس حدیث کی رو سے کہا جا سکتا ہے کہ جس عورت کے رشتہ داروں میں کوئی مرد نہ ہو، تو قاضی، حاکم یا معتبر عالم دین اس کا ولی بن سکتا ہے۔

سوال: بھائیوں کی موجودگی میں ماں کا ولی بننا کیسا ہے؟

جواب: عورت کو ولایت حاصل نہیں، خواہ وہ لڑکی کی ماں ہی کیوں نہ ہو۔ لہٰذا بھائیوں کی موجودگی میں ماں کو ولایت حاصل نہ ہوگی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا بالغہ خود اپنا نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: نہیں کر سکتی، ولی کی اجازت شرط ہے۔

❀ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میری طرف میری ایک بہن سے نکاح کے لیے پیغام آئے، میرا ایک چچازاد بھی آیا، میں نے اس سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، پھر اس نے اسے رجعی طلاق دے دی، پھر اس کو چھوڑ دیا حتی کہ اس کی عدت پوری ہو گئی، جب میری طرف (دوسرے لوگوں کی طرف سے) نکاح کے پیغام آنے لگے، تو وہ بھی نکاح کا پیغام لے کر آ گیا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں کبھی اپنی بہن کا نکاح تجھ سے نہیں کرے گا۔ میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ......﴾ پھر میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور اسی سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔''

(صحيح البخاري: 5130، سنن أبي داوٗد: 2087، واللّفظ لهٗ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۷۹ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں، کیونکہ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ثیبہ (طلاق یافتہ) تھی، اگر معاملہ نکاح اسی کے ہاتھ میں ہوتا، تو وہ خود اپنا نکاح کر لیتی اور اپنے ولی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی محتاج نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ولیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَّنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (ان کو اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سابقہ خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو)، لہٰذا اس آیت سے معلوم ہوا کہ معاملہ نکاح ولیوں کے ہاتھ میں ہے، ہاں عورتوں کی رضامندی بھی ضروری ہے۔“

(سنن التّرمذي، تحت الحديث :2981)

❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

”اس حدیث میں واضح دلیل موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقد نکاح کا اختیار اولیا کو سونپا ہے، نہ کہ خود عورتوں کو، نیز دلیل ہے کہ نکاح کا کچھ بھی اختیار خواتین، خواہ وہ شوہر دیدہ ہی ہوں، کو حاصل نہیں ہے۔“

(المستدرك للحاكم، تحت الحديث : 2719)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جاہلیت میں نکاح کی صورتیں بیان کرتی ہوئی فرماتی ہیں:

”دورِ جاہلیت میں نکاح کے چار طریقے تھے، ان میں سے ایک تو وہی ہے جو آج لوگ اختیار کرتے ہیں، یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف اس کی زیرِ ولایت عورت یا بیٹی کے بارے میں پیغامِ نکاح بھیجتا، پھر اس عورت کو حق مہر دے کر اس سے نکاح کر لیتا۔۔۔۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق دے کر مبعوث فرمائے گئے تو آپ نے جاہلیت کے سارے نکاح ختم کر دیئے سوائے اس نکاح کے جو لوگ آج کرتے ہیں۔“

(صحيح البخاري : ٥١٢٧)

امامِ بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث میں موجود إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ کے الفاظ سے ثابت کیا ہے کہ ولی کی اجازت نکاح میں ضروری ہے، کیونکہ جس نکاح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا ہے، اس کا انداز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہی بیان کیا ہے کہ ولی خود عورت کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نکاح کرے۔

سوال: نابالغ لڑکے کا نکاح کون کرے؟

جواب: بلوغت سے پہلے نکاح ہوسکتا ہے، مگر اس صورت میں ایجاب وقبول لڑکے کا ولی کرے گا اور بلوغت کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کو خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

سوال: اگر باپ اجازت دے دے، تو نانا یا دادا لڑکی کا نکاح کرسکتا ہے؟

جواب: ولی باپ ہی ہوگا، مگر وہ کسی کو بھی وکیل بنا سکتا ہے۔

سوال: سولہ سالہ لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے جبراً کردیا، کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک لڑکی راضی نہ ہو، نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ لڑکی اپنے والد کے کیے گئے نکاح کو فسخ کرسکتی ہے۔

❁ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے :

”آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کردیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کردیا۔“

(صحيح البخاري : 6945)

سوال: سگے بھائی اور سوتیلے باپ میں سے ولی کون بنے گا؟

جواب: حقیقی بھائی ولی بنے گا۔

سوال: کیا عاقلہ بالغہ کفو میں اپنا نکاح خود کرسکتی ہے؟

جواب: جب تک ولی کی اجازت نہیں، اپنا نکاح نہیں کرسکتی۔

سوال: کیا چچا کے ہوتے ہوئے چچا کا لڑکا ولی بن سکتا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: نہیں۔

سوال: کیا شوہر دیدہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے؟

جواب: لڑکی باکرہ ہو یا شوہر دیدہ، بغیر ولی کے نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر وہ ولی کی اجازت یا رضامندی کے بغیر نکاح کرے، تو وہ نکاح باطل ہوگا۔

❀ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، لَا نِكَاحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيٍّ.

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، اس کا نکاح باطل ہے، ولی کی اجازت کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔“

(السنن الکبریٰ للبیهقي: ۱۱۱/۷، وسندهٗ صحیحٌ)

یہاں باکرہ اور شوہر دیدہ دونوں عورتیں مراد ہیں۔

سوال: بیوہ نے اپنا نکاح خود کر لیا، ولی راضی نہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح منعقد نہ ہوا، ولی کی اجازت اور رضامندی ہر عورت کے لیے ضروری ہے، خواہ وہ باکرہ ہو یا شوہر دیدہ، بالغہ ہو یا نابالغہ۔

سوال: کیا بالغ لڑکے کو نکاح کے لیے باپ کی اجازت شرط ہے؟

جواب: بالغ لڑکا اگر باپ کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، تو شرعاً نکاح منعقد ہو جاتا ہے، لڑکے کے لیے باپ سے اجازت لینا شرط نہیں۔

سوال: کیا نابالغہ بلوغت کے بعد ولی کے کیے گئے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے؟

جواب: کر سکتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: ولی دوسومیل کی دوری پر ہے، ماں نکاح کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک ولی کی اجازت نہ ہو، نکاح منعقد نہ ہوگا۔ بیٹی کا نکاح ماں نہیں کر سکتی، کیونکہ عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، البتہ اگر شوہر اپنا اختیار بیوی کو سونپ دے، تو وہ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: پھوپھی نے نکاح کیا اور ولی نے رد کر دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کسی عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، جب نکاح ہوا ہی ولی کی اجازت کے بغیر، تو وہ منعقد ہی نہیں ہوا، لہٰذا ولی کے رد کرنے سے نکاح کالعدم ہو گیا۔

سوال: ماں، سوتیلے باپ اور سگے ماموں میں سے ولی کون ہوگا؟

جواب: سگا ماموں ولی بنے گا۔

سوال: کیا اٹھارہ سالہ لڑکی اپنا نکاح خود کر سکتی ہے؟

جواب: ہر صورت ولی کی اجازت شرط ہے۔

سوال: ماموں، نانی اور ماں میں سے ولایت کسے حاصل ہے؟

جواب: ماموں کو۔ عورت کو ولایت حاصل نہیں، خواہ وہ کتنی ہی قریبی ہو۔

سوال: کیا مرتد باپ لڑکی کا ولی بن سکتا ہے؟

جواب: مرتد کو حق ولایت حاصل نہیں۔

سوال: مرتد تائب ہو کر مسلمان ہو جائے، تو کیا وہ اپنی پہلی بیوی سے زبردستی نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: زبردستی نکاح نہیں کر سکتا۔

سوال: باپ کی غیر موجودگی میں اجنبی کو لڑکی کا بھائی بنا کر ولی بنایا جا سکتا ہے؟

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جواب: اجنبی کو بھائی بنا کر ولی نہیں بنایا جا سکتا۔

سوال: بھائی کی موجودگی میں ماں نے نکاح کر دیا، بھائی نے کچھ اعتراض نہ کیا، کیا نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر بھائی راضی ہے، تو نکاح منعقد ہوا، ورنہ نہیں۔

سوال: چودہ سالہ لڑکی، جو خود کو بالغہ بتاتی ہے، نے دادا کے کیے گئے نکاح کو رد کر دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: بلوغت کے بعد لڑکی ولی کے نکاح کو رد کر سکتی ہے۔

❀ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

''آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔''

(صحيح البخاري: 6945)

سوال: اگر باپ کے علاوہ قریبی ولی لڑکی کا نکاح نہ کرے اور نکاح سے انکار بھی کرے، تو کیا دور کا ولی لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: کر سکتا ہے۔

سوال: چچا کے بیٹے کے ہوتے ہوئے ماں ولی بن سکتی ہے؟

جواب: ماں کسی صورت ولی نہیں بن سکتی، چچا کا بیٹا ولی بنے گا۔

سوال: غیر ولی لڑکی کا نکاح کر دے اور ولی خاموش رہے، کیا یہ سکوت اجازت ہے؟

جواب: ولی کا سکوت اجازت نہیں، یہ نکاح بغیر ولی متصور ہوگا اور باطل ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: بیوہ نکاح کرنا چاہتی ہے، اس کے بیٹے اور باپ میں سے حق ولایت کسے حاصل ہے؟

جواب: باپ کو۔

سوال: دادا کی موجودگی میں ماں کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی عورت دوسری عورت کے نکاح کی ولی نہیں بن سکتی، دادا ولی بنے گا۔

سوال: علاتی چچا، بہن اور پھوپھی میں سے ولی کون ہوگا؟

جواب: علاتی چچا ولی بنے گا۔ عورت ولی نہیں بن سکتی۔

سوال: اگر ولی اچھے رشتے کی اُمید پر بیٹی کا نکاح کرنے سے رکے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اچھے رشتے کی تلاش میں تھوڑی بہت تاخیر ہوسکتی ہے۔

سوال: دادا کے بیٹے، ماں اور دادی میں ولایت کسے حاصل ہے؟

جواب: دادا کے بیٹے کو۔ عورت ولی نہیں بن سکتی۔

سوال: ولی نے نابالغہ کی جبراً شادی کردی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بلوغت کے بعد لڑکی وہ نکاح فسخ کرسکتی ہے۔

سوال: باپ کی موجودگی میں ماں نے نابالغہ کا نکاح کیا، مگر باپ نے انکار کردیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہیں کرسکتی، یہ اختیار اللہ تعالیٰ نے مردوں کو سونپا ہے، لہٰذا جب تک باپ کی اجازت اور رضامندی نہیں، نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، یہ نکاح باطل ہے۔

سوال: بیوہ نکاح نہیں کرنا چاہتی، مگر ولی اس کا نکاح کردے، تو کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: جب تک بیوہ راضی نہیں، اس کا نکاح منعقد نہ ہوگا، کیونکہ نکاح میں ولی کی رضامندی کے ساتھ ساتھ لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے، خواہ لڑکی باکرہ ہو یا شوہر دیدہ، ہرصورت اس کی رضامندی شرط ہے۔ البتہ شوہر دیدہ کو زیادہ اختیار حاصل ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا .

''شوہر دیدہ اپنے (نکاح کے) بارے میں اپنے ولی سے بڑھ کر حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے گی، اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔''

(صحیح مسلم :1431)

❁ دوسری روایت ہے:

لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ، وَصُمْتُهَا إِقْرَارُهَا .

''ولی کو شوہر دیدہ کے (نکاح کے) متعلق کوئی اختیار نہیں، کنواری لڑکی سے مشورہ لیا جائے گا، اس کی خاموشی ہی اقرار ہے۔''

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

''بیوہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ وہ خاوندوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے، وہ کہے کہ میں فلاں کو پسند کرتی ہوں اور فلاں کو پسند نہیں کرتی، یہ مراد نہیں کہ عقدِ نکاح اولیاء کی بجائے ان کے ہاتھ میں ہے۔''

(صحیح ابن حبان، تحت الحدیث : 4087)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سوال): ولی نے اپنی بالغہ لڑکی سے اجازت لیے بغیر اس کا نکاح کر دیا، کیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

(جواب): اگر لڑکی اس نکاح سے راضی نہیں، تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔

(سوال): ایک لڑکی کے غیر مرد سے ناجائز تعلقات ہیں، لڑکی نکاح کے لیے راضی نہیں، مگر باپ نے برائی سے بچانے کے لیے اس کا نکاح جبراً کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): گو کہ باپ کا ارادہ اچھا ہے، مگر جب تک لڑکی راضی نہ ہو، نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ باپ کو چاہیے کہ پہلے بیٹی کو سمجھا کر راضی کرے۔

(سوال): نابالغ سمجھ کر باپ نے بیٹی کا نکاح کر دیا، مگر لڑکی بالغہ تھی اور اس نے نکاح رد کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح فسخ ہو گیا۔

(سوال): نابالغ لڑکی کے باپ کے ایجاب اور نابالغ لڑکے کے باپ کے قبول سے نکاح ہوا یا نہیں؟

(جواب): نکاح ہو گیا، مگر لڑکے اور لڑکے کو بلوغت کے بعد نکاح قائم رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا، جسے خیار بلوغ کہتے ہیں۔

(سوال): لڑکی کا نکاح ماں نے کیا، چچا نے رد کر دیا، بعد میں اجازت دے دی، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جب چچا نے بعد میں اجازت دے دی ہے، تو نکاح صحیح ہو گیا۔

(سوال): چچا نے بھتیجی کی شادی غیر کفو میں کر دی، کیا یہ نکاح صحیح ہوا؟

(جواب): اگر لڑکی اس نکاح پر راضی نہیں، تو یہ نکاح صحیح نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: بالغ لڑکا لڑکی نے ایجاب وقبول نہیں کیا، بلکہ ان کے والدین نے کیا، تو کیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح لڑکے اور لڑکی کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر دونوں نے اپنے اپنے والد کو اجازت دی تھی، یا بعد میں دے دی ہے، تو نکاح منعقد ہو گیا۔

سوال: لڑکی کے باپ کی موجودگی میں اس کا ماموں نکاح کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: لڑکی کا باپ موجود ہے، تو وہ ہی ولی ہے، اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کی لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتا۔

سوال: ایک بیوہ کا نکاح اس کی رضا مندی کے بغیر عدت میں اس کے دیور سے کر دیا گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح نہیں ہوا، کیونکہ نہ عدت میں نکاح منعقد ہوتا ہے اور نہ بیوہ کی رضا مندی کے بغیر۔

سوال: دادا اور چچا میں سے کون ولی بنے ہے؟

جواب: دادا ولی بنے گا۔

سوال: ولی نے نابالغ لڑکی کا نکاح ایک لڑکے سے کیا تھا، بلوغت کے بعد لڑکی نے پہلے نکاح کو فسخ کیے بغیر دوسرے مرد سے شادی کر لی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسرا نکاح منعقد نہیں ہوا، کیونکہ عورت منکوحہ تھی۔ جب تک وہ پہلے نکاح کو فسخ نہیں کرے گی یا پہلا شوہر اسے طلاق نہیں دے گا، وہ آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: کیا باکرہ کا خاموش رہنا اجازت ہے؟

جواب: باکرہ کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا .

”شوہر دیدہ اپنے (نکاح کے) بارے میں اپنے ولی سے بڑھ کر حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے گی، اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔“

(صحیح مسلم :1431)

(سوال): ایک اجنبی نے باکرہ سے نکاح کے متعلق اجازت چاہی، تو وہ خاموش رہی، کیا یہ خاموشی بھی اجازت ہے؟

(جواب): باکرہ کی خاموشی اس کی اجازت ہے، یہ اس صورت میں ہے، جب اجازت لینے والا ولی ہو۔ کوئی اجنبی مرد اگر باکرہ سے اجازتِ نکاح لے اور وہ خاموش رہے، تو یہ اجازت تصور نہ ہوگی، البتہ اگر ولی نے کسی اجنبی کو وکیل مقرر کیا ہو، تو وہ لڑکی سے اجازت لے سکتا ہے اور اس صورت میں باکرہ کی خاموشی اس کی رضامندی تصور کی جائے گی۔

(سوال): باپ کی موجودگی میں نانا ولی بن سکتا ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): چچا کی موجودگی میں ماموں ولی بن سکتا ہے؟

(جواب): نہیں بن سکتا۔

(سوال): بھائی اور دادا میں سے کون ولی بنے گا؟

(جواب): دادا ولی بنے گا، کیونکہ دادا باپ کے حکم میں ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: حدیث: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ کا کیا معنی ہے؟

جواب: سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ . ''ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔''

(المستدرك للحاكم : ٢/١٧٣، ح : ٢٧١٧، وسندهٗ حسنٌ والحديث صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (۷۰۲)، امام ابن حبان (۴۰۸۳)، امام علی بن المدینی (المستدرک للحاکم : ۲/۱۷۰، السنن الکبریٰ للبیہقی : ۷/۱۰۸)، امام محمد بن یحییٰ ذہلی (المستدرک للحاکم : ۲/۱۷۰)، امام عبدالرحمٰن بن مہدی (المستدرک للحاکم : ۲/۱۷۰)، امام بخاری (السنن الکبریٰ للبیہقی : ۷/ ۱۰۸) امام بزار (تحت : ۳۱۱۶) امام ابن منذر (الاوسط : ۸/ ۲۶۰) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

❀ علامہ مناوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے۔

(التيسير : ٢/٥٠٢، فيض القدير : ٦/٤٣٧، نظم المتناثر للكتاني، ص ١٤٧)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے، جیسا کہ دوسری صحیح احادیث سے مفہوم واضح ہوتا ہے۔

❀ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ دَلَّ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَصِحُّ النِّكَاحُ إِلَّا بِوَلِيٍّ، لِأَنَّ الْأَصْلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي النَّفْيِ نَفْيُ الصِّحَّةِ لَا الْكَمَالِ.

''یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں، کیونکہ نفی میں اصل صحت کی نفی ہوتی ہے نہ کہ کمال کی نفی۔''

(سُبُل السّلام : ۱۱۷/۳)

سوال: صغیر اولاد کے ولی کون ہیں؟

جواب: صغیر اولاد کے ولی ان کے والد گرامی ہیں۔

سوال: لڑکی کا ولی اس کا بھائی ہے، وہ نکاح کا اختیار لڑکی کی والدہ کو سونپ دے، پھر خود ہی بہن کا نکاح کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ لڑکی کا بھائی ولی ہے، تو اس کے والدہ کو اختیار سونپ دینے سے اس کی ولایت ختم نہیں ہوتی۔ اگر اس نے نکاح کر دیا ہے، تو وہ نکاح صحیح ہے۔ البتہ اگر اختیار سونپ دینے سے والدہ نکاح کر دیتی، تو بھی نکاح صحیح ہوتا، کیونکہ یہ نکاح ولی کی اجازت سے ہوا ہے۔

سوال: چچا اور ماموں میں نکاح اور مال کا ولی کون ہے؟

جواب: چچا نکاح کا ولی بنے گا، مال کا ولی کوئی نہیں بنے گا۔

سوال: اگر بالغہ ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کفو میں کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ولی کی اجازت اور رضا مندی بہر صورت ضروری ہے، خواہ نکاح کرنے والی بالغہ ہو یا نابالغہ، باکرہ ہو یا شوہر دیدہ، وہ نکاح کفو میں ہو یا غیر کفو میں۔ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔“

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ: ۲۳۴) نے ”حسن“ جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری: ۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ: ۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق: ۲/ ۲۵۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ”صحیح“ کہا ہے۔

✿ حافظ ابوموسیٰ المدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”یہ مشہور، ثابت اور قابل حجت حدیث ہے۔“

(اللّطائف : 556، 586، 606)

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

(تخريج أحاديث المختصر : 205/2)

✿ حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”تمام راوی ثقہ اور حافظ ہیں۔“ (معرفة السّنن والآثار : 29/10)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اس بارے میں یہ حدیث عظیم الشان ہے اور بغیر ولی کے نکاح کو باطل قرار دینے پر اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔"

(الكامل لابن عدي: 3/1115، وفي نسخة: 3/266)

سوال: کیا مسلمان کسی غیر مسلم لڑکی کی شادی کروا سکتا ہے، جبکہ اس کے غیر مسلم والدین مرتے وقت لڑکی مسلمان کے سپرد کر گئے ہوں؟

جواب: مسلمان کو چاہیے کہ غیر مسلم لڑکی کو اسلام کی دعوت دے، اگر وہ قبول کر لے، تو اس کا نکاح مسلمان کے ساتھ کرا دے اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کر دے، تو لڑکی کا نکاح کسی غیر مسلم سے نہ کرائے۔

سوال: بالغ لڑکے کا نکاح اس کے ولی نے کر دیا، لڑکا خاموش رہا، بعد میں انکار کر دیا، کیا نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ لڑکا بالغ ہو، تو اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔ یاد رہے کہ بالغ لڑکے کی خاموشی رضامندی نہیں۔

سوال: غیر کفو میں ماں کا کیا ہوا نکاح کیسا ہے؟

جواب: ماں ولی نہیں بن سکتی، اگر نکاح میں ولی کی اجازت و رضامندی نہیں، تو ماں کا کفو میں کیا ہوا نکاح بھی صحیح نہ ہوگا۔

سوال: کیا باپ کے ہوتے ہوئے چچا ولی بن سکتا ہے؟

جواب: باپ کی موجودگی میں چچا ولی نہیں بن سکتا۔

سوال: بھائی اور سوتیلے باپ میں سے ولی کون ہوگا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: بھائی۔

سوال: نابالغہ یتیمہ کا نکاح اس کی نانی نے کر دیا، بالغ ہونے کے بعد وہ نکاح پر راضی نہیں، کیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت ولی نہیں بن سکتی۔ لہٰذا یتیمہ کا جو نکاح اس کی نانی نے کیا، وہ منعقد نہ ہوا، لڑکی بلوغت کے بعد دوسری جگہ ولی کی اجازت سے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: بالغہ کا نکاح اس کے ولی نے اس کے علم کے بغیر کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: معلوم ہونے کے بعد اگر بالغہ نکاح پر راضی ہے، تو نکاح صحیح ہو جائے گا اور اگر راضی نہیں، تو بالغہ کی رضا مندی اور اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہ ہوگا، یہ نکاح فسخ ہے۔

❀ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

”آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔“

(صحيح البخاري: 6945)

سوال: نابالغ لڑکا اور لڑکی کے ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر نابالغوں کے ولی راضی ہیں، تو نکاح منعقد ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔

سوال: کیا مجنونہ کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر درست ہے؟

جواب: کسی بھی عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر درست نہیں، باطل ہے۔

سوال: نابالغ کا نکاح باپ کی موجودگی میں اس کے چچا نے کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف ہے، اگر وہ نکاح پر راضی ہے، تو نکاح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

منعقد ہے، ورنہ باطل ہے، کیونکہ باپ کی موجودگی میں کوئی دوسرا ولی نہیں بن سکتا۔

سوال: نابالغ کا ولی ایجاب وقبول کے بعد فوت ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب ولی اپنی زندگی میں ایجاب وقبول کر گیا، تو یہ نکاح منعقد ہو چکا ہے، اب بلوغت کے بعد لڑکی اور لڑکے کو خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

سوال: نابالغہ کے لیے باپ کی اجازت کافی ہے یا مجلس میں باپ کی موجودگی بھی ضروری ہے؟

جواب: اجازت کافی ہے۔

سوال: لڑکی کا باپ دس برس سے گم شدہ ہے، کیا لڑکی کا چچا اس کا نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: کر سکتا ہے۔

سوال: نابالغ یتیم لڑکی کا نکاح اس کے چچا نے کیا، تو بلوغت کے بعد لڑکی نے دوسرا نکاح کر لیا، کیا حکم ہے؟

جواب: جب نابالغ لڑکی کا باپ فوت ہو چکا تھا اور چچا کے علاوہ کوئی قریبی ولی نہ تھا، تو چچا کا کیا گیا نکاح معتبر ہے، بلوغت کے بعد جب تک اس نکاح کو فسخ نہ کیا جائے، لڑکی آگے نکاح نہیں کر سکتی، لہٰذا لڑکی کا بلوغت کے بعد دوسرا نکاح منعقد نہ ہوا، کیونکہ وہ پہلے سے ہی منکوحہ ہے۔

سوال: ایک لڑکی نے قاضی سے کہا کہ میرا نکاح فلاں سے کر دو، تو قاضی نے کر دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ نکاح ولی کی اجازت اور رضا مندی کے بغیر ہوا ہے، تو نکاح منعقد نہ ہوا، یہ نکاح باطل ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: نابالغہ کا نکاح اس کے ولی نے کر دیا، جبکہ نابالغہ اس نکاح پر راضی نہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح منعقد ہو چکا ہے۔ البتہ بلوغت کے بعد لڑکی اور لڑکے کو خیار بلوغ حاصل ہے، دونوں میں جو بھی اس نکاح پر راضی نہیں، وہ اپنے ولی کا کیا گیا نکاح فسخ کر سکتا ہے اور دوسرا نکاح کر سکتا ہے۔

سوال: بالغہ نکاح پر راضی ہے، ولی بھی راضی ہے، مگر دوسرے گھر والے نکاح پر راضی نہیں، کیا نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: شریعت کی رُو سے یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔

سوال: کیا جذام کے مرض کا شکار خاندان میں نکاح کرنا درست ہے؟

جواب: اگر لڑکا لڑکی نکاح پر راضی ہیں، تو نکاح ہو سکتا ہے۔

سوال: اگر لڑکی نے نکاح کی اجازت لفظوں میں نہ تھی، بلکہ خاموش رہی، تو کیا یہ سکوت اجازت شمار ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر لڑکی باکرہ ہے، تو اس کی خاموشی اجازت شمار ہوگی اور اگر شوہر دیدہ ہے، تو اس کی خاموشی اجازت شمار نہ ہوگی، بلکہ اس کی اجازت لفظوں سے ضروری ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلثَّیِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا، وَالْبِکْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُکُوتُهَا .

”شوہر دیدہ اپنے (نکاح کے) بارے میں اپنے ولی سے بڑھ کر حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے گی، اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(صحیح مسلم :1431)

❀ دوسری روایت ہے:

لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ، وَصُمْتُهَا إِقْرَارُهَا .

”ولی کو شوہر دیدہ کے (نکاح کے) متعلق کوئی اختیار نہیں، کنواری لڑکی سے مشورہ لیا جائے گا، اس کی خاموشی ہی اقرار ہے۔“

سوال: باپ نے لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دیا، لڑکی کو معلوم ہوا، تو کہنے لگی: جو ہونا تھا، سو ہو گیا۔ کیا اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: یہ لڑکی کی اجازت شمار ہوگی، لہذا یہ نکاح صحیح ہے۔

سوال: رخصتی کا حق شوہر کا حاصل ہے یا لڑکی کو یا اس کے ولی کو؟

جواب: جب نکاح ہو چکا ہے، تو اب رخصتی کا حق شوہر کو حاصل ہے، وہ جب چاہے لڑکی کو رخصت کر کے اپنے گھر لا سکتا ہے۔

سوال: پوتی کا دادا نے نکاح کر دیا، باپ راضی رہا، کیا نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: نکاح میں ولی کی رضا مندی اور اجازت شرط ہے، ولی باپ ہے اور وہ راضی ہے، لہذا دادا کا کیا گیا نکاح صحیح ہے۔

سوال: لڑکی کا والد فوت ہو چکا ہے، اقربا میں اس کا تایا اور ماں ہے، ماں نے تایا کی اجازت کے بغیر لڑکی کا نکاح کسی سے کر دیا اور لڑکی کئی ماہ سے اپنے شوہر کے گھر ہے، کیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب: عورت ولی نہیں بن سکتی، لہذا مذکورہ صورت میں لڑکی کا تایا اس کا ولی تھا۔ یہ نکاح ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا، تو یہ منعقد نہ ہوا، اس لڑکی سے وطی زنا ہوگی، تاوقتیکہ تایا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

نکاح پر رضامند ہو جائے۔

سوال: باپ نے اپنی لڑکی کو مار پیٹ کر اجازت لی، کیا نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح صحیح نہیں ہوا، کیونکہ لڑکی سے اجازت زبردستی لی گئی ہے۔ جبری نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهٖ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾(النَّحل : ١٠٦)

”جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے (اس پر اللہ کا غضب ہے)، سوائے اس شخص کے جسے مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔“

جس کے دل میں ایمان پختہ ہو، اس کو کفر پر مجبور کیا جائے، تو وہ کافر نہیں ہوتا، اسی طرح لڑکی نکاح کے لیے راضی نہ ہو اور اس سے زبردستی اقرار لیا جائے، تو جبری اجازت سے بالا ولی نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❁ امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ عَنْهُ سَقَطَتْ أَحْكَامُ الْإِكْرَاهِ عَنِ الْقَوْلِ كُلِّهٖ، لِأَنَّ الْأَعْظَمَ إِذَا سَقَطَ عَنِ النَّاسِ سَقَطَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ .

”جب اللہ تعالیٰ نے انسان سے (مجبوری کی صورت میں) کفر معاف کر دیا ہے، تو مجبوری کی صورت میں کہے گئے تمام دیگر اقوال بھی معاف ہیں، کیونکہ جب لوگوں کو بڑی چیز معاف کر دی جائے، تو چھوٹی چیز خود بخود معاف ہو جاتی ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(السنن الکبریٰ للبیهقي : 2/122)

❀ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”خطا اور نسیان سے تجاوز کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کردی ہے، ......اسی طرح مجبوری کی صورت میں کیے گئے کام سے معافی کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کی ہے۔“

(جامع العُلوم والحکم، ص 452)

سوال: باپ نے نکاح کر کے لڑکی سے پوچھا کہ یہ نکاح منظور ہے یا نہیں، تو وہ خاموش رہی، کیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح صحیح ہے، باکرہ کی خاموشی بھی اس کی رضامندی شمار ہوگی۔

سوال: بڑا بھائی بہن کا نکاح نہ کرے اور چھوٹا بالغ بھائی کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح صحیح ہے۔

سوال: اگر لڑکی راضی ہو، تو کیا اس کا ولی گونگے سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: گونگے سے نکاح ہو سکتا ہے۔

سوال: بالغہ لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا، لڑکی ناخوش ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح نہیں ہوا۔ یہ نکاح رد ہے۔

❀ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے :

”آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔“

(صحیح البخاري : 6945)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: بیوہ کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر ہوا، کیا حکم ہے؟

جواب: ہر عورت کے نکاح کے لیے ولی کی اجازت ورضا مندی ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ بیوہ بھی اس حکم میں داخل ہے، البتہ بیوہ یا شوہر دیدہ کو اپنے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار بہ نسبت ولی کے زیادہ ہے۔

❁ علامہ سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

''شوہر دیدہ زیادہ حق رکھتی ہے، یہ فرمانِ نبوی مشارکت کا تقاضا کرتا ہے، یہ اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ نکاح میں عورت کا بھی حق ہے اور اس کے ولی کا بھی حق ہے اور اس کا حق زیادہ تاکید والا ہے، پس (شوہر دیدہ) کو ولی کی وجہ سے مجبور نہیں جائے گا، جبکہ اس کے ولی کو اس شوہر دیدہ کی وجہ سے مجبور کیا جائے گا، چنانچہ اگر وہ (ولی) انکار کر دے تو قاضی اس کا ولی بن کر نکاح کر دے گا، یہ حدیث، لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ والی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔''

(حاشية السندي على سنن النّسائي : ٨٤/٦)

❁ یہی بات حافظ نووی رحمہ اللہ نے کہی ہے۔ (شرح صحيح مسلم : ٤٥٥/١)

سوال: ایک لڑکی بیوہ ہوگئی، اس کا دیور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے، مگر لڑکی انکار کرتی ہے، لوگ کہتے ہیں کہ دیور اس لڑکی کا زیادہ حق دار ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: لڑکی کی مرضی کے بغیر اس سے دیور کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ لڑکی خود مختار ہے، وہ جس سے چاہے ولی کی اجازت کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: ایک نکاح باپ نے لڑکی کی رضا مندی کے بغیر کیا، جبکہ بالغہ لڑکی نے باپ کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح دوسری جگہ کیا، کون سا نکاح معتبر ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: ان میں سے کوئی نکاح معتبر نہیں۔ نکاح میں ولی اور لڑکی دونوں کی رضا شامل ہونا ضروری ہے۔ دونوں میں سے کوئی ایک بھی نکاح پر راضی نہ ہو، تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ نکاح وہی منعقد ہوگا، جس میں ولی بھی راضی ہو اور بالغہ لڑکی بھی۔

سوال: ایک بالغہ کا نکاح اس کی ماں اور وارثوں نے اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر کردیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بالغہ کی مرضی کے بغیر اگر باپ ولی بھی نکاح کرے، تو منعقد نہیں ہوتا، چہ جائیکہ ماں اور دیگر ورثاء کریں۔

سوال: ایک بالغہ کا نکاح ہوا، بعد میں لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اجازت نہیں دی، جبکہ لوگ گواہی دیں کہ اس نے اجازت دی تھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر لوگ عادل ہیں، تو ان کی گواہی مانی جائے گی، نکاح منعقد ہو جائے گا، البتہ اگر عورت اس نکاح پر راضی نہیں، تو نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

سوال: بالغہ لڑکی کے والدین فوت ہو چکے ہیں، ماموں اور خالہ کے سوا کوئی قریبی رشتہ نہیں ہے، کیا ماموں ولی بن سکتا ہے؟

جواب: اس صورت میں ماموں ولی بن سکتا ہے۔

سوال: دس برس کی لڑکی کہے کہ مجھے حیض آیا ہے، تو کیا وہ بالغہ شمار ہوگی؟

جواب: دس برس کی لڑکی کو حیض آئے، تو وہ بالغہ شمار ہوگی، کیونکہ لڑکی کو حیض آنا بھی بلوغت کی نشانی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤) .

”وہ طلاق یافتہ عورتیں جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہوں، شک کی صورت میں ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔“

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

”یہاں اللہ تعالیٰ نے ان عمر رسیدہ عورتوں کی عدت بیان کی ہے، جن کی ماہواری بڑھاپے کی وجہ سے ختم ہو گئی ہو، ان کی عدت تین ماہ ہے۔ ان کی تین ماہ عدت تین ماہواریوں کے عوض میں ہے، سورت بقرہ کی آیت کریمہ اس پر دلیل ہے۔ اسی طرح وہ بچیاں، جنہیں ابھی ماہواری شروع نہ ہوئی ہو، ان کی عدت بھی بوڑھی عورتوں کی طرح تین مہینے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ﴾ ”جن بچیوں کو ابھی ماہواری شروع نہ ہوئی ہو۔“

(تفسير القرآن العظيم : 149/8، بتحقيق الدكتور سلامة)

عدت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے غیر حاملہ کے دو گروہ بنائے ہیں، ایک وہ، جنہیں ماہواری آتی ہے اور دوسرا جنہیں بچپن یا بڑھاپے کی وجہ سے ماہواری نہیں آتی۔ معلوم ہوا کہ جسے ماہواری آتی ہے، وہ بچی یا بوڑھی نہیں، بلکہ جوان اور بالغہ ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ .

”اللہ تعالیٰ اوڑھنی کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں کرتے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(مسند الإمام أحمد : 150/6، 218، سنن أبي داوٗد : 641، سنن الترمذي : 377، سنن ابن ماجه : 665، وسندہٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے، امام ابن الجارود (173)، امام ابن خزیمہ (775)، امام ابن حبان (1711)، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : 155/4) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (251/1) نے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

ثابت ہوا کہ حیض بھی علامات بلوغت میں سے ہے، اسی لئے بالغہ کو حائضہ کہا گیا ہے۔

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

''احتلام، زیر ناف بال اور پندرہ سال عمر مرد اور عورت کی بلوغت کی نشانی ہے، ان میں سے جو بھی علامت پائی جائے، فرائض و حدود کو واجب کر دے گی۔ البتہ عورت کی چوتھی علامت بلوغ ماہواری ہے۔ اہل علم کا اجماع ہے کہ عورت کو ماہواری آئے، تو اس پر فرائض کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔''

(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف : 388/4)

سوال: بالغ لڑکا اور لڑکی جو ہم کفو ہیں، کیا دونوں اپنے والد کی مرضی کے بغیر نکاح کر سکتے ہیں؟

جواب: لڑکا بالغ ہو، تو وہ خود مختار ہے، اسے شریعت نے والد سے اجازت کا پابند نہیں بنایا، لہٰذا اگر وہ والد کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، تو وہ منعقد ہو جائے گا۔

البتہ لڑکی بالغہ ہو یا غیر بالغہ، وہ اپنے والد یا ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی، ایسا نکاح منعقد نہ ہوگا اور ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا۔

سوال: بالغہ سے زبردستی اقرار کرا لیا جائے، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: زبردستی اقرار کرانے سے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ یہ نکاح باطل ہے۔

سوال: باپ گھر میں موجود نہیں، دادا نے نکاح کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: باپ ولی ہے، نکاح کے صحیح ہونے کے لیے اس کی اجازت شرط ہے۔ اگر دادا کے کیے گئے نکاح کو باپ یعنی ولی قائم رکھے اور اس پر رضامندی کا اظہار کرے، تو یہ نکاح صحیح ہوگا، ورنہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔

سوال: باپ کئی برس سے گم شدہ تھا، چچا نے بالغہ بھتیجی کا نکاح کر دیا، بعد میں باپ واپس آیا اور اس نکاح کو رد کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح منعقد ہو چکا ہے۔ باپ اسے رد نہیں کر سکتا، واللہ اعلم!

سوال: نابالغہ کا نکاح باپ لالچ کی وجہ سے غیر کفو میں کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح منعقد ہو جائے گا، مگر بلوغت کے بعد لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

سوال: نابالغہ کا باپ دباؤ میں آ کر نکاح کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ جبراً نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

سوال: تایازاد ولی ہے، کیا نانی نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: عورت ولی نہیں بن سکتی۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، إِنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الْبَغِيُّ .

”عورت کسی اور کا یا اپنا نکاح نہیں کر سکتی، اپنا نکاح خود کرنے والی زانیہ ہے۔“

(سنن الدارقطني : ٣/٢٢٨، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے:

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، وَالزَّانِيَةُ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا .

”کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے، نہ ہی اپنا نکاح خود کرے، جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کرتی ہے، وہ زانیہ ہے۔“

(سنن الدارقطني : ٣٥٣٩، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ نیز امام ابن منذر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ خِلَافُ ذٰلِكَ .

”اس کے خلاف کسی صحابی سے کچھ ثابت نہیں۔“ (فتح الباري : ١٨٧/٩)

❀ فقہائے سبعہ فرماتے ہیں:

لَا تَعْقِدُ امْرَأَةٌ عُقْدَةَ النِّكَاحِ فِي نَفْسِهَا، وَلَا فِي غَيْرِهَا .

”عورت اپنا یا کسی عورت کا نکاح نہیں کرسکتی۔“

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ١١٣/٧، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: لڑکی کا باپ ایک لڑکے سے نکاح کرنا پسند نہیں کرتا، جبکہ ماں اصرار کرتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ماں کے اصرار سے باپ راضی ہو جائے اور اجازت دے دے، تو یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔

سوال: ایک نابالغ لڑکی کی منگنی ہوئی، نکاح سے پہلے وہ بالغ ہوگئی اور اس جگہ شادی کرنے سے انکار کرنے لگی، تو کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر لڑکی راضی نہیں، تو یہ نکاح نہیں ہوسکتا۔ منگنی توڑ دی جائے۔

سوال: ماں اور بھائی غیر کفو میں نکاح کر دے، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر لڑکی راضی ہے، تو نکاح صحیح ہے، ورنہ نکاح رد ہے۔

سوال: اگر ولی چچا زاد ہو، کوئی دوسرا قریبی رشتہ موجود نہ ہو، تو کیا وہ اپنے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی دوسرا قریبی شخص موجود نہیں، تو چچا زاد کا اپنے ساتھ نکاح کر لینا درست ہوگا، بشرطیکہ لڑکی راضی ہو۔

سوال: کیا نابالغ چچا ولی بن سکتا ہے؟

جواب: نابالغ کسی صورت ولی نہیں بن سکتا، ولایت دوسرے قریبی رشتہ دار کی طرف منتقل ہو جائے گی۔

سوال: بھائی اور چچا میں سے ولی کون ہے؟

جواب: بھائی ولی ہے، بشرطیکہ بالغ ہو۔

سوال: عصبات نہ ہوں، تو کیا ماں ولی بن سکتی ہے؟

جواب: عورت کو حق ولایت حاصل نہیں۔

سوال: چچیرا دادا یا اس کی اولاد ولی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس سے قریبی عصبہ موجود نہیں، تو یہ ولی ہو سکتے ہیں۔

سوال: ایک یتیم لڑکی کی پرورش اس کے پھوپھا پھوپھی کرتے تھے، لڑکی کا بالغ بھائی بھی موجود ہے، ولی کون ہوگا؟

جواب: لڑکی کا بھائی اگر بالغ ہے، تو وہ ہی اس کا ولی ہوگا۔ پرورش کرنے سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ولایت حاصل نہیں ہوتی۔

سوال: ماموں کو ولایت کب حاصل ہوتی ہے؟

جواب: جب عصبات اور ذوی الفرائض میں سے کوئی مرد موجود نہ ہو، تو ماموں کو حق ولایت حاصل ہوگا۔

سوال: باپ نے وصیت کی تھی کہ میری لڑکی کا نکاح فلاں لڑکے سے کیا جائے، باپ فوت ہوگیا، ولایت چچا کے پاس آئی، کیا چچا بھتیجی کا رشتہ اپنی مرضی سے کرسکتا ہے یا اسی جگہ کرے گا، جہاں لڑکے کے والد نے وصیت کی تھی؟

جواب: چچا اپنی مرضی سے کرسکتا ہے، والد کی وصیت پر عمل کرنا ضروری نہیں۔

سوال: دادا اور بھائی میں سے ولی کون ہے؟

جواب: دادا ولی ہوگا، کیونکہ دادا باپ کے قائم مقام ہے۔

سوال: عورت کا خود کو ہبہ کرنا صرف نبی کے لیے تھا یا کسی اور کے لیے بھی ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا کہ کوئی عورت اپنے نفس کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کرے اور آپ اسے قبول فرمالیں، تو نکاح منعقد ہوجاتا تھا، ولی کی ضرورت نہ تھی۔

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک عورت کہنی لگی: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں، میرے متعلق اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ ایک شخص کھڑا ہوکر کہنے لگا: ان سے میری شادی کروادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر کچھ تلاش کر لائیے، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔ راوی کہتے ہیں: وہ گیا اور نہ تو لوہے کی انگوٹھی لایا اور نہ ہی کوئی اور چیز لایا۔ نبی کریم ﷺ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا: کیا آپ کو قرآن کی کوئی سورت یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو اسے یاد تھیں، اس کی شادی کردی۔"

(صحيح البخاري : 5149، صحيح مسلم : 1425)

سوال: لڑکی کے چچازاد اور باپ کے چچازاد میں ولی کون ہے؟

جواب: لڑکی کا چچازاد بھائی ولایت کا حق دار ہے۔

سوال: وکیل نے لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: لڑکی کی اجازت ورضامندی کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

سوال: چچا، ماموں اور ماں موجود ہے، مگر چچا نکاح میں شرکت کرنے سے انکار کرتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چچا لڑکی کا نکاح نہیں کرنا چاہتا، تو ولایت ماموں کو منتقل ہو جائے گی۔

سوال: کیا نابالغہ کے نکاح کا اختیار باپ کو ہے یا نہیں؟

جواب: نابالغہ کا نکاح اس کا باپ کر سکتا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مکی دور کی بات ہے، عثمان بن مظعون کی بیوی خولہ بنت حکیم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! شادی کرنا چاہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس سے؟ کہنے لگی: کنواری سے کرنی ہے، تو آپ کی مرضی، شوہر دیدہ سے کرنی ہے، تو آپ کی مرضی۔ فرمایا: کنواری کون ہے؟ کہنے لگی: یہ اس کی بیٹی ہے، جس سے آپ کو سب سے زیادہ لگاؤ ہے۔ میری مراد: ابوبکر کی بیٹی عائشہ! فرمایا: اور شوہر دیدہ؟ کہا: سودہ بنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

زمعہ، اچھی بھلی مؤمنہ اور باشرع خاتون ہیں۔فرمایا: جائیں، دونوں سے میرا ذکر کریں۔خولہ گئیں اور پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہوئیں۔میری ماں ام رومان سے ملاقات کی اور کہا: آپ کی تو اللہ نے سن لی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عائشہ کے ساتھ نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔میری امی جان فرمانے لگیں: میرا خیال ہے، آپ ذرا رکیے، ابو بکر آتے ہی ہوں گے۔اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔خولہ کہنی لگیں: آپ پر تو اللہ کی رحمت ہوگئی ہے، اللہ کے رسول نے مجھے اپنے لیے عائشہ کا رشتہ لینے کے لیے بھیجا ہے۔ابو جی فرمانے لگے: وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھتیجی ہیں، نکاح کیسے ہوسکتا ہے؟ خولہ کہتی ہیں: یہ کہہ کر مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے واپس بھیج دیا۔میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساری بات من وعن کہہ دی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں جا کر کہیے کہ ہم ایک دوسرے کے اسلامی بھائی ہیں، لہٰذا عائشہ سے نکاح ہوسکتا ہے۔خولہ نے ابو جی کو ساری بات بتا دی، تو ابو جی فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیے کہ تشریف لے آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ابو جی نے میرا نکاح کر دیا۔اس وقت میری عمر تقریبا چھ برس تھی۔"

(المعجم الكبير للطبراني : 23/23، مسند أحمد : 210/6، سندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ (3/ 73) نے اسے "امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح" کہا ہے۔حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: 7/ 225) نے اس کی سند کو "حسن" کہا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۰)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: لڑکی کا ولی اس کا چچیرہ چچا ہے، اس کی اجازت کے بغیر لڑکی کی ماں نے نکاح کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ماں کو حق ولایت حاصل نہیں۔ چچیرہ چچا ولی ہے، لہٰذا اگر لڑکی کے نکاح پر ولی کی اجازت نہیں، تو نکاح منعقد نہیں ہوا۔

سوال: لڑکی نے گواہ کی موجودگی میں نکاح سے رضا مندی ظاہر کی اور نکاح ہو گیا، مگر دو گھنٹے بعد نکاح سے انکار کر گئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح منعقد ہو چکا ہے، لڑکی کے انکار کی کوئی حیثیت نہیں۔ البتہ اگر وہ اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو خلع کے ذریعے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔

سوال: عورت کس عمر میں اپنے نفس کا اختیار رکھتی ہے؟

جواب: نکاح کرنے کے متعلق عورت خود مختار نہیں ہے۔ عورت کی رضا مندی کے ساتھ ساتھ ہر صورت ولی کی اجازت اور رضا مندی ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، خواہ نکاح کرنے والی باکرہ ہو یا شوہر دیدہ، بالغہ ہو یا نابالغہ۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ: ۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری: ۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ: ۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق: ۲/ ۲۵۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اس بارے میں یہ حدیث عظیم الشان ہے اور بغیر ولی کے نکاح کو باطل قرار دینے پر اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔''

(الكامل لابن عدي : 1115/3، وفي نسخة : 266/3)

سوال: عورت کے بالغ ہونے کی عمر کیا ہے؟

جواب: لڑکی میں بلوغت کی چار علامات ہیں؛ ① حیض ② احتلام ③ زیر ناف بال کا اُگنا ④ پندرہ سال عمر۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

”اللہ تعالیٰ اوڑھنی کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں کرتے۔“

(مسند الإمام أحمد : 150/6، 218، سنن أبي داوٗد : 641، سنن الترمذي : 377، سنن ابن ماجه : 665، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن“ کہا ہے، امام ابن الجارود (173)، امام ابن خزیمہ (775)، امام ابن حبان (1711)، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنير : 155/4) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (251/1) نے ”امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح“ قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

ثابت ہوا کہ حیض بھی علامات بلوغت میں سے ہے، اسی لئے بالغہ کو حائضہ کہا گیا ہے۔

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) لکھتے ہیں:

”احتلام، زیر ناف بال اور پندرہ سال عمر مرد اور عورت کی بلوغت کی نشانی ہے، ان میں سے جو بھی علامت پائی جائے، فرائض و حدود کو واجب کر دے گی۔ البتہ عورت کی چوتھی علامت بلوغ ماہواری ہے۔ اہل علم کا اجماع ہے کہ عورت کو ماہواری آئے، تو اس پر فرائض کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔“

(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف : 388/4)

احتلام، زیر ناف بال، پندرہ سال کی عمر اور عورت کی ماہواری علامات بلوغ ہیں۔

سوال: صرف ایک بار حیض آنا بلوغ کے لیے کافی ہے؟

جواب: ایک بار حیض آنے سے بھی بلوغت ثابت ہو جاتی ہے۔

سوال: لڑکے کی شادی اس کے والدین اس کی مرضی کے خلاف کر رہے ہیں، اس نکاح کا حکم ہے؟

جواب: لڑکا ہو یا لڑکی، ہر بالغ کا نکاح اس کی مرضی کے بغیر کیا جائے، تو وہ منعقد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا۔ البتہ بالغ لڑکی کی رضامندی کے ساتھ ساتھ اس کے ولی کی اجازت اور رضامندی بھی ضروری ہے، بالغ لڑکا اگر اپنے والدین یا ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے،تو شرعاً وہ نکاح معتبر ہے۔

سوال:ایک لڑکی نے اپنے نانا اور نانی کے یہاں پرورش پائی، اس کا باپ زندہ ہے،تو نکاح میں ولی کون ہوگا؟

جواب: نکاح میں ولی لڑکی کا باپ ہی ہے، پرورش سے حق ولایت حاصل نہیں ہوتا۔

سوال:ولی ابعد نے نکاح کیا اور ولی اقرب نے رد کردیا،تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب:ولی اقرب کے ہوتے ہوئے ولی ابعد کا نکاح کرنا جائز نہیں، یہ اختیار ولی اقرب کے پاس ہے، وہ ولی ابعد کے نکاح کو رد کردے،تو نکاح باطل ہوجاتا ہے۔

سوال:لڑکی سے اجازت لیتے وقت جس لڑکے اور اس کے باپ کا ذکر کیا گیا، بعد میں وہ کوئی اور نکلا،تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب:اگر لڑکی چاہے،تو یہ نکاح رد کرسکتی ہے، چاہےتو قائم رکھ سکتی ہے۔

سوال:لڑکی کا ولی اس کا نکاح ایک لڑکے سے کرنا چاہتا ہے،مگر برادری کا سرپنچ کہتا کہ ''اس کا نکاح فلاں جگہ کرواور میری مرضی کے بغیر اس لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے۔'' اب ولی کیا کرے؟

جواب:شریعت نے نکاح کا اختیار ولی کو سونپا ہے، ولی کی اجازت کے بغیر لڑکی کا نکاح جائز نہیں،لہٰذا ولی کو چاہیے کہ جہاں مناسب سمجھے لڑکی کا نکاح کرے۔

سوال:دو برابر کے ولیوں میں سے ایک نے لڑکی کا نکاح ایک جگہ کر دیا اور دوسرے نے دوسری جگہ کردیا، کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: جو نکاح پہلے کیا گیا، وہ منعقد ہے اور دوسرا نکاح باطل ہے۔ البتہ اگر لڑکی دوسرا نکاح پر راضی ہے اور پہلے نکاح پر راضی ہی نہ تھی، تو دوسرا نکاح معتبر ہوگا۔

سوال: سولہ سالہ لڑکی خود اپنا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: لڑکی بالغہ ہو یا نابالغہ، بہر صورت اس کے لیے باپ کی اجازت شرط ہے، اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ لڑکی اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، إِنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الْبَغِيُّ .

”عورت کسی اور کا یا اپنا نکاح نہیں کر سکتی، اپنا نکاح خود کرنے والی زانیہ ہے۔“

(سنن الدارقطني : ٢٢٨/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے:

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، وَالزَّانِيَةُ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا .

”کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے، نہ ہی اپنا نکاح خود کرے، جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کرتی ہے، وہ زانیہ ہے۔“

(سنن الدارقطني : ٣٥٣٩، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(اتّحاف المَهرة : ٥٦٦/١٥)

❁ نیز امام ابن منذر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

لَا يُعْرَفُ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ خِلَافُ ذٰلِكَ .

''اس کے خلاف کسی صحابی سے کچھ ثابت نہیں۔''(فتح الباري : ۱۸۷/۹)

❀ فقہائے سبعہ فرماتے ہیں:

لَا تَعْقِدُ امْرَأَةٌ عُقْدَةَ النِّكَاحِ فِي نَفْسِهَا، وَلَا فِي غَيْرِهَا .

''عورت اپنا یا کسی عورت کا نکاح نہیں کرسکتی۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ۱۱۳/۷، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: عورت کو اس کے ولی سے خرید کر نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: کسی آزاد کی خرید وفروخت کرنا گناہ کبیرہ ہے، اس پر سخت وعید آئی ہے۔ البتہ اگر کوئی ولی سے اس کی لڑکی خرید کر نکاح کر لے، تو یہ نکاح منعقد ہو جائے گا، بشرطیکہ لڑکی بھی اس نکاح پر راضی ہو۔

سوال: اگر باپ صحیح الحواس نہ ہو، تو لڑکی کا ولی کون ہوگا؟

جواب: جو شخص پاگل ہو جائے، اس کی ولایت ختم ہو جاتی ہے، تا آنکہ وہ دماغی طور پر تندرست ہو جائے۔ کیونکہ پاگل اور دیوانے کا کوئی عمل شرعاً معتبر نہیں۔ باپ کے پاگل ہونے کی صورت میں لڑکی کا قریب ترین بالغ رشتہ دار اس کا ولی ہوگا۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور

www.KitaboSunnat.com

③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔“

(مسند علي بن الجعد :741، وسندہٗ صحیحٌ)

سوال: دو برابر ولیوں میں سے ایک نے لڑکی کا نکاح اپنے پوتے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنے بیٹے سے، کس کا نکاح معتبر ہوگا؟

جواب: جس ولی نے پہلے نکاح کیا، وہ منعقد ہوگا اور دوسرا باطل ہوگا، البتہ اگر لڑکی پہلے نکاح پر راضی نہیں اور دوسرے نکاح پر راضی ہے، تو پہلا نکاح منعقد نہ ہوگا اور دوسرا نکاح منعقد ہو جائے گا، کیونکہ نکاح میں لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے۔

سوال: ولد الحرام لڑکی کا ولی کون ہوگا؟

جواب: اگر ناجائز لڑکی کی پیدائش کے وقت اس کی ماں کسی کے عقد میں تھی، تو اس لڑکی کو ماں کے شوہر کی طرف ہی منسوب کیا جائے گا اور زانی کے لیے حد رجم ہے۔ اس لیے اس ناجائز لڑکی کا ولی اس کی ماں کا شوہر ہوگا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھا لیا اور دعوی کیا کہ یہ بچہ میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے، اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تاوقت وفات سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔“

(صحيح البخاري: 2053، صحيح مسلم: 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم ﷺ نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے، لہٰذا لڑکی کا ولی بھی وہی ہوگا، جس کے بستر پر وہ پیدا ہوئی تھی۔

سوال: ایک یتیم لڑکی کا ولی اس کا چچازاد بھائی تھا، وہ لڑکی کی جائیداد کو اپنے مصرف میں لاتا تھا اور اس کا مال کھاتا تھا، حکومت نے اس کی جگہ لڑکی کے ماموں کو ولی مقرر کر دیا، تو کیا نکاح میں بھی ماموں ولی ہوگا؟

جواب: جو ولایت ماموں کو سونپی گئی ہے، وہ مال میں ولایت ہے۔ نکاح میں ولایت بہر حال چچازاد بھائی کو ہی حاصل ہوگی۔

سوال: لڑکی کا باپ اس کی شادی کفو میں نہ کرے، تو کیا لڑکی کی بہن اس کی شادی کفو میں کر سکتی ہے؟

جواب: باپ کی موجودگی میں کوئی مرد بھی ولی نہیں بن سکتی، جبکہ عورت کو کسی صورت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حق ولایت حاصل نہیں، عورت کسی کا نکاح نہیں کرسکتی۔

سوال: اگر ایک ولی نکاح پر راضی ہے اور دوسرا انکار کرتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: سرپنچ یا قاضی ان کے اختلاف کو ختم کرے گا اور کسی ایک کی ولایت پر نکاح کرنے کا فیصلہ کرے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهُ.

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔“

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة :305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلىٰ : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: کیا نو سال کی لڑکی بالغہ ہوسکتی ہے؟

جواب: ہوسکتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح چھ برس کی عمر میں ہوا اور رخصتی نو برس کی عمر میں ہوئی اور نو برس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں رہی۔''

(صحيح البخاري: 5133)

یہ حدیث دلیل ہے کہ نو سال کی عمر میں بھی بلوغت ہو سکتی ہے۔ نو سال کی عمر ہمیشہ بچپنے کی نہیں ہوتی، بعض معاشروں میں یہ عمر بلوغ کی بھی ہے۔

اس کا تعلق ماحول، معاشرت، خوراک اور آب و ہوا سے ہوتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات، مشاہدات اور استقرا نو سال کو بلوغت کی طبعی عمر قرار دیتے ہیں۔

جہاں کی آب و ہوا اور خوراک گرم ہو گی، وہاں بچے جلدی بالغ ہوں گے، عرب کا خطہ بالکل ایسا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تاریخ کو کھنگالئے، تو نو دس سال کی عمر میں شادی کا عام رواج نظر آتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں نو سال کی عمر میں بلوغ ممکن و شائع تھا، اس لئے کسی کو اعتراض نہیں ہوا

سوال: بارہ تیرا سال کا لڑکا خود کو بالغ بتاتا ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: مرد کے بالغ ہونے کی علامت احتلام یا زیر ناف بال کا اگنا ہے۔ اگر یہ دونوں علامتیں ظاہر نہ ہوں، تو پندرہ سال کی عمر کو بلوغت کی عمر قرار دیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پندرہ برس سے پہلے یہ علامات ظاہر ہوں، تو بلوغت نہیں ہو گی، لہٰذا بارہ تیرا سال کے لڑکے میں بلوغ کی کوئی علامت ظاہر ہو، تو وہ بالغ شمار ہو گا، اس پر شرعی احکام لاگو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے اور اس کے گناہ لکھے جائیں گے۔

سوال: کیا حیض آنے کے بعد لڑکی بالغہ مانی جائے گی؟

جواب: جی ہاں، کیونکہ حیض بھی بلوغت کی علامت ہے۔

سوال: طلاق کے بعد بچے کی حضانت (پرورش اور دیکھ بھال) کون کرے گا؟

جواب: تاریخ انسانی میں احترام آدمیت کی جو تعلیمات اسلام نے بیان کی ہیں کسی دوسرے مذہب یا تہذیب وتحریک کے حاشیہ خیال سے بھی نہیں گزریں، اسلام ابن آدم کی پانچ چیزوں کی حفاظت کرتا ہے، جان، مال، عقل، عزت اور ایمان، پیدائش سے جوانی تک کے مراحل جن میں بعض ایسے ہیں کہ انسان بے حیثیت سا ڈھانچہ ہے اسے کامل اور مکمل توجہ کی ضرورت ہے، قدم بہ قدم رہنمائی مانگتا ہے، اس کی پرورش اس کی جسمانی عقلی اور دینی ضروریات نبھانے کی ذمہ داری ماں باپ کو سونپی گئی ہے، لیکن بسا اوقات ستم ظریف حالات کی مجبوریاں بچے کے ماں باپ میں جدائی کا پیغام لاتی ہیں انہیں ایک دوسرے سے جدا ہونا پڑتا ہے۔

ایسے عالم میں اس بچے کی ذمہ داری کون اٹھائے گا جسے نشو ونما کی ضرورت ہے، جس کا ماں باپ کے اس ہنگام میں ذرا سا بھی دخل نہیں، تو اسلام نے اس کے لئے ماں یا باپ میں سے کسی ایک کو خاص نہیں کیا، بل کہ اس کے لئے ماں باپ کی صلاحیت کو دیکھا جائے گا کون ہے جو اس کی پرورش کر پائے گا، اسے مکمل دینی، روحانی، جسمانی اور عقلی ضروریات فراہم کر سکے گا ماں یا باپ، اگر ماں کے اندر یہ صلاحیت موجود ہے، تو بچہ ماں کے نام اور اگر باپ کے اندر یہ صلاحیت موجود ہے، تو بچہ باپ کی پرورش میں دیا جائے گا۔

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ہم نے جسے اختیار یا قرعہ کے ذریعہ مقدم کیا ہے، وہ بچے کی مصلحت کی پیشِ نظر ہے۔ باپ کی بہ نسبت ماں زیادہ خیال رکھنے والی اور غیرت مند ہو، تو اسے مقدم کریں گے، اس حالت میں کسی قرعہ یا بچے کے اختیار کا اعتبار نہیں ہوگا، کیوں کہ وہ کم عقل ہے، ڈھیل اور کھیل کود کو ترجیح دے گا۔ بچہ جب ماں باپ میں سے کسی ایسے کو اختیار کر لے، جو فضولیات میں اس کی مدد کرتا ہے، اس صورت میں بچے کا اختیار نا قابلِ التفات ہوگا اور اس کے پاس رہے گا، جو اس کے حق میں شرعی طور پر خیر اور حفاظت کا باعث ہو۔ شریعت اسی کی گنجائش دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں نماز چھوڑنے پر زد وکوب کرو۔ نیز بستر بھی علیحدہ کر دو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَّقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾(التحریم : ٦)”مومنو! خود اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچا لو، جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔“ امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھیں۔ ماں جب اسے مکتب میں رکھے گی اور قرآن کی تعلیم سے آشنا کرے گی اور بچہ کھیل کود اور اپنے ساتھیوں کی محفل کو ترجیح دے، جب کہ باپ بھی اس سب کا اہتمام کرسکتا ہے، تو باپ بغیر کسی قرعہ کے زیادہ حق دار ہے۔ اس کے برعکس ہو، تو بھی یہی حکم ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی بچے میں اللہ اور رسول کے اوامر نافذ کرنے کی استعداد نہیں رکھتا اور دوسرا ان سب کا خیال رکھ سکتا ہے اور یہی حق دار ہوگا۔ میں نے اپنے شیخ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا تھا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کسی حاکم کے ہاں والدین کا ایک بچے کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ قاضی کے اختیار دینے پر بچے نے باپ کو اختیار کر لیا۔ ماں نے قاضی سے کہا کہ بچے سے پوچھیے کہ باپ کو کیوں چنا؟ پوچھنے پر کہنے لگا: میری ماں مجھے روزانہ لکھاری کے پاس بھیجتی ہے اور استاذ مجھے مارتا ہے، جب کہ میرے ابو مجھے بچوں کے ساتھ کھیلنے دیتے ہیں، قاضی نے ماں کے حق میں فیصلہ کر کے فرمایا: آپ ہی اس کی زیادہ حق دار ہیں۔ ہمارے استاذ محترم فرمایا کرتے تھے کہ جب ماں باپ میں سے کوئی اپنے بچے کی تعلیم اور فرائض کو چھوڑ دے، وہ گناہ گار ہے اور اس کی کوئی ولایت نہیں، بل کہ جو بھی بچے کے واجب امور کا اہتمام نہ کرے وہ ولایت کا اہل نہیں ہے۔ یا تو اس سے ولایت چھین کر کسی مہتمم کو دے دی جائے گی یا اس کے ساتھ کسی ایسے کو شریک کر دیا جائے گا جو واجبات کا اہتمام کروائے، کیوں کہ مقصود جہاں تک ممکن ہو اللہ و رسول کی اطاعت کرنا ہے۔ ہمارے شیخ فرماتے ہیں: یہ کوئی موروثی حق نہیں ہے، کہ جو رشتہ داری، نکاح یا ولا سے حاصل ہو جائے اور وارث پارسا ہو یا فاسق و فاجر، بل کہ یہ ایسی ولایت ہے، جس میں واجبات، اس کا علم اور جتنا ممکن ہو، عمل میں لانے کی بساط ہو۔ نیز فرماتے ہیں: فرض کیا ایک بندہ کسی عورت سے شادی کر لے اور وہ عورت اس کی بیٹی کا خیال رکھے، نہ اس کی مصلحت کو سمجھے۔ جب کہ اس کی ماں اپنی سوتن سے زیادہ اس کی مصلحت کا خیال رکھتی ہے اور تربیت بھی بخوبی کر سکتی ہو۔ اس صورت حال میں پرورش ماں کا حق ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شارع علیہ السلام نے والدین میں سے کسی کو بھی مطلق طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدم نہیں کیا اور نہ ہی عمومی طور پر بچے کو اختیار دیا ہے۔ علمائے کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ پرورش کرنے میں علی الاطلاق کوئی بھی مقدم نہیں ہے۔ لہٰذا کسی سرکش اور مفرط کو نیک عادل اور محسن پر مقدم نہیں کیا جا سکتا، واللہ اعلم!''

(زاد المَعاد في هدي خير العِباد : ٤٧٥/٤)

❀ نیز فرماتے ہیں:

''ہمارے استاذ محترم علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک اور ضابطہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسئلہ 'حضانۃ' میں یہ کہنا انتہائی مناسب ہوگا کہ یہ ایسی ولایت ہے، جس میں شفقت، تربیت اور لطف و کرم کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔ اس کا زیادہ حق دار بھی وہی ہے، جو اس بچے کے زیادہ قریب ہو اور ان صفات کا زیادہ حامل ہو۔ یہ اس کے قریبی رشتہ دار ہی ہو سکتے ہیں۔ پھر ان میں سے بھی زیادہ قریبی اور ان صفات سے متصف کو مقدم کیا جاتا ہے۔ اگر ان صفات کے حاملین میں دو یا زیادہ برابر ہو جائیں۔ اگر ان کے درجات برابر ہوں، تو مؤنث کو مذکر پر ترجیح دی جائے گی۔ لہٰذا ماں کو باپ پر، دادی کو دادا پر، خالہ کو ماموں پر، پھوپھی کو چچا پر اور بہن کو بھائی پر ترجیح دی جائے گی۔ اگر دو برابر مذکر یا مؤنث جمع ہو جائیں، اسے قرعہ کے ذریعے مقدم کیا جائے گا۔ اگر بچے کے ساتھ ان کے درجات مختلف ہوں اور قرابت ایک ہی جہت سے ہو، تو بہن کو بیٹی پر، بچے کی خالہ کو والدین کی خالہ پر، والدین کی خالہ کو دادا کی خالہ پر اور نانا و نانی کو اخیافی بھائی پر مقدم کیا جائے گا، کیوں کہ حضانہ کے مسئلہ میں ابو اور چچا کی جہت بھائیوں کی جہت سے زیادہ قوی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اخیافی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بھائی کو مقدم کیا جائے گا، کیوں کہ میراث میں نانا سے زیادہ قوی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مذہب میں یہ دونوں صورتیں موجود ہیں۔“

(زاد المعاد في هدي خير العباد: 5/50)

سوال: کیا فاحشہ عورت کو حق حصانت حاصل ہے؟

جواب: فاحشہ کو حق حصانت (پرورش اور دیکھ بھال) حاصل نہیں، یہ اپنی اولاد کو بھی فاحشہ بنا دے گی، لہٰذا اولاد کی دنیوی و اُخروی فلاح کا تقاضا ہے کہ ایسی فاحشہ ماں کو حق حصانت نہ دیا جائے اور دیگر رشتہ داروں جو بچوں کی اچھی تربیت کر سکیں، کو دے دیا جائے۔

سوال: اگر لڑکی کا باپ لڑکے والوں سے نکاح کے لیے پیسے لے، تو کیا وہ ولی رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: لڑکی کا نکاح کرنے کے لیے ولی کا لڑکے والوں سے پیسے لینا جائز نہیں، البتہ اس سے باپ کی ولایت ختم نہیں ہوتی۔

سوال: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت جہیز کے بدلے میں پیسے لیے تھے یا نہیں؟

جواب: ایسا کچھ ثابت نہیں۔

سوال: ایک لڑکی کا نکاح اس کے ولی چچا نے بلوغت سے پہلے کیا تھا، تو لڑکی نے بلوغت کے بعد اس نکاح کا انکار کر دیا اور دوسری جگہ نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بلوغت سے پہلے جو ولی چچا نے نکاح کیا، وہ شرعاً صحیح اور معتبر ہے۔ لڑکی کو بلوغت کے بعد خیارِ بلوغ حاصل ہے، وہ اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔ مگر مذکورہ صورت میں لڑکی نے نکاح کو فسخ نہیں کیا، بلکہ اپنے منکوحہ ہونے کا ہی انکار کیا، لہٰذا لڑکی نے جو دوسری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جگہ نکاح کیا، وہ باطل ہے، کیونکہ وہ ابھی پہلے شوہر کے عقد میں ہے۔

سوال: ماں نے نابالغہ کا نکاح کر دیا اور باپ نے اجازت نہ دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح نہیں ہوا۔ نکاح میں ولی کی اجازت شرط ہے اور کوئی عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: ولی کا جعلی اجازت نامہ بنو کر نکاح ہوا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح نہیں ہوا۔ جب تک ولی کی اجازت اور رضامندی ثابت نہ ہو، نکاح معتبر نہیں۔

سوال: تیرہ سالہ لڑکی نے پہلے بلوغ کا دعویٰ نہیں کیا، بعد میں کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: تیرہ سالہ لڑکی کا بالغ ہونا ممکن ہے۔ لہٰذا اس کی بات کا اعتبار ہوگا۔

سوال: چودہ سالہ لڑکی، جس میں ابھی کوئی علامت بلوغت ظاہر نہیں ہوئی کا نکاح اس کا باپ اس کی غیر موجودگی میں کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر لڑکی میں بلوغت کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو، تو اس کی سن بلوغ پندرہ سال مقرر ہے۔ اب چونکہ لڑکی چودہ سال کی ہے اور شرعاً بالغ نہیں، تو نابالغہ کا ولی اس کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتا ہے، مگر بلوغت کے بعد لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

سوال: ایک لڑکی کا نکاح اس کے سگے چچازاد بھائی نے ایک جگہ کیا اور دوسری جگہ لڑکی کے سوتیلے چچازاد بھائی نے کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس لڑکی کا ولی حقیقی چچازاد بھائی ہے، سوتیلا چچازاد ولی نہیں۔ لہٰذا حقیقی چچازاد بھائی کا کیا گیا نکاح معتبر ہے۔

سوال: نابالغہ کا نکاح طوائف سے کر دیا گیا، لڑکی طوائف کے پاس نہیں جانا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چاہتی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بلوغت کے بعد لڑکی کو تنسیخ نکاح کا اختیار حاصل ہے۔

سوال: ولی کی اجازت کے بغیر نابالغہ کا نکاح اس کا ماموں کر دے اور خلوت بھی ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح ولی کی اجازت پر منحصر ہے، اگر ولی اس نکاح کو قائم رکھے، تو صحیح ہے اور اگر رد کر دے، تو باطل ہے، خواہ خلوت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

سوال: ایک شخص کا دعویٰ ہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح اس کی اجازت اور رضامندی سے ہوا اور وہ خوشی خوشی رخصت ہو کر میرے گھر ہے، کئی بار وطی بھی ہوئی، مگر عورت اس بات کا انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میرا نکاح جبراً کیا گیا، مجھے زبردستی رخصت کیا گیا اور میں نے کبھی اس مرد کو اپنے قریب نہیں آنے دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب عورت اس نکاح میں رضامندی کا انکار کرتی ہے اور اپنی مجبوری کا اظہار کرتی ہے، تو یہ نکاح باطل ہے، کیونکہ عورت کی رضامندی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

❀ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

”آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔“

(صحيح البخاري: 6945)

سوال: جب غیر مسلم عورت مسلمان ہو کر کافر سے جدا ہو جائے، تو وہ دوسرا جگہ نکاح کب کر سکتی ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: اسلام کا دستور یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم عورت اسلام قبول کر لے، تو اس کے شوہر کو اسلام کی دعوت دی جائے گی، اگر قبول کر لے، تو ان کا نکاح قائم رہے گا، ورنہ دونوں میں جدائی ہو جائے گی، کیونکہ مسلمان عورت غیر مسلم کے عقد میں نہیں رہ سکتی۔ اس صورت میں نو مسلمہ ایک حیض عدت گزار کر آگے نکاح کر سکتی ہے۔

یاد رہے کہ اگر کوئی عورت اسلام قبول کرے اور پہلے شوہر کو بتائے بغیر آگے نکاح کر لے، تو وہ نکاح فاسد ہوگا، وہ منکوحہ شمار ہوگی اور منکوحہ سے نکاح حرام ہے۔

سوال: ایک مرد نے ایک عورت سے جبراً نکاح کیا، مگر عورت نے دل سے اجازت نہیں دی، کیا یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: جبری نکاح نہیں ہوتا۔

سوال: شیعہ لڑکی توبہ کر لے اور اہل سنت کے عقائد پر آ جائے، تو کیا وہ اپنے ولی کی اجازت کے بغیر صحیح العقیدہ لڑکے سے نکاح کر سکتی ہے، جبکہ اس کا باپ اس کا نکاح رافضی سے کرنا چاہتا ہے؟

جواب: شیعہ سے نکاح جائز نہیں۔ ولی کی اجازت بہر حال ضروری ہے۔ اگر باپ غلط عقائد کا حامل ہے اور لڑکی کا نکاح رافضی شیعہ سے کرنا چاہتا ہے، تو اس کی ولایت ساقط ہے۔ لڑکی حاکم وقت، جج، یا علاقے کے معتبر عالم کو اپنا ولی مقرر کر کے صحیح العقیدہ مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: اگر کوئی ولی بدچلن ہو یا اولاد کی ضروریات کا خیال نہ رکھتا ہو، تو کیا اس کی ولایت ساقط ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: ولی کا بدچلن ہونا اور اپنے فرائض سے لا پرواہ ہونا بے شک گناہ ہے، مگر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ولایت ختم نہیں ہوتی۔

سوال: باپ کی موجودگی میں دادا نے پوتی کی کبھی خبر نہ لی، کیا باپ کی وفات کے بعد پوتی کا ولی دادا ہوگا یا نہیں؟

جواب: خواہ دادا نے خبر لی ہو یا نہ لی ہو، مگر باپ کے بعد ولایت دادا کو حاصل ہے، کیونکہ دادا کو باپ کا قائم مقام بنایا گیا ہے۔

سوال: نابالغہ بیوہ کا نکاح اس کی ساس نے کر دیا اور بیوہ کی ماں نے رد کر دیا، تو اس نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت نہ کسی کا نکاح کر سکتی ہے اور کسی نکاح کو رد کر سکتی ہے، لہٰذا جب ساس کا کیا گیا نکاح منعقد ہی نہ ہوا، تو ماں کے رد کرنے کا کیا معنی؟ کیونکہ عورت کو حق ولایت حاصل نہیں ہے۔ اور نکاح کرنے یا رد کرنے کا اختیار ولی کو ہی حاصل ہے۔

سوال: جب نکاح خواں کو معلوم ہو کہ لڑکی اس نکاح پر راضی نہیں ہے، تو کیا وہ نکاح پڑھا سکتا ہے؟

جواب: اگر نکاح خواں کو یقین ہو کہ لڑکی اس نکاح پر راضی نہیں ہے اور اس سے زبردستی نکاح کیا جا رہا ہے، تو اسے یہ نکاح نہیں پڑھانا چاہیے، بلکہ ولی یا لڑکی میں سے جو غلطی پر ہو اسے سمجھانا چاہیے۔

سوال: دادا کبرسنی کی وجہ سے صاحب رائے نہیں رہا، کیا لڑکی کا چچا ولی بن سکتا ہے؟

جواب: جب دادا بڑھاپے کی وجہ سے اہل رائے نہ رہے، کیونکہ ولایت کا مقصد ہی یہ ہوتا کہ لڑکی کے اچھے برے کا فیصلہ کرے، تو جب دادا میں یہ فیصلہ کرنے کی قوت باقی نہ رہی، تو اس کی ولایت منتقل ہوگئی، لہٰذا اس صورت میں چچا ولی بن سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: نشئی باپ نے لڑکی کا نکاح پیسوں کے عوض غیر کفو میں کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نشئی باپ نکاح کے وقت حالت نشہ میں نہ تھا، تو اس کا کیا گیا نکاح معتبر ہے، البتہ اگر لڑکی اس نکاح پر راضی نہیں، تو وہ نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔

سوال: باپ مرزائی ہے اور لڑکی مسلمان ہو چکی ہے اور نکاح کرنا چاہتی ہے، تو حق ولایت کسے حاصل ہوگا؟

جواب: مرزائی مرتد کافر ہیں، کافر کی ولایت ساقط ہے۔ مسلمان لڑکی کو چاہیے کہ حاکم وقت، جج، یا علاقے کے معتبر عالم کو اپنا ولی مقرر کر کے صحیح العقیدہ مسلمان سے نکاح کر لے۔

سوال: عصبہ رشتہ داروں کی موجودگی میں ماں ولی بن سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت ولی نہیں بن سکتی، خواہ عصبات موجود ہوں یا نہ ہوں۔

سوال: لڑکا لڑکی کا نکاح ہوا، بعد میں لڑکا مرزائی ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مرزائی مرتد کافر ہیں، نکاح ختم ہو جائے گا، لڑکی ایک حیض عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: باپ نے حالت نشہ میں نابالغہ کا نکاح غیر کفو میں کر دیا، تو نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر باپ نے حالت نشہ میں نکاح کیا، تو یہ نکاح نشے کی کیفیت پر منحصر ہے۔ اگر نشہ اس قدر ہے کہ اسے کوئی سوجھ بوجھ نہیں، تو یہ نکاح قائم نہ ہوا، البتہ اگر لڑکی اس نکاح پر راضی نہیں، تو بلوغت کے بعد اسے نکاح فسخ کا اختیار حاصل ہوگا۔

سوال: دادی نے پوتی کی منگنی کر دی، دادی فوت ہو گئی، جب لڑکی بالغ ہوئی، تو اس نے اس جگہ نکاح کرنے سے انکار کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک لڑکی نکاح کے لیے راضی نہ ہو، اس کا نکاح نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا ولی کو چاہیے کہ منگنی ختم کر دے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: باپ نے نابالغہ کا نکاح کیا، بعد میں لڑکی نے بالغ ہونے کا دعویٰ کیا اور کسی دوسرے لڑکے سے نکاح کرلیا، کون سا نکاح صحیح ہوا؟

جواب: نابالغہ کا نکاح اس کا ولی کرسکتا ہے، البتہ بلوغت کے بعد لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہو گا۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں لڑکی کا جو نکاح اس کے باپ نے کیا، وہ صحیح ہے، لڑکی جب تک اس نکاح کو فسخ نہ کرے، دوسرے لڑکے سے نکاح نہیں کرسکتی۔

سوال: خیار بلوغ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر ولی اپنے نابالغ لڑکے یا لڑکی کا بلوغت سے پہلے نکاح کر دے، تو وہ نکاح ہو جاتا ہے، البتہ بلوغت کے بعد لڑکے اور لڑکی کو اس نکاح کو قائم رکھنے یا رد کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے، اسی اختیار کو ''خیار بلوغ'' کہتے ہیں۔

سوال: خیار بلوغ سے نکاح فسخ کیسے کیا جائے گا؟

جواب: اگر لڑکی یا لڑکا بالغ ہونے پر ولی کے کیے گئے نکاح پر راضی نہیں، تو وہ علاقے یا برادری کے سرپنچ، جج یا معتبر عالم کے سامنے اپنے ولی کے کیے گئے نکاح کو رد کر سکتی یا سکتا ہے، تا کہ جس طرح اس کے نکاح پر لوگ گواہ بنے، اسی طرح اس کے نکاح فسخ کرنے پر بھی لوگ گواہ رہیں۔

سوال: کیا معروف عالم کے سامنے رد کیا گیا نکاح فسخ مانا جائے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: جی ہاں۔

سوال: لڑکا لڑکی کا نکاح مجمع عام کے سامنے ہوا، لڑکا پردیس چلا گیا، بعد میں لڑکی نے جج کو درخواست پیش کی کہ اس کا کبھی نکاح نہیں ہوا، تو جج نے وہ نکاح فسخ کر دیا، کیا اس طرح نکاح فسخ ہوسکتا ہے؟

جواب: جب نکاح پر لوگوں کی گواہی موجود ہے، تو یہ نکاح معتبر مانا جائے گا، اسے کوئی جج فسخ نہیں کرسکتا، البتہ اگر لڑکی اس نکاح سے راضی نہیں، تو وہ خلع کے ذریعہ ولی کے کیے گئے نکاح کو فسخ کرسکتی ہے۔

سوال: مسلمان حاکم کے ذریعہ خیار بلوغ میں نکاح فسخ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہوسکتا ہے۔

سوال: کیا پنچائیت کے ذریعہ خیار بلوغ میں نکاح فسخ ہوسکتا ہے؟

جواب: شرعاً تو ہوسکتا ہے، البتہ قانونی طور پر جج سے فسخ کرانا ضروری ہے۔

سوال: غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمان ان کی عدالت کے ذریعے نکاح فسخ کراسکتے ہیں؟

جواب: کراسکتے ہیں۔

سوال: کیا لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: لڑکی اور لڑکے دونوں کو خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے۔

سوال: جو عورت نکاح سے نکلنے کے لیے مرتدہ ہو جائے اور بعد میں مسلمان ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مرتد کی سزا اسلامی قانون میں قتل ہے، اس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے، خواہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

وہ حیلہ کرتے ہوئے ہی مرتدہ ہو۔ البتہ اگر تائب ہو جائے، تو اس کا اسلام معتبر ہے۔

سوال: اگر بلوغت سے پہلے وطی ہو گئی، تو کیا خیار بلوغ حاصل ہو گا؟

جواب: بلوغت کے فوراً بعد خیار بلوغ حاصل ہو گا، اگر اس کے بعد بھی وطی کر لی، تو خیار بلوغ حاصل نہ ہو گا۔

سوال: نابالغ لڑکے سے بالغ لڑکی کا نکاح ہوا، تو کیا وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے؟

جواب: اسے نکاح رد کرنے کا اختیار ہے۔

سوال: چچا نے بھتیجی کا نکاح کیا، اس وقت باپ پاگل تھا، بعد میں باپ تندرست ہو گیا، کیا وہ نکاح رد کر سکتا ہے؟

جواب: جب باپ پاگل تھا، تو ولایت منتقل ہو کر چچا کے پاس آ گئی اور اس نے نکاح کر دیا، تو نکاح درست ہو گیا، اب باپ کے تندرست ہونے کے بعد اگرچہ ولایت باپ کو حاصل ہو چکی ہے، مگر وہ چچا کے کیے گئے نکاح کو رد نہیں کر سکتا، کیونکہ چچا کو اس وقت مکمل ولایت حاصل تھی۔

سوال: جس نے بلوغت کے بعد ایک بار بھی نکاح قبول کر لیا، تو بعد میں اسے خیار بلوغ حاصل ہو گا یا نہیں؟

جواب: ایک بار قبول کرنے کے بعد دوبارہ خیار بلوغ حاصل نہ ہو گا۔

سوال: ماں نے نابالغہ کا نکاح کیا، کیا بلوغت کے بعد فسخ کر سکتی ہے؟

جواب: عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، یہ اختیار صرف مردوں کے پاس ہے۔ لہٰذا ماں کا کیا گیا نکاح منعقد ہی نہ ہوا، تو بلوغت کے بعد اسے فسخ کرنے کا کیا معنیٰ؟ لڑکی بغیر فسخ کیے ولی کی اجازت سے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: دادا نے نکاح کیا، بلوغت سے پہلے لڑکی شوہر کے پاس بھی رہی، کیا بلوغت کے بعد نکاح کو فسخ کر سکتی ہے؟

جواب: جس لڑکے یا لڑکی کا نکاح بلوغت سے پہلے ہو، تو اسے بلوغت کے بعد خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے، خواہ بلوغت سے پہلے خلوت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

سوال: کیا نکاح فسخ کرانے کے لیے بھی وہی شخص چاہیے، جس نے نکاح پڑھایا تھا یا کسی کے ذریعے بھی فسخ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نکاح پڑھانے والا ضروری نہیں، کسی بھی معتبر شخص کے ذریعہ خیار بلوغ میں نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے۔

سوال: فسخ نکاح میں زوجین کا موجود ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: میاں اور بیوی دونوں کا موجود ہونا ضروری نہیں۔ ایک کے فسخ کرانے سے بھی نکاح فسخ ہو جائے گا۔

سوال: ماں نے نکاح کر دیا، کیا بیٹی اسے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: اگر بلوغت کے بعد بھی لڑکی کچھ عرصہ شوہر کے ساتھ رہی، تو کیا اب اسے خیار بلوغ حاصل ہوگا؟

جواب: اب اسے خیار بلوغ حاصل نہیں ہوگا۔

سوال: ولد الزنا نابالغہ کا نکاح اس کی ماں نے کر دیا، کیا بلوغت کے بعد اسے خیار بلوغ حاصل ہے؟

جواب: عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی، اس لیے جب نکاح ہی نہیں ہوا، تو خیار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلوغ کا کیا معنی؟

سوال: رافضی نے خود کو سنی ظاہر کر کے بالغہ سے نکاح کر لیا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ رافضی ہے، کیا نکاح فسخ ہو سکتا ہے؟

جواب: روافض سے نکاح جائز نہیں۔ یہ نکاح معتبر نہیں۔

سوال: لڑکی کی عمر پندرہ برس ہے، کیا بالغہ شمار ہو گی؟

جواب: پندرہ سال کی لڑکی بالغہ شمار ہو گی، خواہ اس کے علاوہ بلوغت کی کوئی نشانی ظاہر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

سوال: بلوغت میں قمری تاریخوں کا حساب ہو گا یا شمسی؟

جواب: قمری تاریخوں کا۔

سوال: باپ نے اپنی شادی کے لالچ میں اپنی نابالغہ بچی کی شادی کر دی، کیا یہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: لڑکی کو بلوغت کے بعد خیار بلوغ حاصل ہو گا۔

سوال: شوہر سے علیحدگی اختیار کرنے کے لیے اگر عورت عیسائی ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر سے جدائی کے لیے بھی عورت مرتدہ ہو جائے، تو نکاح ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ مرتدہ جیسے اسلام سے نکل جاتی ہے، نکاح سے بھی نکل جاتی ہے۔

سوال: ولی کی اجازت کے بغیر کسی غیر نے لڑکی کا نکاح کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر وہ اس نکاح کو قائم رکھے، تو نکاح درست ہے اور اگر رد کر دے، تو نکاح ختم ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: لڑکی کے ولی نے کسی شخص کو بذریعہ خط وکیل بنایا کہ وہ اس کی بچی کا نکاح کسی لڑکے سے کردے، پھر وکیل نے لڑکی کی رضا مندی سے اس کا نکاح اپنے ساتھ کر دیا، تو کیا نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: جب ولی نے وکیل کو مطلق اجازت دی، تو یہ نکاح صحیح ہے۔

سوال: کیا ولی نکاح کی وکالت کسی دوسرے کو سونپ سکتا ہے؟

جواب: ولی کسی دوسرے کو نکاح کا وکیل بنا سکتا ہے۔

سوال: ایک عورت نے مرد سے کہا کہ تم اپنے ساتھ میرا نکاح کرلو، تو اس نے گواہوں کے سامنے نکاح کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح لڑکی کے ولی کی اجازت پر موقوف ہے، جب تک ولی کی اجازت اور رضا مندی نہ ہو، نکاح نہیں ہوتا۔

سوال: اگر بالغ مرد اپنے نکاح کا وکیل اپنے والد کو بنا دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا جائز ہے۔

سوال: عورت نے پانچ ہزار مہر پر نکاح کی اجازت دی، لیکن وکیل نے رقم کم کر دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: وکیل کے لیے ایسا کرنا درست نہیں، البتہ نکاح ہو جائے گا۔

سوال: کیا رشتہ داروں کے علاوہ غیروں میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شریعت نے رشتہ داری کی قید نہیں لگائی۔ مناسب رشتہ جس برادری میں مل جائے، وہاں کر دینا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ اور کئی صحابہ نے اپنی بیٹیوں کی شادیاں دوسرے قبیلوں میں کی ہیں۔ برادری میں کچھ فضیلت نہیں، یہ محض جان پہچان کے لیے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: لڑکا کتنے برس کا ہو، تو بالغ ہو جاتا ہے کہ عورتیں اس سے پردہ کریں؟

جواب: ہر بالغ غیر مرد سے پردہ واجب ہے۔ مردوں میں بلوغت کی تین نشانیاں ہیں؛ ① احتلام ② زیر ناف بال کا اُگنا ③ پندرہ سال عمر

اگر کسی لڑکے میں پہلی دو نشانیاں پندرہ سال سے پہلے ظاہر ہو جائیں، تو وہ بالغ تصور کیا جائے گا، اس کے اعمال لکھے جائیں گے۔ اس سے پردہ واجب ہے۔

سوال: لڑکی کے ولی نے لڑکے والوں سے نکاح کا وعدہ کیا اور تاریخ مقرر کی، مگر نکاح سے پہلے لڑکی اس نکاح پر راضی نہ تھی اور عرض کیا کہ میرا نکاح اس جگہ نہ کیا جائے اور فلاں جگہ کر دیا جائے، تو کیا لڑکی کا ولی لڑکے والوں سے وعدہ توڑ دے یا لڑکی کو مجبور کر کے اسی جگہ اس کا نکاح کرے؟

جواب: لڑکی کے ولی کو چاہیے کہ اگر لڑکی اس جگہ نکاح کرنے پر راضی نہیں، تو اسے راضی کرنے کی کوشش کرے، اگر راضی ہو جائے، تو درست ورنہ لڑکے والوں سے نکاح کا وعدہ توڑ دے اور اچھے الفاظ میں معذرت کر لے، کیونکہ مجبور کر کے اگر لڑکی کی شادی اسی جگہ کر دی، تو لڑکی اس لڑکے سے کبھی راضی نہیں رہ سکے گی اور وہ دونوں اکھٹے رہتے ہوئے بھی جدا رہیں گے، نیز اگر لڑکی نکاح پر راضی نہ ہو، تو نکاح منعقد بھی نہیں ہوتا۔

❁ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے:

”آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔“

(صحیح البخاري: 6945)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: مرد نکاح کا دعویٰ کرتا ہے، جبکہ عورت انکار کرتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک دلائل اور شواہد سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ دونوں کا نکاح ہوا ہے، تب تک لڑکی غیر منکوحہ شمار ہوگی۔ البتہ اگر لڑکی منکوحہ ثابت ہو جائے اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہتی ہو، تو خلع کے ذریعے نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

سوال: عورت اور مرد نکاح کا انکار کرتے ہیں، تیسرا شخص نکاح کی گواہی دیتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب عورت اور مرد دونوں نکاح کا انکار کرتے ہیں، تو ان کی بات ہی معتبر مانی جائے گی۔ تیسری شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں، کیونکہ گواہی اسی وقت ہوتی ہے، جب کوئی دعویٰ کرنے والا ہو، جب مدعی ہی نہیں، تو گواہی کی ضرورت نہیں۔

سوال: کیا طوائفہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: ولی کی اجازت ہر لڑکی یا عورت کے لیے ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، بلکہ باطل ہے۔

سوال: کیا اعلانیہ فاسق سے نکاح درست ہے؟

جواب: اگر کوئی اعلانیہ گناہ کرنے والے سے نکاح کر لے، تو شرعاً وہ نکاح صحیح ہوگا، بشرطیکہ نکاح کی شرائط مکمل ہوں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور: ٢٦)

”خبیث مردوں کے لیے خبیث عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: ہم جنس پرستی کے متعلق اسلام کا نکتہ نظر کیا ہے؟

جواب: اسلام دین فطرت ہے اور اس کے تمام احکام فطرت سے مکمل ہم آہنگ ہیں، وہ انسانیت کو حیوانیت کی ناپاکیوں سے نکال کر روحانی نور عطا کرتا ہے، اسلام ہر ہر معاملے میں ایک جانور اور انسان کے بنیادی فرق کو واضح کرتا ہے، اسی طرح جنسیات کے باب میں بھی مکمل آگہی بخشی گئی ہے۔ اسلام فطری خواہش کی تکمیل کے لئے نکاح کو مشروع قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم نے ایک مومن کی صفات یوں بیان کی ہیں:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ، إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ، فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾(المؤمنون: 5-7، المَعارج: 29-31)

”وہ لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنی خواہشات صرف اپنی بیویوں اور لونڈیوں پر پوری کرتے ہیں، اس ذریعے میں کوئی ملامت کی بات نہیں، لیکن جو اس ذریعے سے آگے نکل کر کوئی طریقہ اختیار کرتے ہیں، تو وہ لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں۔“

فطری خواہش کی تکمیل کی حد مقرر ہوگئی، اپنی بیوی کے پاس آؤ یا اپنی لونڈی سے حظ اٹھاؤ، اس کے سوا کوئی تیسرا رستہ اپنانا منع ہے۔

یعنی یہ دو رستے فطرت سے ہیں اور ان سے سوا جتنے بھی راہ ڈھونڈ لئے گئے ہیں، وہ اللہ کے باغیوں کے اختیار کردہ رستے ہیں، وہ چاہے غیر عورت سے زنا ہو یا ہم جنس پرستی (Homosexuality)، ہر دو طریقے قبیح اور غیر فطری طریقے ہیں۔

اسلام نے جس طرح ایک زانی کے لئے حد مقرر کی ہے، اسی طرح ایک ہم جنس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پرست (Homosexual) پر بھی حد مقرر کی گئی ہے۔

لواطت وہ قبیح فعل ہے، جو اس جہان میں سب سے پہلے قوم لوط میں پایا گیا، اس کی موجد قوم لوط کو کہا گیا ہے، قرآن کریم نے سیدنا لوط علیہ السلام کا مقولہ نقل کیا ہے:

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ﴾(العَنكَبوت: 28)

''لوط علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی برائی کی طرف آتے ہو، جو تم سے پہلے کسی نے انجام نہیں دی۔''

اور اسی گناہ کی پاداش میں ان پر انتہائی دردناک عذاب مسلط کیا گیا، اللہ کے پیغمبر سیدنا لوط علیہ السلام ایک وقت تک ان کو سمجھاتے رہے، تبلیغ کرتے رہے۔

﴿أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ، وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ﴾(الشُّعَراء: 165-166)

''کیا سارے جہانوں میں سے تم مردوں سے خواہش پوری کرتے ہو اور اس رستے کو چھوڑ دیتے ہو، جو اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے، یقیناً تم حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔''

لوگ ان کا ٹھٹھا اڑاتے، مذاق کرتے، اللہ کا پیمبر تڑپتا کہ یہ لوگ اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں، شاید یہ عذاب سے بچ جائیں، وہ عذاب سے ڈراتے، فرماتے:

﴿أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾(العنكبوت : 29)

”تم مردوں کے پاس آتے ہو اور راستہ کاٹتے ہو، اپنی محفلوں میں برے کاموں کا ارتکاب کرتے ہو، تو اس کے جواب میں قوم کہنے لگی: اگر تو سچا ہے، تو اللہ کا عذاب لے آ۔“

﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ، وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ﴾

(الأعراف :81-82)

”تم لوگ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے خواہش پوری کرتے ہو، تم حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو، ہم نے ان پر پتھروں کی بارش کی اور دیکھئے مجرموں کا انجام کار کیا ہوتا ہے؟“

یہ انسان نامی مخلوق جب سرکشی پر آتی ہے، تو پھر اپنے محسنوں کو بھول جاتی ہے، الٹا ان سے مذاق کرتی ہے، انبیا کی باتوں پر ٹھٹھا کرتی ہے، وہ عذاب سے ڈراتے ہیں، یہ عذاب سے نہیں ڈرتے، وہ سمجھاتے ہیں، یہ انہیں تکلیف دیتے ہیں، وہ انہیں جہنم سے بچانا چاہتے ہیں، یہ اپنے ہاتھ چھڑا لیتے ہیں، پیغمبر پیچھے کھڑے کلپتے رہ جاتے ہیں۔

قرآن ایک منظر بیان کرتا ہے:

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ، أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ، فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّنْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ﴾.

(النّمل: 54-58)

”لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اچھے بھلے سمجھدار ہو کر بھی بے حیائی کا کام کرتے ہو، اپنی شہوت عورتوں کی بجائے مردوں سے پوری کرتے ہو، یقیناً تم جہالت برتتے ہو، تو اس کے جواب میں لوط علیہ السلام کی قوم کہنے لگی کہ لوط اور ان کے اہل خانہ کو بستی سے نکال دو، یہ لوگ زیادہ پاکیزہ بنتے ہیں۔ پھر ہم نے لوط علیہ السلام اور ان کے اہل خانہ کو نجات دے دی، ان کی بیوی کو نجات نہیں ملی، کیونکہ اس کے متعلق طے کر دیا گیا تھا کہ یہ پیچھے رہ جائے گی، پھر ہم نے ان پر بارش برسائی، وہ بارش بہت بری ہے، جو ایسی قوم پر برسے، جس کو پہلے اللہ کے عذاب سے متنبہ کیا جا چکا ہو۔“

قوم نے اپنے محسن کے ساتھ جب یہ سلوک کرنے کی ٹھان لی، تو اللہ کی لاٹھی حرکت میں آ گئی، چند فرشتے سیدنا لوط علیہ السلام کے گھر میں خوبصورت اور حسین وجمیل شکل میں متشکل ہو کر آئے، یہ قوم ان پر ہی برائی کے ارادے سے ٹوٹ پڑی، لوط علیہ السلام پریشان ہو جاتے ہیں، کہنے لگے کہ میری قوم! یہ میرے مہمان ہیں، مجھے میرے مہمانوں کے حوالے سے رسوا نہ کیجئے، چونکہ نبی قوم کے لئے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے، سو اسی لئے کہا: تمہاری بیویاں جو میری بیٹیاں ہیں، وہ تمہارے لئے حلال ہیں۔ ان سے اپنی خواہش پوری کر لو:

﴿وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ، قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ﴾(هود: 78-79)

"ان کی قوم ان کی طرف بھاگتی ہوئی آئی، یہ لوگ اس سے قبل بھی برائیاں کرتے آئے تھے، لوط علیہ السلام کہنے لگے کہ میری قوم، یہ میری بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے لئے حلال ہیں، اللہ سے ڈر جاؤ اور میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے شرمندہ نہ کرو، کیا تم میں سے کوئی سمجھدار انسان نہیں ہے، وہ کہنے لگے کہ ہمیں آپ کی بیٹیوں سے کچھ غرض نہیں ہے، آپ اچھی طرح سے جانتے ہو کہ ہم چاہتے کیا ہیں؟"

کبھی فرماتے:

﴿قَالَ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ، لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾(الحجر: 71-72)

"یہ میری بیٹیاں موجود ہیں، اگر تم اپنی خواہش پوری کرنا ہی چاہتے ہو، تو ان سے کرلو، قسم ہے تیری عمر کی! وہ لوگ اپنی مدہوشی میں بھٹکے پھرتے تھے۔"

جب سرکشی حد سے بڑھ گئی اور پیمبر کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا، تو ہاتھ اٹھا دیئے:

﴿قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ﴾(العنکبوت: 30)

"میرے رب! اس فسادی قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما۔"

یہ رات گزری تھی کہ عذاب کا کوڑا آن پڑا

﴿فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ، فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ﴾(الحجر: 73-74)

صبح کی پو پھوٹی تو ایک ہولناک چیخ پڑی، ہم نے اس بستی کو الٹا دیا، اوپری حصہ نیچے کر دیا اور نیچے والا اوپر کر دیا، پھر ان پر پتھروں کی بارش کر دی۔"

اور یوں وہ نشان عبرت بنا دئیے گئے:

﴿وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾(العنکبوت: 35)

"ہم نے باشعور معاشروں کے لئے قوم لوط کو واضح نشانی بنا دیا ہے۔"

احکام الٰہی کا تمسخر اڑانے والوں اور خائن عصمت قوموں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے۔ دنیا میں توہین وتذلیل، ذلت وخسران، زبوں حالی اور پریشانی وپشیمانی ان کا مقدر بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ مَّنْضُودٍ، مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ﴾

(ھود: 82-83)

"جب ہمارا امر آ چکا، تو ہم نے ان کی بستی کو الٹا کر رکھ دیا، اوپر والا حصہ نیچے اور نیچے والا اوپر چلا گیا، پھر ان پر پتھروں کی بارش کر دی، کنکروں والے پتھر، جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان تک لگے ہوئے تھے، اور یہ پتھر ظالموں سے کچھ بعید نہ تھے۔"

اللہ نے اپنے نبی کو سرخرو کیا، ظالمین فاسقین اور مفسدین کا قلع قمع کر دیا گیا:

﴿وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ﴾(الأنبياء: 74)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ہم نے لوط علیہ السلام کو علم و حکمت کی دولت عطا کی اور اس بستی سے نجات دی، جو خبائث کا ارتکاب کرتے تھے، یقیناً وہ لوگ فاسق لوگ تھے۔“

یہ اتنا شنیع جرم ہے کہ اللہ کریم نے اس کے مرتکبین پر پتھروں کا عذاب نازل کیا، ان کی بستی کو الٹا دیا گیا، اور پھر قیامت تک کے لئے ان کو نشانِ عبرت بنا دیا گیا، یقیناً فحاشی اور بدکاری کا ارتکاب وہی لوگ کرتے ہیں، جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہو، ان میں بہیمانہ صفات درآئی ہوں اور شیطان ان پر تسلط کر چکا ہو، اس مکروہ اور خبیث فعل کا ارتکاب بندر اور خنزیر بھی نہیں کرتے، جو کفار کر لیتے ہیں۔

ہم جنس پرستی معاشرے کے لئے ناسور ہے، یہ ایسی درندگی ہے، جو زہر ہلاہل سے زیادہ قاتل ثابت ہوتی ہے۔ یہ انتہائی مہلک غلطی اور نفس کا دھوکہ ہے، جو عزت کے معیار کو تار تار کر دیتا ہے۔ اس خبیثہ سے ہر حقیقت شناس اور سلیم الفطرت انسان کو گھن آتی ہے، دل کالے ہو جاتے ہیں اور یہ انسانی صحت کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے۔ جو قومیں اس عمل میں مبتلا کر دی جائیں، اللہ کی جانب سے سخت گرفت کا شکار ہو جاتی ہیں، ناسپاسی اور نافرمانی کے برے نتائج ان کی حالت سے ظاہر ہوتے ہیں، ان کی اخلاقی زندگی کا معیار انتہائی پست ہونے لگتا ہے، عفت و عصمت کا جوہر گم کر بیٹھتی ہیں اور ہمت و شجاعت ان سے مفقود ہو جاتی ہے۔ امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (۱۸۷ھ) فرمایا کرتے تھے:

لَوْ أَنَّ لُوطِيًّا اغْتَسَلَ بِكُلِّ قَطْرَةٍ مِنَ السَّمَاءِ لَقِيَ اللّٰهَ غَيْرَ طَاهِرٍ .

”ایک لوطی اگر آسمان سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے نہا لے، تو بھی اللہ کو ناپاکی کی حالت میں ملے گا۔“

(ذمّ الهوىٰ لابن الجوزي، ص 208، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لواطت سے رشتوں کا تقدس اور حرمت بھی ختم ہو جاتی ہے، اسی لئے قرآن نے اسے فاحشہ اور خبائث سے تعبیر کیا ہے۔ فاحشہ اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنی حد سے گزر جائے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَّأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾(الأعراف: 33)

''کہہ دیجئے کہ میرے رب نے ظاہری و باطنی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے، اسی طرح گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے، میرے رب نے اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ تم اس کے ساتھ شرک کرنے لگو، جس پر کوئی دلیل نازل نہیں ہوئی ہے، اور اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہنے لگو جن کا تمہیں علم تک نہیں ہے۔''

سوال: جو شخص ہم جنس پرستی کا شکار ہو، اس سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: گو کہ ہم جنس پرستی خبیث عمل ہے، اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے، مگر اس فعل شنیع کے مرتکب سے نکاح ہوسکتا ہے۔ البتہ یہ یاد رہے؛

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور: ٢٦)

''خبیث مردوں کے لیے خبیث عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔''

سوال: ایک چھوٹے خاندان کی عورت نے اپنا نکاح سید زادے سے کر دیا اور ولی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے اجازت طلب نہیں کی، کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح سید سے ہو، یا کسی اور قوم کے فرد سے، ہر حال میں ولی کی اجازت شرط ہے، اگر ولی اجازت نہ دے، تو نکاح باطل ہے۔

سوال: کیا سیدزادی کا نکاح غیر سید سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے، عہد صحابہ وتابعین میں کئی سیدزادیوں کا نکاح غیر سید سے ہوا ہے۔

سوال: کیا اعلانیہ فاسق شریف عورت کا کفو ہے یا نہیں؟

جواب: اعلانیہ فاسق شریف عورت کا کفو نہیں، تا آنکہ وہ تائب ہو جائے۔

سوال: کیا نابالغہ کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہر لڑکی یا عورت کے لیے ولی کی اجازت اور رضامندی شرط ہے، اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

سوال: کیا غیر کفو میں نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر لڑکی اور لڑکا راضی ہوں، تو ہو سکتا ہے۔

سوال: صالح کا نکاح فاسق سے ہو سکتا ہے؟

جواب: ہو سکتا ہے۔

سوال: غیر کفو والے مرد نے دھوکہ دے کر ایک سیدہ سے نکاح کر لیا، کیا حکم ہے؟

جواب: اگر لڑکی راضی نہیں، تو اس نکاح کو رد کر سکتی ہے۔

سوال: حرامی لڑکے سے شریف عورت کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نکاح کی شرائط مکمل ہیں، تو نکاح صحیح ہے۔

سوال: بیوہ بالغہ ولی کی اجازت کے بغیر غیر کفو میں نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: ہر عورت کے لیے ولی کی اجازت شرط ہے، خواہ وہ بیوہ ہو یا باکرہ، بالغہ ہو یا نابالغہ۔ اگر کوئی عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اور ولی اس نکاح پر راضی نہ ہو، تو وہ نکاح باطل ہے، خواہ نکاح کفو میں ہو یا غیر کفو میں۔

سوال: فاسق لڑکے نے خود کو صالح ظاہر کر کے نکاح کیا، بعد میں جب فاسق ہونا معلوم ہوا، تو لڑکی نکاح پر ناراض ہوئی، نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: لڑکے نے جو دھوکہ دیا، اس پر گناہ گار ہوگا، البتہ نکاح ہو چکا ہے، اب اگر لڑکی اس فاسق کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو خلع سے نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

سوال: کیا سید اپنی لڑکی کو غیر سید سے بیاہ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سیدہ لڑکی کا نکاح غیر سید سے صحیح ہے، عہد صحابہ اور تابعین سے اس پر عمل ہوتا آ رہا ہے۔

سوال: کیا سیدزادی کے لیے بھی ولی کی اجازت شرط ہے؟

جواب: لڑکی سیدزادی ہو یا غیر سیدہ، ہر صورت ولی کی اجازت شرط ہے۔

سوال: سیدہ کا نکاح ایک غیر سید سے ہوا، جو خود کو ''شیخ'' بتاتا تھا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ''جولاہا'' ہے، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح ہو چکا ہے۔ اب اگر لڑکی اس لڑکے کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو خلع کے ذریعہ اپنے ولی کے کیے گئے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ محض برادری کی وجہ سے نکاح ختم کرنا جائز نہیں۔

سوال: کیا سیدہ کا نکاح نومسلم لڑکے سے جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: عجمی سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس کا تعلق عرب کے کسی قبیلہ سے نہ ہو، وہ عجمی ہے۔

سوال: کیا عربی النسل عورت کا نکاح عجمی سے ہوسکتا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے، کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لوگو! آپ سب کا رب ایک ہے، آپ سب کا باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہے، خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو کسی سیاہ پر اور کسی سیاہ کو کسی سرخ پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، البتہ صرف تقویٰ کی بنا پر۔''

(مسند الإمام أحمد: 23489، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: کیا کسی عربی النسل عورت کا نکاح لوہار یا نجار سے ہوسکتا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے۔

سوال: کیا ولد الزنا کا نکاح صحیح النسب سے ہوسکتا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے۔

سوال: کیا نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کا ولی غیر کفو میں کر سکتا ہے؟

جواب: اگر ولی غیر کفو میں نکاح کر دے، تو نکاح ہو جائے گا، البتہ لڑکی کو بلوغت کے بعد خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

سوال: کیا قریشی کا نکاح غیر قریشی سے ہوسکتا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بنو اُمیہ میں سے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح یکے بعد دیگرے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی بنو اُمیہ خاندان سے تعلق رکھتی تھیں، آپ رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں اور اُم المومنین بنیں۔

(صحیح مسلم :2501)

سوال: سید اور شیخ ہم کفو ہیں یا نہیں؟

جواب: سید اور شیخ ہم کفو ہیں۔ برادری کی بنا پر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

سوال: بیوہ سیدزادی کا نکاح غیر قریشی سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہوسکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح یکے بعد دیگرے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کیا، جو بنو اُمیہ سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال: مرد نے غیر کفو میں نکاح کر لیا، تو نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب: زوجین راضی ہوں، تو غیر کفو میں نکاح صحیح ہے۔

سوال: پٹھان نے دھوکہ دے کر سیدزادی سے نکاح کر لیا، نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: نکاح ہو چکا ہے، اب اگر سیدزادی پٹھان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو خلع کے ذریعہ نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

سوال: ولی کی رضامندی کے بغیر لڑکی نے غیر کفو میں نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ولی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، خواہ نکاح کفو میں کیا گیا ہو، یا غیر کفو میں۔

سوال: پٹھانی کا نکاح شیخ زادے سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۲)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: خاندانی مسلمان لڑکی کا نکاح نومسلم لڑکے سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ کوئی وجہ کراہت یا ممانعت نہیں ہے۔

سوال: کیا عورت کی حیثیت سے کم مہر پر نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: اگر عورت راضی ہے، تو کم سے کم مہر پر بھی نکاح ہوسکتا ہے۔

سوال: معمار کی لڑکی کا نکاح نجار کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: صالحین کی نابالغہ لڑکی کا نکاح ہوا، بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکے والے صوم وصلاۃ کے پابند نہیں، اب نہ لڑکی رخصت ہونا چاہتی ہے اور نہ گھر والے بھیجنے پر راضی ہیں، کیا یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح ہو چکا ہے، البتہ لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوگا، وہ بلوغت کے بعد یہ نکاح فسخ کرسکتی ہے۔

سوال: لڑکے نے غلط نسب بتا کر شادی کی، کیا نکاح فسخ ہوسکتا ہے؟

جواب: نکاح کی شرائط مکمل ہیں، تو نکاح ہو چکا ہے، اب اگر لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو خلع کے ذریعے نکاح فسخ کرسکتی ہے، البتہ صرف برادری کی بنا پر خلع لینا یا طلاق کا مطالبہ کرنا درست نہیں، کیونکہ فضیلت کا معیار اعلیٰ نسب نہیں، بلکہ تقویٰ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾(الحجرات : ۱۳)

''اور ہم نے تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے، تاکہ تم باہم جان پہچان کر سکو، البتہ تم میں اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہی ہے، جو زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور خبردار ہے۔''

سوال: ہاشمی اور بنی فاطمہ ہم کفو ہیں یا نہیں؟

جواب: ہم کفو ہیں۔

سوال: اعلیٰ نسب کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ نسب کے لڑکے سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہوسکتا ہے۔نسب کی بنا پر کوئی افضل نہیں، افضلیت تقویٰ کی بنا پر ہے۔

سوال: زنا کا پیشہ کرنے والے مرد سے تیلی کی لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: برے لوگوں سے برے لوگ ناطہ جوڑتے ہیں۔ البتہ زنا کا پیشہ کرنے والے سے تیلی کی لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور : ۲۶)

''خبیث مردوں کے لیے خبیث عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔''

سوال: جاہل کسان عالم لڑکی کا ہم کفو ہے یا نہیں؟

جواب: ہم کفو نہیں ہے، البتہ اگر دونوں نکاح پر راضی ہوں، تو نکاح ہوسکتا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال: اہل بدعت کے ساتھ لڑکی کا بیاہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: ہر ولی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے ایسا رشتہ ڈھونڈے، جو اس کے لیے دنیوی واُخروی فلاح کا باعث ہو۔ اگر ایک باپ اپنی بیٹی کی اچھی تربیت کرے اور اس کو اچھے گھر میں بیاہ دے، تو یہی بیٹی اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائے گی اور اگر باپ نے بیٹی کی تربیت کے حوالے سے اپنی ذمہ داری ادا نہ کی اور اس کی ایسی جگہ شادی کر دی، جو اس کے دین کی خرابی کا باعث بنی، تو یہی ذمہ داری باپ کے لیے وبال بن سکتی ہے۔

اہل بدعت دین کے دشمن ہیں، ان کے ساتھ بیٹی کا بیاہ کرنا بیٹی کی عاقبت کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے، نیز اہل بدعت کو بیٹی دینا ان کی تکریم ہے، جو کہ جائز نہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ .

”جس نے بدعتی کی تعظیم کی، اس نے انہدام اسلام پر معاونت کی۔“

(الشّريعة للآجرّي : 2040، تاريخ ابن عساكر : 456/26، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: شریف عورت نومسلم مرد کی کفو ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی کافر دل وجان سے اسلام قبول کر چکا ہے اور اسلام کی احکام ونواہی کا پابند ہو چکا ہے، تو وہ شریف عورت کا کفو بن سکتا ہے۔

سوال: پٹھان عورت کا نکاح راجپوت مسلمان سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہوسکتا ہے۔

سوال: ایک مرد اور ایک عورت نے اسلام قبول کیا، کیا وہ دونوں ہم کفو ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: پڑھی لکھی عورت کا جاہل مرد سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں راضی ہیں، تو ہوسکتا ہے۔

سوال: افغان کا نکاح کمبوہ سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے، قوموں اور برادریوں کے اعتبار سے کسی کو فوقیت حاصل نہیں، فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لوگو! آپ سب کا رب ایک ہے، آپ سب کا باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہے، خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو کسی سیاہ پر اور کسی سیاہ کو کسی سرخ پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، البتہ صرف تقویٰ کی بنا پر۔''

(مسند الإمام أحمد: 23489، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: قومیت اور ولدیت بدل کر نکاح کیا، منعقد ہوا یا نہیں؟

جواب: لڑکا لڑکی اور اس کے ولی کی اجازت پر موقوف ہے۔

سوال: لڑکی نے نابالغی کی عمر میں نکاح کی اجازت دی اور رضا مندی کا اظہار کیا، بالغ ہوئی، تو نامنظور کیا، کیا حکم ہے؟

جواب: نابالغی میں نکاح ہوسکتا ہے، البتہ لڑکے اور لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوگا، خواہ وہ نابالغی کی عمر میں نکاح کو منظور بھی کر چکے ہوں۔ ہر صورت انہیں بلوغت کے بعد نکاح قائم رکھنے یا رد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

سوال: نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکا ناجائز اولاد ہے، نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

جواب: لڑکی کی رضا مندی پر موقوف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سوال): رافضی شوہر سے جو اولاد ہوئی، وہ حلالی ہے یا حرامی؟

(جواب): روافض سے نکاح جائز نہیں۔ اگر لاعلمی میں شیعہ سے نکاح کر دیا، تو اس سے پیدا ہونے والی اولاد حلالی ہے، البتہ علم ہونے پر نکاح ختم کرے۔

(سوال): راجپوت مسلم لڑکی سے ایک فقیر نے دھوکہ دے کر نکاح کیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح صحیح ہے، لڑکی شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو خلع لے کر سکتی ہے۔

(سوال): لڑکے نے نکاح کے وقت دھوکہ دیا کہ فلاں قوم سے ہوں، نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ اس قوم سے نہیں ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح ہو چکا ہے، لڑکی کو خلع کا اختیار ہے۔

(سوال): کیا سیدزادی کا نکاح نومسلم حجام سے ہو سکتا ہے؟

(جواب): لڑکی لڑکا راضی ہیں، تو ہو سکتا ہے۔

(سوال): کیا نکاح کے وقت مرد کی خاموشی رضا مندی ہے یا نہیں؟

(جواب): مرد کی خاموشی اس کی رضا مندی شمار نہیں ہوتی۔ یہ صرف باکرہ عورت کے لیے ہے، کہ اس کی شرم وحیا کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عورتوں سے ان کے جسموں (شادی) کے متعلق اجازت یا مشورہ لیا کریں۔

پوچھا گیا: کنواری لڑکی تو شرما کے چپ کر جاتی ہے۔ فرمایا: اس کی خاموشی اجازت ہی ہے۔“

(صحيح البخاري: 6949، صحيح مسلم: 1420)

(سوال): اگر میاں بیوی لاعلمی میں دو ماہ تک غیر فطری مجامعت کرتے رہیں، تو کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حکم ہے؟

(جواب): علم ہو جانے کے بعد غیر فطری مجامعت کرنا جائز نہیں، جب تک علم نہ تھا، معافی ہے۔ البتہ اس سے نکاح پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔

اللہ نے جہاں سے وطی کرنے کا حکم دیا ہے، وہی راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ گرامی ہے:

﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾(البقرة : ٢٢٢)

”جب عورتیں (حیض سے) پاک ہو جائیں تو ان سے اس طرح جماع کرو، جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔“

❀ اس آیت کریمہ کا مفہوم واضح کرتے ہوئے اور اس فعلِ بد کی بیس کے قریب قباحتیں بیان کرتے ہوئے علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

”یہ آیت دو طرح عورتوں سے وطی کی حرمت بیان کرتی ہے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی کھیتی میں جماع کو جائز قرار دیا ہے اور کھیتی بچہ پیدا ہونے کی جگہ ہے، نہ کہ گندگی والی جگہ، فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (البقرة:۲۲۲) (جہاں سے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے) سے مراد یہی کھیتی والی جگہ ہی ہے، نیز فرمایا: ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرة:۲۲۳) (تم اپنی کھیتی کو جہاں سے چاہو، آؤ)، اس آیت سے عورت کی پچھلی جانب سے اس کی اگلی شرمگاہ میں جماع کی دلیل بھی نکلتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جہاں سے چاہو، جماع کرو، یعنی آگے سے یا پیچھے سے۔ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھیتی سے مراد اگلی شرمگاہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عارضی طور پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لاحق ہونے والی گندگی (حیض) کی وجہ سے اگلی شرمگاہ میں جماع کو حرام قرار دیا ہے تو اس سوراخ کے بارے میں کیا خیال ہے، جو مستقل طور پر گندگی کی جگہ ہے، ساتھ ساتھ اس میں جماع کے اور بھی مفاسد ہیں، ان میں ایک انقطاعِ نسل ہے اور دوسرا یہ کہ عورتوں کی پشتوں میں جماع کرنا بچوں کی پشتوں میں جماع (لواطت) کا بڑا سبب ہے۔ اسی طرح جماع میں عورت کا بھی مرد پر حق ہوتا ہے، جو کہ دبر میں جماع کرنے سے ادا نہیں ہوتا، عورت کی خواہش پوری نہیں ہوتی اور اس کا مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح دبر اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئی، بلکہ اس کے لیے فرج بنائی گئی ہے، چنانچہ اس کو چھوڑ کر دبر کی طرف جانے والے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور شریعت سے بغاوت کرنے والے ہیں۔ یہ مرد کے لیے بھی نقصان دہ ہے، اسی لیے عقل مند اطباء اور فلاسفہ وغیرہم اس سے منع کرتے ہیں، کیونکہ فرج میں بہنے والے پانی کو جذب کرنے اور مرد کو راحت دینے کی صلاحیت ہوتی ہے، جبکہ دبر میں جماع کرنا پانی کو جذب کرنے پر مدد نہیں دیتا اور طبعی امر کی مخالفت کی وجہ سے پانی مکمل طور پر خارج نہیں ہوتا۔ یہ ایک اور طرح سے بھی نقصان دہ ہے کہ اس میں خلاف طبع حرکات کرنا پڑتی ہیں، جو کہ تھکا دینے والی ہوتی ہیں۔ اسی طرح دبر گندگی اور نجاست کی جگہ ہوتی ہے، اس کی طرف آدمی متوجہ ہوتا اور اس کو استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح یہ عورت کے لیے بھی سخت نقصان دہ ہے، کیونکہ یہ طبع کے بہت خلاف اور منافرت والا کام ہے۔ اسی طرح یہ کام غم و دکھ اور فاعل و مفعول سے نفرت کا باعث بنتا ہے۔ یہ کام چہرے کو سیاہ کرتا ہے، سینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اندھیرا اور دل کا نور ختم کرتا ہے۔اس سے چہرے پر سراسیمگی چھا جاتی ہے اور وہ واضح نشانی بن جاتی ہے ، جسے ادنیٰ سی فراست والا شخص بھی پہچان سکتا ہے ۔ اسی طرح یہ کام ضروری طور پر فاعل ومفعول کے درمیان نفرت ،سخت عداوت اور قطع تعلقی کا سبب بنتا ہے ۔اسی طرح یہ فاعل اور مفعول کی حالت اتنی خراب کردیتا ہے کہ اس کی اصلاح ممکن نہیں رہتی ، الا یہ کہ سچی توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال ہوجائے ۔ یہ فعل فاعل ومفعول دونوں سے خوبصورتی کو ختم کردیتا ہے اور انہیں بدصورت بنا دیتا ہے، جیسا کہ ان کی باہم محبت نفرت وعداوت میں بدل جاتی ہے۔اسی طرح یہ کام نعمتوں کے چھن جانے اور مصیبتوں کے چھا جانے کا بڑا سبب ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی لعنت،اس کی ناراضی ،اس کے اعراض اور بنظر رحمت نہ دیکھنے کا سبب بنتا ہے ۔اس کے بعد ایسا شخص کس خیر کی امید کرے گا اور کس شر سے محفوظ ہوسکے گا، جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہو، وہ اس سے اعراض کرلے اور اس کو بنظر رحمت نہ دیکھے،اس کی زندگی کیسی ہوگی ؟ اسی طرح یہ کرتوت حیا کو مکمل طور پر خاتمہ کردیتا ہے اور حیا ہی دلوں کی حیات ہے، جب دل اسے گم کر بیٹھے تو غلط کو درست اور درست کو غلط سمجھنے لگتا ہے، اس وقت خرابی اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے۔اسی طرح یہ کام طبیعتوں کو اس طریقے سے پھیر دیتا ہے ،جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تخلیق کی ہے ۔ یہ الٹی طبع ہے طبع الٹ جائے تو دل اور طور طریقہ بھی الٹ جاتا ہے۔تب وہ برے اعمال وحالات کو اچھا خیال کرتا ہے اور اس کی حالت ،عمل اور کلام بلا اختیار خراب ہوجاتی ہے ۔فعل بد ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بے غیرتی اور جرأت پیدا کرتا ہے، جو کسی اور کام سے پیدا نہیں ہوتی۔ نیز اس سے وہ رسوائی، ذلت اور حقارت پیدا ہوتی ہے، جو کسی اور کام سے نہیں ہوتی۔ یہ بندے کو غصے اور کینے کا لباس پہنا دیتی ہے اور لوگ اس کو ذلیل وحقیر سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ مشاہدات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نبی پر درود وسلام کرے، جس کی اتباع و پیروی میں دنیا و آخرت کی سعادت ہے اور جس کی مخالفت و نافرمانی میں دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔''

(زاد المَعاد : 4/257)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣)

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں کو جیسے چاہو، آؤ۔''

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَالَتِ الْيَهُودُ : إِنَّمَا يَكُونُ الْحَوَلُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ خَلْفِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرة : ٢٢٣) مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ خَلْفِهَا وَلَا يَأْتِيهَا إِلَّا فِي الْمَأْتَى .

''یہود کا خیال تھا کہ بیوی کی پچھلی جانب سے وطی کرنے سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (البقرۃ:۲۲۳) مرد، عورت سے اگلی اور پچھلی دونوں جانب سے جماع کر سکتا ہے، لیکن جماع ہو گا صرف اگلی شرمگاہ میں۔''

(صحيح ابن حبان : ٤١٩٧، وسندهٗ صحيحٌ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نیز دیکھیں (صحیح مسلم: ۱۴۳۵)

❁ عکرمہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنَّمَا هُوَ الْفَرْجُ . ''اس سے مراد اگلی شرمگاہ ہی ہے۔''

(سنن الدّارمي : ١١٦٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

يَأْتِيهَا كَيْفَ شَاءَ، قَائِمٌ وَقَاعِدٌ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ، يَأْتِيهَا مَا لَمْ يَكُنْ فِي دُبُرِهَا .

''مرد اپنی عورت سے کھڑے، بیٹھے اور ہر حالت میں جماع کرسکتا ہے، لیکن پچھلی شرمگاہ میں نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٢٨/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہودی مسلمانوں کو ستانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے، کہتے کہ اے اصحاب محمد! اللہ کی قسم! تمہارے لیے عورتوں سے جماع کی صرف ایک صورت جائز ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرۃ: ۲۲۳)۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں اور ان کی ضرورت کے درمیان آڑ ختم کر دی۔''

(سنن الدّارمي : ١١٦٥، وسندهٗ صحيحٌ)

یہودیوں کا کہنا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے پیچھے سے اس کا اگلا حصہ استعمال کرے، تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنے نظریے کے مطابق صحابہ کرام کو طعنے دیتے، تو اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر یہودیوں کا ردّ کر دیا کہ جیسے چاہو اپنی بیویوں کے پاس آؤ، لیکن اس حصہ کو استعمال کرنا ہے، جس سے بچے کی ولادت ہوتی ہے۔

اس آیت کی یہی تفسیر مرہ بن شراحیل ہمدانی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٣٠/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: عورت کا نکاح غیر کفو میں کب درست ہے؟

جواب: جب وہ غیر کفو میں نکاح پر راضی ہو۔

سوال: اگر اعلیٰ قوم کی بالغہ لڑکی اپنا نکاح ولی کی اجازت سے ادنیٰ قوم کے لڑکے سے کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ ولی راضی ہے، تو یہ نکاح درست ہے۔

سوال: کیا بالغہ سیدزادی کا نکاح ولی کی اجازت سے غیر کفو میں جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: تقیہ کیا ہے؟

جواب: تقیہ شیعہ مذہب کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ شیعہ تقیہ کو ضروریات دین کا درجہ دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک تقیہ نہ کرنے والا تارک نماز کی مانند ہے۔ تقیہ کے ذریعہ یہ لوگ اپنے باطن میں کفر محض رکھتے ہیں اور اسلام کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ نفاق کی بری صورت ہے۔

❀ جعفر صادق رحمہ اللہ (۱۴۸ھ) سے منسوب کیا جاتا ہے:

إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَّا تَقِيَّةَ لَهٗ .

”دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے، جس نے تقیہ نہیں کیا، اس کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دین کا کوئی اعتبار نہیں۔'' (أصول الكافي للكُلَيْني : 2/217)

شیعہ اُصولِ حدیث کے مطابق یہ قول صحیح ہے۔

سوال: اگر رافضی تقیہ کرتے ہوئے خود کو سنی ظاہر کرے اور لڑکی سے نکاح کر لے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: علم ہونے پر لڑکی نکاح کو ختم کر دے، کیونکہ روافض سے نکاح جائز نہیں۔

سوال: کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگانے والے کافر ہیں؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگانے والے کافر ہیں، کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے ثابت ہے۔

❀ عباسی علما کا اجماعی عقیدہ ہے:

مَنْ سَبَّ سَيِّدَتَنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَا حَظَّ لَهٗ فِي الْإِسْلَامِ .

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہا، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔''

(المُنْتَظَم في تاريخ المُلُوك والأُمَم لابن الجَوزي : 15/281، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ علامہ ابو اسحاق شیرازی رحمہ اللہ (۴۷۶ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى عُمُومِ آيَةِ الْقَذْفِ وَإِنْ كَانَتْ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَاصَّةً .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تہمت والی آیت عام ہے، گو کہ خصوصی طور پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہی نازل ہوئی ہے۔''

(التّبصرة في أصول الفقه، ص 146)

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا﴾(النّور : ١٧) سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، کیوں کہ مثلیت تب ہی ہوگی جب کسی کے بارے میں اسی طرح کی بات کی گئی ہو یا وہ ازواج مطہرات کے ہم پلہ ہو۔ کیوں کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت و ناموس اور اہل بیت کے حوالے سے ایذا و تکلیف ہوتی ہے اور یہ کفریہ حرکت ہے۔“

(تفسير القرطبي : 205/12)

❁ قاضی ابو یعلی حنبلی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ كَفَرَ بِلَا خِلَافٍ .

”جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہی تہمت لگائی، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو اس کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔“

(الصّارم المَسلول لابن تيمية، ص 566)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ حَكَى الْإِجْمَاعَ عَلَى هٰذَا غَيْرُ وَاحِدٍ وَصَرَّحَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِهٰذَا الْحُكْمِ .

”اس پر کئی اہل علم نے اجماع نقل کیا ہے اور بے شمار ائمہ نے اس حکم کی صراحت بھی کی ہے۔“

(الصَّارم المَسلول على شاتِمِ الرّسول، ص 566)

سوال: صالح لڑکی کا فاسق لڑکے سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: ولی کی ذمہ داری ہے کہ صالح لڑکے کا رشتہ تلاش کرے، نیک لڑکی کا فاسق

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے نکاح نہیں کرنا چاہیے، یہ ہم کفو نہیں ہے۔

البتہ اگر لڑکی راضی ہو اور فاسق سے بیاہ دی جائے، تو شرعاً نکاح ہو جائے گا۔

سوال: کیا شوہر دیدہ لڑکی کنوارے لڑکے کی ہم کفو ہے؟

جواب: ہم کفو ہے۔

سوال: بیوی کو مہر ادا نہیں کیا تھا کہ وہ وفات پا گئی، اب مہر کی رقم کسے ملے گی؟

جواب: مہر کی رقم بیوی کے ورثا میں تقسیم ہو جائے گی۔

سوال: بیوی کا مہر پیسوں کی صورت میں مقرر کیا، مگر بعد میں مکان بطور مہر دیا، کیا مہر ادا ہوا یا نہیں؟

جواب: بیوی راضی ہے، تو مہر ادا ہو گیا، بشرطیکہ مکان کم از کم مہر کی رقم کے برابر ہو۔

سوال: ایک شخص نے مہر معجّل پر نکاح کیا، مگر چار سال تک مہر ادا نہ کیا، تو کیا اسے حق زوجیت کا اختیار ہے یا نہیں؟

جواب: بیوی کو اعتراض نہ ہو، تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: لڑکی نکاح کے بعد شوہر سے تب تک خلوت اختیار کرنے سے انکار کرتی ہے، جب تک وہ اس کا مہر نہیں دے دیتا، کیا بیوی ایسا کر سکتی ہے؟

جواب: کر سکتی ہے، کیونکہ مہر اس کا حق ہے، اپنا حق وصول کیے بغیر حق زوجیت کی اجازت نہیں دینا چاہتی، تو اسے اختیار ہے۔

سوال: اگر عورت شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے، نکاح میں اس کا مہر مؤجل طے ہوا تھا، تو کیا وہ شوہر سے مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں، جبکہ عورت نے خلع نہیں لیا؟

جواب: اگر عورت مدخولہ ہے، تو طلاق کی صورت میں شوہر پر پورا مہر واجب ہو گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اور اگر غیر مدخولہ ہے، تو نصف مہر ادا کرنا ضروری ہے۔

❁ مدخولہ کو مہر میں خزانہ بھی دیا ہو، تو طلاق کی صورت میں اس سے وہ خزانہ لینا بھی جائز نہیں، یہ ظلم اور زیادتی ہے۔ (سورت نساء: ۲۰)

❁ غیر مدخولہ کے مہر کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾ (البقرة: ۲۳۷)

”تم نے خلوت سے پہلے ہی طلاق دے دی اور اس کا مہر بھی مقرر کیا تھا، تو مقررہ مہر کا نصف ادا کرنا ضروری ہے۔“

سوال: مہر معجّل اور مؤجل میں کیا فرق ہے؟

جواب: اگر مہر نکاح کے وقت ہی ادا کر دیا جائے، تو اسے معجّل کہتے ہیں اور جو مہر نکاح کے موقع پر ادا نہ کیا جائے، بلکہ بعد میں ادا کرنے کا وعدہ کیا جائے، تو اسے مہر مؤجل یا غیر معجّل کہتے ہیں۔

سوال: مہر کی ادائیگی کس کس طرح ہو سکتی ہے؟

جواب: نکاح کے لیے مہر ضروری ہے، جس کی ادائیگی تین طرح ہو سکتی ہیں: ① مہر کی مقدار طے کر لی جائے اور معجّل ادا کر دیا جائے۔ ② مقدار مہر مقرر کر کے مؤجل ادا کیا جائے۔ ③ مہر کی مقدار مقرر نہ کی جائے، لیکن مؤجل مہر مثل ادا کر دیا جائے۔

سوال: کیا مہر کی آدھی رقم معجّل اور آدھی مؤجل کی جا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: نکاح کے وقت جس عورت کے مہر کی مقدار مقرر نہیں کی گئی، تو شوہر کو کتنا مہر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دینالازم ہوگا؟

جواب: اگر شادی کے بعد میاں بیوی باہم مشاورت سے مہر مقرر کر لیں اور بیوی راضی ہو جائے، تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر دونوں کا اختلاف ہو، تو مہر مثل مقرر ہوگا، یعنی لڑکی کے خاندان کی دوسری عورتوں میں جتنا مہر معروف ہے، اتنا ادا کیا جائے گا۔

سوال: اگر بیوی شوہر کو مہر معاف کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: حق مہر کی شرعی مقدار کتنی ہے؟

جواب: حق مہر کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کوئی حد متعین نہیں۔ تاہم مہر میں اعتدال اور میانہ روی بہتر ہے۔ فریقین باہمی رضامندی سے جو طے کر لیں، وہ کم ہو یا زیادہ، درست اور جائز ہے۔ قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے عمل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حق مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں۔ خود نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کے لیے پانچ سو درہم مہر مقرر فرمایا۔ (صحیح مسلم: 1426) لونڈی کی آزادی کو بھی حق مہر بنانا ثابت ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا .

”رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنا دیا۔“

(صحيح البخاري: 5086، صحيح مسلم: 1365)

ثابت ہوا کہ کسی کام اور عمل کو بھی حق مہر بنایا جا سکتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ابوطلحہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا، تو انہوں نے فرمایا: ابوطلحہ! آپ جیسے شخص کو رد نہیں کیا جاتا، لیکن آپ کافر ہیں اور میں مسلمان عورت ہوں۔ میرے لیے آپ سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اگر آپ مسلمان ہو جائیں، تو یہی میرا حق مہر ہوگا، اس سے زائد میں کچھ نہیں مانگوں گی۔ ابوطلحہ مسلمان ہو گئے، یوں یہی (ان کا مسلمان ہونا) سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حق مہر بن گیا۔ ثابت کہتے ہیں: میں نے کسی عورت کا اتنا قیمتی مہر نہیں سنا، جتنا قیمتی مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تھا، یعنی ان کو حق مہر میں اسلام ملا تھا۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ازدواجی تعلقات قائم کیے، تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر بچہ پیدا ہوا۔''

(سنن النّسائي: 3341، وسندهٗ حسنٌ)

اس روایت کو امام ابن حبان (۷۱۸۷) اور حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ (المختارہ: ۴۲۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

(فتح الباري: 115/9)

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے حق مہر کے بارے میں فرمایا:

اِلْتَمِسْ، وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ.

''تلاش کیجئے، اگرچہ لوہے کی کوئی انگوٹھی ہی مل جائے۔''

(صحيح البخاري: 5121، صحيح مسلم: 1425)

حق مہر کی کم از کم کوئی مقدار مقرر نہیں۔ باہمی رضا مندی سے جو بھی چیز حق مہر میں مقرر کر لی جائے، اس کے بدلے نکاح درست اور جائز ہے۔ بعض لوگ دس درہم کم سے کم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حق مہر کی شرعی مقدار بتاتے ہیں، مگر اس میں کوئی صحیح دلیل موجود نہیں، اس بارے میں مروی تمام روایات ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

لَا نَعْلَمُ حُجَّةً تُثْبِتُ صَدَاقًا مَّعْلُومًا، لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ.

''ہمیں ایسی کوئی دلیل معلوم نہیں، جو مہر طے کرتی ہو، کہ اس مقدار کے علاوہ مہر جائز نہ ہو۔''

(الإشراف علی مذاهب العلماء: 36/1)

سوال: کیا حق مہر کی مقدار طے کیے بغیر نکاح صحیح ہے؟

جواب: بوقت نکاح حق مہر کی مقدار مقرر نہ کی جائے اور بعد میں دیا جائے، اسے نکاح تفویض کہتے ہیں، یہ بالا جماع جائز ہے۔ اس صورت میں مہر مثل ادا کرنا ہوگا۔ مہر مثل سے مراد وہ مہر ہے، جو دلہن کی بہنوں اور دادھیالی خاندان کی عورتوں کو دیا گیا ہو۔

سوال: اگر شوہر نکاح کے بعد مہر کی مقدار بڑھا دے، تو کیا عورت کے لیے وہ زائد مقدار لینا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: نکاح کے وقت مہر کی مقدار مقرر نہیں ہوئی تھی، تو کیا طلاق کی صورت میں عورت مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

جواب: اس صورت میں عورت حق مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے اور شوہر پر مہر مثل ادا کرنا لازم ہوگا۔

سوال: ایک عورت کا نکاح ہوا، شوہر نے ابھی مہر ادا نہیں کیا کہ طلاق ہوگئی، عدت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد عورت نے دوسری شادی کرلی، اس سے بھی طلاق ہوگئی، اب عدت کے بعد تیسری شادی کرلی، پہلے دونوں شوہروں نے مہر ادا نہیں کیا، کیا تیسری شادی کے بعد بھی پہلے دونوں شوہروں سے حق مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

جواب: اگر نکاح کے دوران عورت کو شوہر نے مہر ادا نہیں کیا، تو وہ طلاق کے بعد بھی مطالبہ کرسکتی ہے، خواہ عورت آگے شادی کر چکی ہو یا ابھی نہ کی ہو۔

سوال: شوہر کی جائیداد میں تصرف کرنے یا ترکہ لینے سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: کسی بھی صورت میں حق مہر ساقط نہیں ہوتا۔

سوال: شوہر مہر ادا کیے بغیر فوت ہوگیا، کیا عورت مہر لی سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں، مہر شوہر کے ترکہ سے ادا کیا جائے گا۔

سوال: کیا زندگی بھر عورت کا مہر ادا نہ کرنا گناہ ہے؟

جواب: مہر عورت کا حق ہے، اگر شوہر اس کی ادائیگی نہ کرے، تو وہ گناہ گار ہوگا، الا کہ عورت اپنا حق معاف کردے۔

سوال: اگر عورت ایک بار مہر معاف کردے، تو کیا دوبارہ مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

جواب: دوبارہ مطالبہ نہیں کرسکتی۔

سوال: عورت نے مرتے وقت مہر معاف کردیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مہر معاف ہوگیا، اب شوہر کے ذمہ مہر کی ادائیگی نہیں ہے۔

سوال: کیا حق مہر کے بغیر نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: نکاح میں حق مہر واجب ہے۔ اس کے بغیر نکاح نہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾(النّساء : ٤)

''عورتوں کو ان کے مہر بخوشی ادا کرو۔''

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) لکھتے ہیں:

هٰذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلٰى وُجُوبِ الصَّدَاقِ لِلْمَرْأَةِ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ وَلَا خِلَافَ فِيهِ .

''یہ آیت دلیل ہے کہ عورت کو مہر دینا واجب ہے۔ یہ اجماعی و اتفاقی مسئلہ ہے، اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(تفسير القرطبي : 24/5)

سوال: نکاح کے وقت جو زیورات لڑکے والوں نے لڑکی کو دیے تھے، کیا طلاق کے بعد وہ زیورات لینے کے مجاز ہیں؟

جواب: شادی کے موقع پر لڑکے والے زیورات، کپڑوں وغیرہ کی صورت میں کچھ سامان لڑکی کو دیتے ہیں، اسے عرف میں ''بری'' کہتے ہیں۔ طلاق کی صورت میں اگر شوہر ان کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے، تو دیکھا جائے گا کہ اگر نکاح کے وقت ایسی کوئی شرط عائد کی گئی تھی کہ طلاق کی صورت میں عورت ان کو واپس کرنے کی مجاز ہوگی، تو شوہر واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے اور لڑکی کے لیے اس شرط کے مطابق ''بری'' کو واپس کرنا ضروری ہے۔

اگر ایسی کوئی شرط عائد نہیں کی گئی، تو یہ ''بری'' شوہر کی طرف سے ہبہ اور تحفہ ہے۔ اور باپ کے علاوہ کوئی شخص ہبہ شدہ چیز کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ لہٰذا عورت اس ''بری'' کی مالکہ ہے، شوہر اس سے واپس لینے کا مجاز نہیں۔

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۳)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کسی کی منکوحہ نے خود کو مطلقہ بتا کر ایک لڑکے سے نکاح کیا، اس نے خلوت بھی اختیار کر لی، کیا مہر واجب ہو گا؟

جواب: یہ نکاح باطل ہے اور باطل نکاح میں بھی مہر واجب ہوتا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا۔“

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: عدت میں جو نکاح ہوا، کیا اس پر مہر واجب ہوگا؟

جواب: اگرچہ عدت میں نکاح نہیں ہوتا، البتہ اگر عدت میں نکاح کر کے خلوت اختیار کرلی، تو مہر واجب ہوگا، کیونکہ باطل نکاح میں اگر مجامعت کر لی، تو مہر لازم ہو جاتا ہے۔

سوال: ایک عورت سے نکاح کیا، مہر بھی ادا کر دیا، خلوت کے وقت عورت خنثیٰ مشکل نکلی، تو کیا شوہر مہر واپس لے سکتا ہے؟

جواب: خنثیٰ مشکل سے نکاح نہیں ہوتا، تو جب مقاربت اختیار نہیں کی، تو مہر بھی واجب نہ ہوا۔

سوال: ایک قریب المرگ نے مہر کے طور پر بیوی کے نام کچھ جائیداد منتقل کر دی، جس کی مالیت مہر کی مقدار سے زائد تھی، کیا حکم ہے؟

جواب: جتنی جائیداد مہر کی مقدار سے زائد ہے، وہ وصیت کے حکم میں ہے اور ورثا کے لیے وصیت جائز نہیں۔ لہٰذا مہر کی مالیت سے زائد جائیداد کی بیوی مالکہ نہیں ہے۔

سوال: عورت کا خاوند وفات پا گیا، مہر ادا نہیں کیا، عورت مہر کا مطالبہ کس سے کرے؟

جواب: شوہر کے وکیل سے مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے، وہ یہ رقم ترکہ سے ادا کرے گا۔

سوال: مہر کی جو مقدار نکاح کے وقت بتائی گئی، وہ دینا ضروری ہے یا جو خفیہ طور پر رجسٹری کرائی گئی، وہ ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب: مہر کی جو مقدار نکاح کے وقت بتائی گئی، وہ ادا کرنا ضروری ہے، کیونکہ اسی مقدار پر ایجاب وقبول ہوا تھا۔

سوال: نکاح کے وقت مہر معجّل ادا کرنے کا کہا گیا، مگر نکاح کے بعد عرصہ تک مہر ادا نہیں کیا، کیا عورت اپنے ولی کے گھر واپس آ سکتی ہے اور کیا اس وجہ سے شوہر پر مقدمہ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اسے جیل بھیج سکتی ہے؟

جواب: اگر مطالبہ پر شوہر مہر ادا نہیں کرتا، تو بیوی احتجاجاً اپنے والد کے گھر جا سکتی ہے، پھر بھی شوہر مہر ادا کرنے میں ٹال مٹول کرے، تو اسے تعزیزاً جیل بھجوایا جا سکتا ہے۔

سوال: بیوی نے اپنی زندگی میں حق مہر معاف کر دیا، اس کی وفات کے بعد اس کے والدین پھر مہر کا مطالبہ کرتے ہیں، کیا حکم ہے؟

جواب: مہر بیوی کا حق ہے، جب اس نے معاف کر دیا، تو وہ خود بھی دوبارہ مطالبہ نہیں کر سکتی، چہ جائیکہ اس کی وفات کے بعد والدین مطالبہ کریں۔

سوال: اگر عورت نے مہر معاف کر دیا اور پھر انکار کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت نے ایک بار حق مہر معاف کر دیا، تو وہ دوبارہ مطالبہ کی مجاز نہیں۔

سوال: حق مہر کی کل رقم پندرہ ہزار ہے، پانچ ہزار معجّل ادا کر دیا گیا اور باقی مؤجل ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں، البتہ باقی مہر ادا کرنا بھی شوہر پر واجب ہے۔

سوال: نکاح کے وقت لڑکی والے لڑکے والوں سے حق مہر کے علاوہ بھی کچھ مال کا مطالبہ کرتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: شرعاً یہ مطالبہ جائز نہیں۔

سوال: بیوی نافرمان ہے، سمجھانے کے باوجود نہ سمجھی، تو اسے طلاق دے دی، کیا اسے حق مہر دینا واجب ہوگا؟

جواب: نافرمان بیوی سے مجامعت ہوگئی، تو وہ مکمل مہر کی حق دار ہے۔

سوال: تجدید نکاح میں مہر ضروری ہے یا نہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: ضروری ہے۔

سوال: کیا حق مہر کی شرعی مقدار دس درہم ہے؟

جواب: حق مہر کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ مقدار شریعت نے مقرر نہیں کی، فریقین باہمی رضامندی سے جو طے کرلیں، اسے مہر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ کم سے کم دس درہم حق مہر کے متعلق روایات اُصول محدثین کے مطابق پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتیں۔

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا مَهْرَ دُونَ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ .

”دس درہموں سے کم کوئی حق مہر نہیں۔“

(سنن الدّارقطني : 245/3، مسند أبي يعلى الموصلي : 2094، الكامل لابن عدي : 418/6، السّنن الكبرى للبيهقي : 133/7)

یہ جھوٹی روایت ہے۔

① مبشر بن عبید بالاجماع ”متروک وکذاب“ ہے۔

❀ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُهُ أَحَادِيثُ مَوْضُوعَةٌ، كِذْبٌ .

”اس کی بیان کردہ احادیث من گھڑت اور جھوٹی ہیں۔“

(العِلَل ومعرفة الرّجال برواية عبد اللّٰه بن أحمد : 2639)

❀ امام جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُهُ بَوَاطِيلُ . ”اس کی احادیث جھوٹی اور باطل ہیں۔“

(أحوال الرِّجال : 303)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”یہ ثقہ راویوں سے منسوب من گھڑت اور جھوٹی روایات بیان کرتا ہے۔البتہ اس کی حدیث کو بطور تعجب لکھا جا سکتا ہے۔“

(كتاب المَجروحين : 30/3)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ نے ”منکر الحدیث“ کہا ہے۔

(التّاريخ الكبير : 1960)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، يَضَعُ الْحَدِيثَ .

”یہ متروک الحدیث ہے، حدیثیں گھڑتا تھا۔“

(سنن الدّارقطني : 237/4)

❁ نیز مذکورہ روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، أَحَادِيثُهُ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

”متروک الحدیث ہے، اس کی احادیث منکر ہیں۔“

(سنن الدّارقطني : 245/3)

❁ اس روایت کے بعد امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهُ بَاطِلٌ ، كَانَ لَا يَرْوِيهِ غَيْرُ مُبَشِّرٍ .

”اس کی سند باطل ہے۔اسے سوائے مبشر بن عبید کے کوئی بیان نہیں کرتا۔“

(الكامل في ضُعَفاء الرِّجال : 418/7)

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ عَلٰى تَرْكِ حَدِيثِهٖ .

''مبشر بن عبید کے متروک الحدیث ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔''

(معرفة السنن والآثار : 218/10، الخلافیّات : 156/6)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهٗ وَاهٍ، فِيهِ مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَهُوَ كَذَّابٌ .

''اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں مبشر بن عبید ''کذاب'' موجود ہے۔''

(الدِّراية : 62/2)

② حجاج بن ارطاۃ جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف و مدلس'' ہے۔

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُثْبِتُهٗ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ .

''اس حدیث کو کوئی بھی محدث ثابت نہیں مانتا۔''

(الاستذکار : 411/5)

علامہ زیلعی حنفی (نصب الرایہ: ۳/ ۱۹۹) اور علامہ ابن ہمام حنفی (فتح القدیر: ۳/ ۳۱۹) نے اس حدیث کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ثابت ہوا کہ اس روایت کا دار و مدار مبشر بن عبید جیسے کذاب اور حجاج بن ارطاۃ جیسے ضعیف راوی پر ہے۔ اس کے باوجود دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، جناب انور شاہ کشمیری صاحب کہتے ہیں:

''رہی احناف کی دلیل، تو ہمارے اکثر اصحاب دارقطنی کی حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں کہ دس درہم سے کم مہر نہیں۔ میں (انور شاہ) کہتا ہوں کہ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سندوں میں حجاج بن ارطاۃ راوی ہے، جو کہ متکلم فیہ ہے۔ میں اس سے حجت نہیں پکڑتا، اگر چہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کی روایات کو ''حسن''، بلکہ بعض مواقع پر ''صحیح'' بھی قرار دیا ہے۔''

(العَرف الشّذي، تحت الحديث : 1111 ، فيض الباري : 532/5)

شاہ صاحب کی دیانت علمی ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے اس روایت کی سب سندوں میں موجود سخت جھوٹے راوی مبشر بن عبید کا ذکر تک نہیں کیا، بلکہ یہ باور کرایا کہ اس میں صرف حجاج بن ارطاۃ کا ضعف ہے۔

احناف کا یہ مؤقف کہ حق مہر کم از کم دس درہم ہونا ضروری ہے، بے دلیل ہے۔

تنبیہ بلیغ:

اس روایت کو ائمہ محدثین نے منکر قرار دیا ہے۔اس لیے ابن ہمام حنفی (۸۶۱ھ) نے امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک سند گھڑی اور اس کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر دیا۔ نیز کہا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس سند کو ''حسن'' کہا ہے۔سند یہ ہے:

قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : وَلَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةٍ .

(فتح القدير : 186/3)

❀ ابن ہمام کی اس کاروائی پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے شاگرد حافظ سخاوی رحمہ اللہ پکار اٹھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدْ كَانَ شَخْصٌ نَقَلَ لِي ذٰلِكَ عَنْ شَيْخِنَا فَأَنْكَرْتُهُ، فَلَمَّا رَأَيْتُ كَلَامَ ابْنِ الْهَمَّامِ حَارَ فِكْرِي فِي ذٰلِكَ وَقَدْ أَمْعَنْتُ فِي التَّفْتِيشِ عَلَيْهِ فَلَمْ أَظْفُرْ بِهٖ .

''ایک شخص نے ہمارے شیخ (حافظ ابن حجر رحمہ اللہ) سے یہ بات میرے سامنے نقل کی، میں نے انکار کر دیا، لیکن جب میں نے اس بارے میں ابن ہمام حنفی کا کلام دیکھا، تو میرا ذہن پریشان ہو گیا اور میں نے اس بارے میں گہری تفتیش کی، پھر بھی مجھے (ابن حجر رحمہ اللہ کی مرویات و کتب میں) یہ روایت نہیں ملی۔''

(تنزيه الشّريعة لابن عرّاق : 2/207، الأجوبة المرضية للسّخاوي : 1/59)

ابن ہمام کی وضع کردہ سند بھی ضعیف ہی ہے، اس میں عباد بن منصور ناجی جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ''ضعیف و مختلط'' ہے۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

لَا صَدَاقَ أَقَلُّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ .

''دس درہم سے کم مہر نہیں ہے۔''

(سنن الدّارقطني : 3/200، السنن الكبرى للبيهقي : 8/261)

اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ داود بن یزید اودی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''ضعیف الحدیث''، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔ (سوالات البُرقاني : 137)

امام علی بن مدینی، امام ابو حاتم، امام ابن حبان رحمہم اللہ نے بھی مجروح قرار دیا ہے۔ امام عبد الرحمٰن بن مہدی اور امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہما اللہ اس سے روایت ہی نہیں لیتے تھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

متاخرین میں سے حافظ ابن الجوزی، حافظ ہیثمی، حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ نے بھی اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

البتہ امام ابن عدی رحمہ اللہ (الکامل: ۸۱/۳) نے اس کی توثیق کی ہے، جو جمہور کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول نہیں۔

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَقَّنَ غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دَاوُدَ الْأَوْدِيَّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ : لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ، فَصَارَ حَدِيثًا .

''غیاث بن ابراہیم (سخت جھوٹے راوی) نے داود اودی کو شعبی کے واسطہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول تلقین کیا کہ دس درہم سے کم مہر نہیں۔ یہ قول ہی آہستہ آہستہ حدیث بن گیا۔''

(سنن الدّارقطني : 200/3، السّنن الكبرى للبيهقي : 240/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَوْا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَيْئًا لَا يَثْبُتُ مِثْلُهٗ .

''انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ایسی بات روایت کی، جو ثابت نہیں۔''

(السّنن الكبرى : 240/7، معرفة السنن والآثار للبيهقي : 217/1، وسندهٗ صحيحٌ، الأم للشّافعي : 60/5)

پس ثابت ہوا کہ یہ قول ثابت نہیں۔

❁ سیدنا علی رحمہ اللہ سے ہی منسوب ہے:

لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے۔“

(سنن الدّارقطني : 200/3)

سند سخت ضعیف ہے۔

① جعفر بن محمد بن مروان قطان کے متعلق امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ مِمَّن يُّحْتَجُّ بِحَدِيثِهٖ .

”اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔“

(سؤالات الحاكم : 7)

❀ نیز ”ضعیف“ بھی کہا ہے۔

(سنن الدّارقطني : 264/2)

❀ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ يَجْمَعُ مَجْهُولِينَ وَضُعَفَاءَ .

”اس سند میں مجہول اور ضعیف راوی جمع ہیں۔“

(السنن الكبرى : 261/8)

② محمد بن مروان قطان کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ مِّنَ الشِّيعَةِ، حَاطِبُ لَيْلٍ، لَا يَكَادُ يُحَدِّثُ عَنْ ثِقَةٍ، مَتْرُوكٌ .

”یہ شیعہ شیخ تھا۔ حاطب لیل (بغیر تحقیق و تنقیح کے ہر طرح کی روایات بیان کرنے والا) تھا۔ ثقہ راویوں سے کم ہی روایت کرتا تھا۔ یہ متروک ہے۔“

(سؤالات البرقاني : 458)

③ جویبر بن سعید بلخی ”متروک“ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروکون: 147)

نیز امام یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم، امام ابوزرعہ، امام نسائی، امام ابن عدی اور جمہور محدثین کرام رحمہم اللہ نے بھی ''ضعیف'' اور ''متروک'' کہا ہے۔

④ امام دارقطنی رحمہ اللہ اپنے استاذ علی بن الحسن شیبانی کے متعلق فرماتے ہیں:

كَانَ يَكْذِبُ . ''وہ جھوٹ بولتا تھا۔''

(سؤالات الحاکم: 252)

❀ حافظ حسن بن محمد خلال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ضَعِيفٌ، تَكَلَّمُوا فِيهِ . ''ضعیف ہے، محدثین نے اس پر جرح کی ہے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب: 238/11)

اس کو صرف حافظ ابو علی نیسا بوری نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ان کا رد کیا، لہٰذا یہ راوی ''ضعیف'' ہی ہے۔

⑤ اسماعیل بن یسع ''مجہول'' ہے۔

⑥ عاصم بن عمر کی تعیین وتوثیق درکار ہے!

ان وجوہ کی بنا پر روایت باطل ہے۔

❀ مولانا تقی عثمانی دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''لیکن قرآن وحدیث کے پورے ذخیرے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کے علاوہ کسی بھی حدیث میں مہر کی کوئی مقدار مروی نہیں۔''

(درس ترمذی: 392/3)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

ثابت ہوا کہ مہر کی کم از کم مقدار دس درہم مقرر کرنا درست نہیں۔

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو دس درہم حق مہر پر شادی کرتا ہے:

قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَزَوَّجُونَ عَلٰى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَأَكْثَرَ.

''مسلمان (صحابہ وتابعین) اس سے کم اور زیادہ مقدار حق مہر پر نکاح کیا کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 4/187، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ صالح بن مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِدِرْهَمٍ قَالَ : لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِثَوْبٍ أَوْ بِشَيْءٍ .

''میں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے عرض کیا: اگر کوئی شخص ایک درہم مہر کے عوض نکاح کر لے،تو؟ فرمایا: کپڑے یا کسی بھی چیز کے عوض نکاح درست ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 4/187، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''فریقین راضی ہوں،تو تھوڑے حق مہر،خواہ وہ کی ایک انگوٹھی ہو، پر نکاح کے جواز کی صحیح،صریح اور محکم سنت کو ایک غیر ثابت اثر اور فاسد ترین قیاس کی وجہ سے رد کر دیا گیا ہے۔قرآن کریم نے عمومی طور پر فرمایا ہے: ﴿أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ﴾(النّساء : 24)''تمہارے لیے اپنے مالوں کے عوض نکاح کرنا جائز ہے۔''نیز فریقین کی رضا مندی کی صورت میں تھوڑے یا زیادہ مال کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بدلے خرید وفروخت پر قیاس بھی اسی بات کا متقاضی ہے۔ (احناف نے حق مہر کو قطع ید پر قیاس کیا ہے۔) حالانکہ کہاں نکاح اور کہاں چوری؟ کہاں شرمگاہ کی حلت اور کہاں چوری میں ہاتھ کاٹنا؟ کئی بار یہ بات ذکر کی جا چکی ہے کہ سب سے بہترین قیاس اہل حدیث ہی کرتے ہیں، کیونکہ جتنا کوئی شخص حدیث کے قریب ہوگا، اتنا ہی اس کا قیاس زیادہ صحیح ہوگا اور جتنا کوئی شخص حدیث سے دور ہوگا، اتنا ہی اس کا قیاس فاسد ہوگا۔''

(إعلام المؤقعين عن ربّ العالمين : 330/2)

یاد رہے کہ کم از کم دس درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کے متعلق کوئی حدیث ثابت نہیں، لہٰذا اس پر قیاس کر کے کم از کم دس درہم مقرر کرنا علم کی بات نہیں۔

❀ بعض لوگ بہ طور دلیل یہ آیت پیش کرتے ہیں:

﴿قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ﴾(الأحزاب : 50)

''ہم نے ظاہر کر دیا ہے جو ان پر ان کی بیویوں کے بارے میں فرض کیا ہے۔''

اس میں لفظ فرض اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مہر کی مقدار شرعاً مقرر ہے۔ اس لیے کہ فرض کے معنی مقرر کرنے کے آتے ہیں۔

(درس ترمذی:392/3)

اس آیت میں مہر کی بات کہاں سے آ گئی؟ یہ تخصیص بلا دلیل ہے۔ قرآن وحدیث میں مہر کی کم از کم مقدار مقرر نہیں۔ آیت کریمہ میں حقوق وواجبات، نان ونفقہ، حسن سلوک اور حسن معاشرت کی بات ہو رہی ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بیک وقت بیویوں کی تعداد مقرر کر دی گئی ہے کہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھی جا سکتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہیں یا عورتوں سے نکاح ان کے ولی کی اجازت کے ساتھ کرنا فرض ومقرر کر دیا گیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اگر مہر بھی ان چیزوں میں شامل کرلیا جائے، تو یہ آیت مجمل ہے۔ حدیث جابر جو موضوع ومن گھڑت ہے، وہ اس کے لیے بیان کی حیثیت نہیں رکھتی۔ کوئی مسلمان یہ نہیں کہتا کہ قرآن کریم کے اجمال کی تفصیل من گھڑت اور جھوٹی روایات سے کی جائے۔ قرآن کریم نے مہر تو مقرر کر دیا ہے، لیکن اس کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ مقدار مقرر نہیں کی۔ احادیث بھی عموم پر دلالت کرتی ہیں۔ جمہور سلف صالحین کے عمل سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ مہر کی کم سے کم مقدار مقرر نہیں۔

❀ علامہ عبدالحئ لکھنوی حنفی صاحب لکھتے ہیں:

''بعض اُصولیوں نے ذکر کیا ہے کہ آیت کریمہ میں حق مہر کو مجمل طور پر اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے اور خبر واحد میں اس اجمال کا بیان اور تفصیل ہے۔ لیکن یہ بات مخدوش ہے، کیونکہ یہاں ''ما'' موصولہ سے مہر مراد نہیں، جیسا کہ اس کے بعد ''وما ملکت ایمانہم'' کے ازواج پر عطف سے معلوم ہوتا ہے اور فرض کے معنی حقیقۃً یہاں ایجاب و وجوب کے ہیں، مقرر کرنے کے نہیں۔ اور اس سے عورتوں کا نان ونفقہ اور دیگر حقوق مراد ہیں، جیسا کہ مفسرین کرام نے کہا ہے۔ تاویلات کا دروازہ تو بڑا وسیع ہے، اسے کھولنا مناسب نہیں، بلکہ سلامتی اسی میں ہے کہ تاویلات کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ہمارے حضرات نے کم سے کم حق مہر کی مقدار دس درہم مقرر کرنے کی کوئی شافی دلیل پیش نہیں کی، لہٰذا قرآن پاک کے مطلق حکم پر ہی عمل واجب ہے۔ یہ قول اگرچہ حنفیہ کے مخالف ہے، لیکن قول فیصل یہی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ظفر الامانی، ص172)

❁ نیز لکھتے ہیں:

''اولاً دس درہم کی تعیین کے بارے جتنی روایات ہیں، وہ تمام ضعیف اور ناقابل استدلال ہیں اور علامہ عینی نے جو یہ کہا ہے کہ یہ تمام احادیث کثرت طرق کی بنا پر درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہیں، وہ قطعاً صحیح نہیں، کیونکہ ان میں ضعف شدید ہے اور کوئی سند بھی کذاب اور متہم بالکذب جیسے راوی سے خالی نہیں۔ ثانیاً بہت سے صحیح احادیث ان کے خلاف ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دس درہم سے کم بھی حق مہر جائز ہے۔ ثالثاً یہ احادیث قرآن مجید کے مطلقاً حکم کے بھی خلاف ہیں اور ان کے نزدیک قرآن کی تخصیص صحیح خبر واحد سے بھی جائز نہیں، چہ جائیکہ ضعیف خبر واحد سے تخصیص کی جائے۔''

(عمدۃ الرعایہ: 33/2)

علامہ عبدالحئی لکھنوی حنفی کی یہ عبارات فضیلۃ الشیخ علامہ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی تالیف ''مسلک احناف اور مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمہ اللہ'' سے نقل کی گئی ہیں۔

تنبیہ:

حدیث جابر کی ایک ہی سند ہے، جس میں مبشر بن عبید راوی بالاتفاق ''متروک'' ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ یہ روایت کثرت طرق کی بنا پر درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہے، بہت ہی عجیب وغریب بات ہے۔

فائدہ: حق مہر کی تین صورتیں ہیں:

① نکاح کے وقت ہی ادا کر دیا جائے۔ اسے مہر معجّل کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② نکاح کے وقت مقرر کر لیا جائے اور بعد میں ادا کیا جائے، اسے مہر غیر معجّل کہتے ہیں۔

③ وقت نکاح حق مہر کی مقدار مقرر نہ کی جائے اور بعد میں دیا جائے، اسے نکاح تفویض کہتے ہیں، یہ بالا جماع جائز ہے۔اس صورت میں مہر مثل ادا کرنا ہوگا۔مہر مثل سے مراد وہ مہر ہے، جو دلہن کی بہنوں اور دادھیالی خاندان کی عورتوں کو دیا گیا ہو۔

حق مہر کی کم از کم کوئی مقدار مقرر نہیں۔ باہمی رضا مندی سے جو بھی چیز حق مہر میں مقرر کر لی جائے، اس کے بدلے نکاح درست اور جائز ہے۔

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

لَا نَعْلَمُ حُجَّةً تُثْبِتُ صَدَاقًا مَّعْلُومًا، لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ.

”ہمیں ایسی کوئی دلیل معلوم نہیں، جو مہر طے کرتی ہو، کہ اس مقدار کے علاوہ مہر جائز نہ ہو۔“

(الإشراف على مذاهب العلماء: 36/1)

سوال: کیا بالغہ کے ولی کو رخصتی سے پہلے حق مہر وصول کرنے کا اختیار حاصل ہے؟

جواب: ولی رخصتی سے پہلے شوہر سے نابالغہ بچی کے حق مہر کا مطالبہ کر سکتا ہے اور مہر ادا نہ کرنے کی صورت میں رخصتی سے روک سکتا ہے، البتہ مہر کی رقم کا حق دار ولی نہیں، بلکہ اس کی بیٹی ہے۔

سوال: ایک بیوی کا مہر زیادہ اور دوسری کا کم ہو سکتا ہے یا دونوں کا برابر ہونا ضروری ہے؟ اور کیا یہ عدل کے خلاف تو نہیں؟

جواب: ہر عورت کا مہر اس کی حیثیت کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ ہر بیوی کا مہر ایک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

جیسا ہونا ضروری نہیں اور اس میں فرق ناانصافی نہیں۔ البتہ نکاح کے بعد تمام بیویوں پر خرچ کرنے میں برابری ضروری ہے اور اس میں فرق کرنا ناانصافی ہے۔

سوال: منکوحہ اپنے شوہر سے مہر کی رقم جب چاہے وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مہر عورت کا حق ہے، وہ اپنے حق کا مطالبہ جب چاہے کر سکتی ہے۔

سوال: جس مہر پر نابالغہ کا نکاح ہوا، کیا ولی بعد میں مہر کی مقدار کم کر سکتا ہے؟

جواب: جب تک لڑکی بالغہ نہیں ہو جاتی، ولی مہر کی مقدار کم کر سکتا ہے، البتہ بلوغت کے بعد اگر لڑکی مہر کی اس مقدار پر نکاح قائم نہیں رکھنا چاہتی، تو خیار بلوغ کے ذریعے نکاح فسخ کر سکتی ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہو چکی ہے، تو اس کا ولی مہر کی رقم میں کمی نہیں کر سکتا۔

سوال: نکاح کو ابھی چھ ماہ سے کم عرصہ گزرا اور بچہ پیدا ہو گیا، کیا عورت مہر کی حق دار ہوگی؟

جواب: اگر بچہ نکاح کے چھ ماہ بعد پیدا ہوا، تو وہ شوہر کا سمجھا جائے گا اور اگر چھ ماہ سے کم عرصہ میں پیدا ہو جائے، تو شرعاً ناجائز سمجھا جائے گا۔ بہر صورت مہر واجب ہوگا۔

سوال: اگر بیوی شوہر سے کہے کہ ''اگر تم مجھ سے ہم بستر ہوئے، تو اپنی ماں سے ہم بستر ہوئے۔'' کیا یہ طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب: طلاق شوہر کا وظیفہ ہے۔ بیوی کے ان الفاظ کے ساتھ طلاق نہیں ہوتی، بیوی کا یہ کلام لغو ہے، اس سے نکاح میں حرج واقع نہیں ہوتا۔

سوال: رخصتی سے پہلے شوہر فوت ہو جائے، تو کیا بیوی مہر کی حق دار ہوگی؟

جواب: رخصتی سے پہلے شوہر فوت ہو جائے، تو بیوی مکمل مہر کی حق دار ہوگی اور چار ماہ دس دن عدت گزارے گی، نیز شوہر کی وارث بنے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: بیوہ کہتی ہے کہ شوہر نے زندگی میں مجھے فلاں مکان بطور مہر دے دیا، جبکہ ورثاء اس کا انکار کرتے ہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: قاضی قرائن اور شواہد کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرے گا۔

سوال: بیوی نے شوہر کو مہر معاف کر دیا، پھر جب شوہر قریب المرگ تھا، تو اس نے اپنا ایک مکان بیوی کو دے دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: جب بیوی نے شوہر کو حق مہر معاف کر دیا، تو اب مہر کی ادائیگی شوہر کے ذمہ نہ رہی اور جو مکان قریب الموت شوہر نے بیوی کو دیا، اس کا حکم وصیت والا ہے اور وصیت ورثا کے لیے جائز نہیں، لہٰذا وہ مکان بیوی کو نہیں ملے گا، بلکہ ترکہ میں شامل ہوگا۔

❀ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطٰی كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ .

''اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا اب کسی وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔''

(سنن أبي داوٗد : 2870، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۱۲۰) نے ''حسن'' کہا ہے اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۹۴۹) نے صحیح قرار دیا ہے۔

سوال: مہر معجّل اور مؤجل کا حکم کیا ہے؟

جواب: دونوں مہر کی ادائیگی شوہر پر لازم ہے۔

سوال: کیا خلوت سے پہلے عورت مہر مؤجل کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

جواب: خلوت صحیحہ سے پہلے عورت مہر مؤجل کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔ مہر مؤجل طلاق

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یا وفات شوہر کی صورت میں طلب کیا جائے گا۔

سوال: مہر مثل میں کس کا اعتبار ہو گا؟

جواب: مہر مثل میں عورت کی قریبی عورتوں کا اعتبار ہو گا۔

سوال: نکاح کے وقت مہر کے معجّل یا مؤجل ہونے کی بات طے نہیں ہوئی، تو مہر معجّل لازم ہو گا یا مؤجل؟

جواب: اصل یہ ہے کہ مہر کی ادائیگی معجّل ہو۔ غیر معجّل یا مؤجل ادا کرنا فریقین کی باہمی رضامندی پر موقوف ہے، تو جب مہر ادا کرنے کا وقت طے نہیں ہوا، تو اسے معجّل ہی سمجھا جائے گا، لہٰذا لڑکی مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

سوال: جب مہر کرنسی کی صورت میں ہو، تو کس کرنسی کا اعتبار ہو گا؟

جواب: رائج الوقت کرنسی کا اعتبار ہو گا، جیسے پاکستان میں روپیہ رائج ہے، تو جب مہر کی رقم پانچ ہزار طے ہو گی، تو مراد پانچ ہزار روپے ہوں گے نہ کہ پانچ ہزار ریال یا پاؤنڈ۔

سوال: نکاح کے بعد شوہر مفلس ہو گیا اور نکاح کے وقت جو مہر طے کیا، اسے ادا کرنے سے قاصر ہے، کیا عدالت اس کا مہر کم کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مہر بیوی کا حق ہے، تو جب تک بیوی اپنا حق کم نہیں کرتی، تو شوہر کے ذمہ مکمل مہر کی ادائیگی ضروری ہے، عدالت مہر کم نہیں کر سکتی۔

سوال: بنات رسول ﷺ کے حق مہر کی مقدار کیا تھی؟

جواب: اس بارے میں کچھ ثابت نہیں۔

سوال: نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج کو کتنا مہر دیا؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کے لیے پانچ سو درہم مہر مقرر فرمایا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(صحیح مسلم : 1426)

لونڈی کی آزادی کو بھی حق مہر بنانا ثابت ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنا دیا۔“

(صحیح البخاري : 5086، صحیح مسلم : 1365)

سوال: کیا حق مہر میں زیادتی مستحب ہے؟

جواب: غالی حق مہر مقرر کرنا مستحسن نہیں، البتہ زیادہ سے زیادہ مہر مقرر کیا جا سکتا ہے۔

سوال: مہر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت افضل ہے یا اپنی حیثیت سے دینا؟

جواب: مہر میں اپنی حیثیت کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

سوال: فاحشہ عورت جو شوہر کے گھر سے بھاگ جائے، کیا وہ حق مہر کی مستحق ہوگی؟

جواب: جب نکاح کے بعد خلوت صحیحہ ہو چکی ہے، تو عورت مکمل مہر کی حق دار ہوگی، خواہ وہ زانیہ ہو یا فاحشہ۔ زنا سے حق مہر ختم نہیں ہوتا۔

سوال: کیا شوہر مہر مؤجل ادا کیے بغیر رخصتی کرا سکتا ہے؟

جواب: کرا سکتا ہے۔

سوال: کیا لڑکی رخصتی سے پہلے مہر معجّل میں تصرف کر سکتی ہے؟

جواب: مہر لڑکی کا حق ہے، وہ اس میں جب چاہے تصرف کر سکتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور حق مہر کے طور پر اپنی ایک بیٹی اور حمل عورت کو دے دیا، کیا حق مہر ادا ہوا یا نہیں؟

جواب: بیٹی اور حمل کو مہر کے طور پر دینا ناجائز اور حرام ہے، اس سے مہر ادا نہ ہوا، پورا حق مہر شوہر کے ذمہ ہے۔

سوال: شوہر بیوی کو تنخواہ پکڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ اخراجات میں سے جو رقم بچ جائے، وہ حق مہر میں شمار ہوگی، کیا اس سے حق مہر ادا ہو جائے گا؟

جواب: اخراجات سے جتنی رقم زائد بچ جاتی ہے، وہ حق مہر میں محسوب ہوگی، کیونکہ شوہر نے وہ رقم مہر کے طور پر دی ہے، لہٰذا جس مہینے مقررہ مہر کی رقم پوری ہو جائے گی، اس وقت شوہر کی طرف سے پورا حق مہر ادا ہو جائے گا۔

سوال: مہر کی رقم شوہر کی جائیداد سے وصول ہوگی یا شادی کرانے والے سے؟

جواب: مہر شوہر کے ذمہ ہوتا ہے، نہ کہ شادی کرانے والے کے۔ اس لیے شوہر کی وفات کی صورت میں اس کے ترکہ سے مہر ادا کیا جائے گا۔

سوال: شوہر نے بیوی سے مہر معاف کرنے کی درخواست کی، تو اس نے کہا کہ مہر معاف کرتی ہوں، لیکن اگر تمہاری وفات کے بعد تمہاری دوسری بیوی کے بیٹے نے مجھ سے جھگڑا کیا، تو میں عدالت کے ذریعے اپنا مہر تمہارے ترکہ سے لوں گی، تو کیا یہ مہر معاف ہوا یا نہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: مہر کی معافی کو معلق کرنا جائز ہے۔ مذکورہ صورت میں اگر شوہر کی دوسری بیوی کا بیٹا جھگڑا کرے گا، تو عورت مہر کی حق دار ہوگی اور عدالت کے ذریعہ مہر ترکہ سے وصول کرنے کی مجاز ہوگی اور اگر دوسری بیوی کا بیٹا جھگڑا نہیں کرتا، تو مہر معاف ہوگا اور عورت ترکہ سے مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی، واللہ اعلم!

سوال: لڑکا لڑکی بالغ ہیں، دونوں کا نکاح ہوا اور حق مہر کی مقدار بھی طے ہوئی، کیا نکاح ہو جانے کے بعد عورت مہر کی مقدار میں اضافے کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

جواب: نکاح ہو جانے کے بعد عورت مقررہ مہر سے زائد کی درخواست کر سکتی ہے، اگر شوہر وہ درخواست مان لے، تو درست، ورنہ نکاح پھر بھی قائم رہے گا۔

سوال: نکاح کے بعد شوہر نے مقررہ مہر میں اضافہ کی درخواست قبول کر لی، تو اس پر کتنا مہر دینا لازم ہوگا؟

جواب: جب عورت نے مہر میں اضافہ کی درخواست کی اور شوہر نے بخوشی درخواست قبول کر لی، تو اب اس پر مقررہ مہر سے زائد کی ادائیگی بھی ہوگی۔

سوال: بیوی کو ابھی مہر وصول نہیں ہوا تھا، شوہر نے طلاق دے دی، عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کر لیا، کیا شوہر پر دونوں نکاحوں کا حق مہر ادا کرنا ضروری ہے یا صرف بعد والے نکاح کا یا پہلے والے نکاح کا؟

جواب: شوہر پر دونوں نکاحوں کا حق مہر ادا کرنا لازم ہوگا۔

سوال: بیوی نے شوہر سے کہا کہ اگر تو طلاق دے دے گا، تو میں مہر معاف کر دوں گی، شوہر نے قبول کر لیا، اب عورت نے مہر معاف کر دیا، مگر شوہر نے طلاق دینے سے انکار کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جواب): جب شوہر نے طلاق نہیں دی، تو مہر بھی معاف نہیں ہوا، کیونکہ مہر کی معافی طلاق سے مشروط تھی، لہٰذا جب شرط پوری نہیں، تو مشروط بھی پورا نہ ہوگا، عورت حق مہر کا مطالبہ کرنے کی مجاز ہے۔

(سوال): کیا زنا سے حق مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

(جواب): بیوی غیر مرد سے زنا کر لے، تو بھی شوہر سے مہر کی ادائیگی ساقط نہیں ہوتی۔

(سوال): اگر شوہر نے زانیہ بیوی کو معاف کر دیا، تو کیا شوہر سے اس کا مؤاخذہ ہوگا اور کیا شوہر کے معاف کر دینے سے زنا کا گناہ ختم ہو جائے گا؟

(جواب): زانیہ نے اپنے شوہر کے حقوق کو بھی پامال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے بھی تجاوز کیا ہے۔ اس لیے اگر شوہر اپنا حق معاف کر دے، تو شوہر کی حق تلفی کا گناہ معاف ہو جائے گا، مگر اللہ تعالیٰ کی حد توڑنے کا گناہ اس کے سر پھر بھی ہے، اب چاہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے معاف کر دے، چاہے تو سزا دے دے۔

(سوال): اگر بیوی کو مہر ادا نہیں کیا اور بیوی نے خلع لے لیا، کیا اس کے بعد وہ حق مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

(جواب): خلع والی عورت کو اگر ابھی تک مہر وصول نہیں ہوا، تو وہ شوہر سے مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور اگر مہر وصول ہو چکا ہے، تو خلع کے وقت مہر کی رقم شوہر کو واپس کرنا ہوگی، البتہ اگر شوہر معاف کر دے، تو کوئی حرج نہیں۔

❀ حبیبہ بنت سہل انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

”وہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لیے اندھیرے میں باہر تشریف لائے، تو حبیبہ بنت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سہل کو اپنے دروازے پر پایا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کون؟ انہوں نے کہا: میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا پریشانی ہے؟ (اس نے کہا:) میرا ثابت بن قیس کے ساتھ رہنا محال ہے۔ جب ثابت بن قیس آئے، تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حبیبہ بنت سہل ہیں اور اس نے جو اللہ کو منظور تھا، بیان کر دیا ہے۔ حبیبہ کہنے لگی: اللہ کے رسول! انہوں نے مجھے جو کچھ دیا تھا، وہ میرے پاس موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ثابت سے فرمایا: ان سے لے لیں۔ پس انہوں لے لیا اور وہ اپنے گھر جا بیٹھیں۔''

(موطأ الإمام مالك : 564/2، مسند الإمام أحمد : 433/6، 434، سنن أبي داوٗد : 2227، سنن النّسائي : 3492، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۹) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۲۸۰) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی: میں ثابت کے دین اور اخلاق پر کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن اسلام میں کفر کرنے سے ڈرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا آپ ان کا باغ واپس کر دیں گی؟ کہا: جی ہاں!، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا: ان (ثابت) کا باغ انہیں لوٹا دیں۔ آپ ﷺ نے ان کے درمیان جدائی کر دی۔''

(صحيح البخاري : 5276)

سوال: اگر نکاح کے وقت مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اور طلاق کے بعد فریقین مہر کی مقدار میں اختلاف کریں، تو کتنا مہر لازم ہوگا؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: شوہر کو مہر مثل ادا کرنا لازم ہوگا، یعنی جو مہر عورت کی بہنوں یا دادھیالی خاندان کی عورتوں کو دیا گیا، اتنا مہر دینا شوہر کے ذمہ ہوگا۔

سوال: عورت بدچلن تھی، طلاق دے دی، کیا مہر واجب ہوگا؟

جواب: ہر صورت مہر واجب ہوگا، زنا سے بھی حق مہر ساقط نہیں ہوتا۔

سوال: نکاح کے وقت لڑکی کے ولی نے لڑکے والوں سے کچھ رقم کا مطالبہ کیا، مطالبہ پر لڑکے والوں نے رقم ادا کر دی، کیا یہ رقم حق مہر میں شمار ہوگی یا نہیں؟

جواب: لڑکی والوں نے جو رقم کا مطالبہ کیا، وہ جائز نہیں، مگر یہ رقم حق مہر میں محسوب نہ ہوگی، کیونکہ مہر بیوی کا حق ہے۔

سوال: خلوت سے پہلے شوہر وفات پا جائے، تو بیوی کو کتنا مہر ملے گا؟

جواب: شوہر خلوت سے پہلے وفات پا جائے، تو بیوی پورے مہر کی حق دار ہوگی اور وہ مہر شوہر کے ترکہ سے ادا کیا جائے گا، بیوی چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزارے گی، نیز وراثت میں بھی حصہ دار ہوگی۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

”آپ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا، جس نے کسی عورت سے شادی کی، نہ تو اس کا مہر مقرر کیا اور نہ ہی اس سے مباشرت کی اور فوت ہو گیا۔ علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: آپ نے ان کو واپس کر دیا، پھر کہنے لگے: میں اس بارے میں اپنی رائے ہی پیش کرتا ہوں۔ اگر درست ہوئی، تو اللہ کی طرف سے ہوگی اور اگر غلط ہوئی، تو میری طرف سے ہوگی، میری رائے تو یہ ہے کہ اسے اس جیسی (دیگر) خواتین کے برابر مہر ملے گا، نہ کم ہوگا، نہ زیادہ، وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میراث کی حقدار بھی ہوگی اور اس پر عدت بھی ضروری ہے۔سیدنا معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے وہی فیصلہ کیا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنورواس کی خاتون بروع بنت واشق کے بارے میں کیا تھا۔ بنورواس، بنو عامر بن صعصعہ کا ایک خاندان ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 480/3، سنن أبي داوٗد : 2115، سنن النّسائي : 3359، سنن التّرمذي : 1145، سنن ابن ماجه : 1891، صحيحٌ)

سوال: مہر معجّل میں شوہر مفلس ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بہر صورت مہر شوہر کے ذمہ ہے، عورت کسی بھی وقت مطالبہ کر سکتی ہے۔

سوال: نکاح کے وقت عورت سے مہر کے متعلق نہیں پوچھا اور نکاح کر دیا گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح صحیح ہے۔ اب مہر کی جس مقدار پر عورت راضی ہو، وہ درست ہے، اگر عورت اسی مہر پر راضی ہو، جو شوہر نے مقرر کی ہے، تو بھی درست ہے، البتہ اگر شوہر اور بیوی میں مہر کی مقدار پر اختلاف ہو جائے، تو مہر مثل مقرر ہوگا۔

سوال: جو مکان مہر میں لکھ دیا گیا، کیا عورت اسے فروخت کر سکتی ہے؟

جواب: جب مہر میں مکان دے دیا گیا، تو بیوی اس ک مالکہ ہے، اس میں تصرف کا اختیار رکھتی ہے۔

سوال: شوہر کی وفات کے بعد مہر کا مطالبہ اس کے والد سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: شوہر کی وفات کے بعد مہر کی رقم ترکہ سے ادا کی جائے گی، شوہر کے والد سے حق مہر کا مطالبہ کرنا درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا اولاد ہونے سے حق مہر میں کمی ہو جاتی ہے؟

جواب: جو مہر نکاح میں مقرر کیا، اس کی ادائیگی شوہر کے ذمہ ہے، اولاد ہونے سے حق مہر میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

سوال: عورت کا انتقال ہو گیا، اس کی کوئی اولاد نہیں، کیا مہر کے حق دار عورت کے بہن بھائی ہو سکتے ہیں؟

جواب: عورت کے مہر کے حق دار وہی ہیں، جو اس کی وراثت کے حق دار ہیں۔

سوال: مرزائی شوہر سے فسخ نکاح کے بعد عدت اور مہر لازم ہو گا یا نہیں؟

جواب: مرزائی مرتد کافر ہیں، ان سے نکاح نہیں ہوتا۔ جب عورت نکاح فسخ کرے، تو وہ مہر کی حق دار نہیں ہوتی، البتہ اس پر ایک حیض عدت ہے۔

سوال: اگر لڑکی غیر مدخولہ ہو اور اس کا شوہر رخصتی سے پہلے پاگل ہو کر گھر سے غائب ہو چکا ہو، چھ سال سے اس کی کوئی خبر نہیں، تو کیا لڑکی کو مہر ملے گا اور اگر ملے گا، تو وہ اس کا مطالبہ کس سے کرے گی؟

جواب: جو پاگل شوہر برسوں سے مفقود الخبر ہو، تو اس کی منکوحہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزارے گی، پورے مہر کی حق دار ہوگی اور مہر کی ادائیگی شوہر کے ترکہ سے کی جائے گی۔

سوال: جس عورت کی شرمگاہ فطری طور پر مختلف ہو اور اس سے مجامعت ممکن نہ ہو، تو کیا وہ مہر کی حق دار ہوگی؟

جواب: جس عورت سے خلوت صحیحہ نہ ہوئی ہو، تو طلاق کی صورت میں نصف مہر شوہر کے ذمہ ہوگا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾(البقرة : ٢٣٧)

''تم نے خلوت سے پہلے ہی طلاق دے دی اور اس کا مہر بھی مقرر کیا تھا، تو مقررہ مہر کا نصف ادا کرنا ضروری ہے۔''

سوال: کیا لڑکی کی وفات کے بعد باپ مہر کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

جواب: مرنے کے بعد مہر کی رقم ترکہ بن جاتی ہے، اب ترکہ میں جو حصہ باپ کا ہے، وہ اس کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

سوال: کیا دو روپے مہر ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار شریعت نے مقرر نہیں کی، فریقین باہم رضامندی سے جو طے کر لیں، اسے حق مہر بنایا جا سکتا ہے۔

سوال: آیت: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ کا کیا مفہوم ہے؟

❀ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾

''جن عورتوں سے تم فائدہ اٹھاؤ، انہیں ان کے حق مہر ضرور ادا کرو۔''

❀ امام طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

''اس آیت کی درست تفسیر یہ ہے: جن عورتوں سے تم نے نکاح کیا اور خلوت بھی اختیار کر لی، انہیں مہر ادا کرو۔ اس تفسیر کے صحیح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دلائل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی جس متعۃ النسا کو حرام قرار دیا ہے، وہ نکاح صحیح سے الگ چیز ہے۔''

(تفسير الطّبري : ٧٣٨/٣، طبع دار الحديث، القاهرة)

❁ ابن خُوَیز منداد بصری رحمہ اللہ (۳۹۰ھ) فرماتے ہیں:

''اس آیت کریمہ سے متعہ کا جواز کشید کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایک تو رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرما دیا ہے اور اسے حرام قرار دے دیا ہے، دوسرا یہ کہ اللہ نے (اس سے اگلی آیت میں) ارشاد فرمایا: ﴿فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾ (تم ان عورتوں سے ان کے گھر والوں کی اجازت سے نکاح کرو) اور یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ عورت کے گھر والوں کی اجازت، یعنی ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں جو نکاح ہوتا ہے، وہ نکاحِ شرعی ہی ہوتا ہے، نکاحِ متعہ کی صورت یہ نہیں ہوتی۔''

(تفسير القرطبي : 5/129-130)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''اس آیت کریمہ میں متعہ کے حلال ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾، ﴿وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ ''اور ان (مذکورہ

" محكم دلائل سے مزين متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محرمات) کے علاوہ جو عورتیں ہیں، وہ تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں، (شرط یہ ہے) کہ تم اپنے مال (مہر) کے بدلے انہیں حاصل کر کے ان سے نکاح کرو اور تمہاری نیت بدکاری کی نہ ہو، پھر جن سے مہر کے عوض تم فائدہ اٹھاؤ، انھیں ان کے مقرر کیے ہوئے مہر دے دو، اگر تم مہر مقرر کر لینے کے بعد اس (میں کمی بیشی) پر راضی ہو جاؤ، تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔اور جو شخص آزاد مومن عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو......'' یہاں جن عورتوں سے فائدہ اٹھانے کی بات ہے، ان سے مراد وہ عورتیں ہیں، جن سے دخول ہو چکا ہے۔ نکاح کے بعد عورت سے دخول کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو حق مہر ادا کرے۔ جس عورت کو دخول سے قبل ہی طلاق ہو جائے اور خاوند اس سے دخول کی صورت میں فائدہ نہ اٹھا پایا ہو، وہ پورے حق مہر کی مستحق نہیں ہوتی، بلکہ اسے نصف مہر دیا جائے گا، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: ﴿وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا﴾ ''اور تم مہر میں سے کیسے واپس لو گے، حالانکہ تم ایک دوسرے سے ملاپ کر چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے پختہ عہد لیا ہے؟'' اس آیت میں بھی نکاح کے بعد ملاپ کو حق مہر کی ادائیگی کے لزوم کا سبب بتایا گیا ہے۔ وضاحت یوں ہے کہ اس آیت میں ابدی نکاح کو چھوڑ کر مال کے بدلے وقتی نکاح کی تخصیص کی کوئی صورت نہیں، بلکہ ابدی نکاح ہی مکمل حق مہر ادا کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ ضروری ہے کہ یہ آیت ابدی نکاح پر دلالت کرے۔ یہ دلالت خواہ تخصیص کے انداز سے ہو،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خواہ عموم کے انداز سے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد لونڈیوں کے نکاح کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بات مطلق طور پر آزاد عورتوں کے نکاح کے متعلق تھی۔ اگر یہ کہا جائے کہ سلف کے ایک گروہ کی قرأت یوں تھی: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ "تم ان عورتوں میں سے جس سے ایک مقرر وقت تک فائدہ اٹھاؤ۔۔۔" تو جواب یہ ہے کہ یہ قرأت متواتر نہیں، بلکہ اس کا زیادہ سے زیادہ رتبہ اخبارِ آحاد کی طرح ہے۔

ہم اس بات کے انکاری نہیں کہ متعہ شروع اسلام میں حلال تھا، لیکن یہاں بات یہ ہے کہ اس پر قرآنِ کریم دلالت کرتا ہے یا نہیں؟ دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ الفاظ اگرچہ نازل ہوئے تھے، لیکن یہ مشہور قرأت میں ثابت نہیں ہوئے، لہٰذا یہ منسوخ ہیں۔ ان کا نزول اس وقت ہوا ہوگا، جب متعہ ابھی جائز تھا۔ جب متعہ کو حرام قرار دیا گیا، تو یہ الفاظ منسوخ ہو گئے اور وقتی نکاح میں حق مہر کی ادائیگی کا حکم مطلق (ابدی) نکاح میں مہر کی ادائیگی پر تنبیہ کرنے کے لیے رہ گیا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ دونوں قرأتیں حق ہیں۔ جب وقتی نکاح، یعنی متعہ حلال تھا، تو حق مہر دینا واجب تھا۔ یہ آغاز اسلام میں جائز تھا، لہٰذا اس آیت میں کوئی ایسی بات نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ وقتی نکاح، یعنی متعہ اب بھی حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تمھارے لیے عورتوں سے مقررہ وقت تک متعہ کرنا حلال کر دیا گیا ہے، بلکہ فرمانِ باری تعالیٰ یہ ہے کہ جن عورتوں سے تم نے فائدہ حاصل کیا ہے، ان کو حق مہر ادا کرو۔ عورت سے فائدہ اٹھانا حلال ہونے کی صورت میں ہو یا شبہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی صورت میں، یہ آیت دونوں طرح کے فائدے کو شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنت رسول اور اجماعِ امت دونوں دلائل سے نکاحِ فاسد میں حق مہر واجب ہے۔ فائدہ حاصل کرنے والا جب اس کام کو حلال سمجھتا ہو، تو اس پر حق مہر واجب ہے۔ رہا حرام متعہ، تو اس آیت میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ اگر وہ کسی عورت سے اس کی رضامندی سے بغیر نکاح کے فائدہ حاصل کرے گا، تو یہ زنا ہوگا۔ اس میں کوئی حق مہر نہیں۔ اگر عورت کو مجبور کیا گیا ہو، تو اس میں اختلاف مشہور ہے۔ یہ جو بات ذکر کی جاتی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے متعہ سے منع کیا تھا، تو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے پہلے عورتوں سے متعہ حلال قرار دیا تھا، لیکن بعد میں اسے حرام کر دیا تھا۔ اس بات کو صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں ثقہ راویوں نے امام زہری سے اور انہوں نے اس روایت کو محمد بن حنفیہ کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور حسن سے بیان کیا ہے۔ وہ دونوں اسے اپنے والد محمد بن حنفیہ سے بیان کرتے ہیں، وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب متعہ کو حلال کہا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: آپ (اس مسئلہ میں) راہِ حق سے پھسل گئے ہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال متعہ اور گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دے دیا تھا۔ امام زہری سے اس روایت کو امام مالک بن انس، امام سفیان بن عیینہ وغیرہما نے بیان کیا ہے جو کہ ان کے زمانے کے سب سے بڑے علمائے سنت و حفاظِ حدیث اور ائمہ اسلام تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں، جن کے علم، عدالت اور حفظ پر مسلمانوں کا اتفاق رہا ہے۔ محدثین کرام کا اس حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے صحیح ہونے اور تلقی بالقبول حاصل کرنے پر اتفاق ہے۔ اہل علم میں سے کسی نے اس میں کوئی طعن نہیں کی۔ اسی طرح صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو فتح مکہ والے سال قیامت تک کے لیے حرام قرار دیا تھا........ یوں اہل سنت والجماعت نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفائے راشدین کی اس چیز میں پیروی کی ہے جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کی ہے، جبکہ شیعہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس بات میں مخالفت کی ہے، جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مخالف کی بات مانی ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیوی اور لونڈی کو حلال قرار دیا ہے، جبکہ جس عورت سے متعہ کیا جائے، وہ نہ بیوی ہے، نہ لونڈی۔ اگر وہ بیوی ہوتی، تو وراثت کی حقدار بنتی، اس پر مرد کی وفات کی وجہ سے عدت لازم ہوتی، نیز تین طلاقیں اس پر واقع ہوتیں، کیونکہ قرآنِ کریم میں بیوی کے یہی احکام ہیں۔ جب متعہ والی عورت میں نکاح کے لوازم موجود نہیں، تو اس سے معلوم ہوا کہ نکاح نہیں ہوا، کیونکہ لازم کے ختم ہونے سے ملزوم بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیویوں اور لونڈیوں کو حلال قرار دے کر باقی عورتوں کو حرام کہہ دیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ﴾، ﴿إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾ ﴿فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾

''اہل ایمان اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، بیویوں اور لونڈیوں سے ایسے تعلقات رکھنے پر ملامت نہیں، لیکن جو لوگ تکمیل خواہش کے لیے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا رستہ اختیار کریں، وہ باغی ہیں۔'' متعہ کے حرام ہونے کے بعد جس عورت سے متعہ کیا جائے، وہ نہ بیوی ہے، نہ لونڈی، لہٰذا متعہ قرآنِ کریم کی نص سے حرام قرار پا رہا ہے۔ متعہ والی عورت کا لونڈی نہ ہونا، تو واضح ہے، لوازم نکاح نہ ہونے کی وجہ سے وہ بیوی بھی نہیں ہے، کیونکہ وراثت کا باعث بننا، عورت پر عدت کا ثابت ہونا، تین طلاقوں کا واقع ہونا اور دخول سے قبل طلاق کی صورت میں نصف حق مہر کا حق دار ہونا وغیرہ لوازم نکاح میں سے ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ کبھی بیوی وارث نہیں بھی بنتی، جیسا کہ ذمی عورت اور لونڈی ہے۔ ان سے کہا جائے کہ ان کے نزدیک ذمی عورت سے نکاح جائز ہی نہیں اور لونڈی سے بھی بوقت ضرورت نکاح کیا جا سکتا ہے، لیکن ان کے نزدیک متعہ مطلقاً جائز ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ ذمی عورت اور لونڈی سے نکاح وراثت کا حق دار بننے کا سبب ہے، لیکن یہاں ایک رکاوٹ موجود ہے، یعنی غلامی اور کفر، جیسا کہ نسب بھی وراثت کا حق دار بنا تا ہے، لیکن جب بیٹا غلام یا کافر ہو، تو رکاوٹ آ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب باپ کی زندگی میں بیٹا آزاد ہو جائے یا مسلمان ہو جائے، تو وہ باپ کا وارث بنے گا۔ اسی طرح جب ذمی بیوی اپنے خاوند کی زندگی میں مسلمان ہو جائے، تو اس کے وارث بننے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ یہ ساری صورت حال متعہ والی عورت سے مختلف ہے، کیونکہ اس کا نکاح (متعہ) وراثت کا سبب نہیں بنتا۔ یہ کسی بھی صورت میں وارث نہیں بن سکتی۔ یہ نکاح اس ولد زنا کی طرح ہے، جو اپنے خاوند کے بستر پر پیدا ہوا ہو۔ ایسا بچہ زانی کو کبھی بھی نہیں مل سکتا۔ وہ بچہ زانی کا ایسا بیٹا نہیں ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا، جو اس کا وارث بن سکے۔ اگر یہ کہا جائے کہ کبھی کبھی نسب کے احکام بدل جاتے ہیں، یہی معاملہ نکاح کا ہے۔۔۔ تو کہا جائے گا کہ اس میں اختلاف ہے اور جمہور اسے تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس میں شیعہ کے لیے کوئی دلیل نہیں، کیونکہ متعہ والی عورت سے بیوی ہونے کے تمام لوازمات ختم ہیں۔ اس میں حلال نکاح کی کوئی خصوصیت موجود نہیں ہوتی......۔''

(منهاج السّنة : 155/2)

سوال: کیا صرف مالیت والی چیز کو مہر مقرر کیا جا سکتا ہے یا کسی فعل کو بھی مہر مقرر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر فریقین کسی کام کو حق مہر مقرر کرنے پر رضا مند ہوں، تو اسے بھی مہر مقرر کیا جا سکتا ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنا دیا۔''

(صحيح البخاري : 5086، صحيح مسلم : 1365)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ابوطلحہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا، تو انہوں نے فرمایا: ابوطلحہ! آپ جیسے شخص کو رد نہیں کیا جاتا، لیکن آپ کافر ہیں اور میں مسلمان عورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔میرے لیے آپ سے نکاح کرنا جائز نہیں۔اگر آپ مسلمان ہو جائیں، تو یہی میرا حق مہر ہوگا،اس سے زائد میں کچھ نہیں مانگوں گی۔ابوطلحہ مسلمان ہو گئے، یوں یہی (ان کا مسلمان ہونا) سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حق مہر بن گیا۔ثابت کہتے ہیں: میں نے کسی عورت کا اتنا قیمتی مہر نہیں سنا، جتنا قیمتی مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تھا، یعنی ان کو حق مہر میں اسلام ملا تھا۔سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ازدواجی تعلقات قائم کیے،تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر بچہ پیدا ہوا۔“

(سنن النّسائي : 3341، وسندهٗ حسنٌ)

اس روایت کو امام ابن حبان (۷۱۸۷) اور حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ (المختارہ:۴۲۶) نے ”صحیح“ کہا ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

(فتح الباري : 115/9)

❀ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک عورت کہنی لگی: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں، میرے متعلق اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: ان سے میری شادی کروا دیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا کر کچھ تلاش کر لائیے، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔راوی کہتے ہیں: وہ گیا اور نہ تو لوہے کی انگوٹھی لایا اور نہ ہی کوئی اور چیز لایا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ کو قرآن کی کوئی سورت یاد ہے؟اس نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو اسے یاد تھیں، اس کی شادی کر دی۔“

(صحیح البخاري : 5149، صحیح مسلم : 1425)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوا کہ کسی کام اور عمل کو بھی حق مہر بنایا جا سکتا ہے۔

سوال: نابالغ لڑکے کا نکاح ہوا، مہر کس پر واجب ہوگا؟

جواب: نابالغی میں نکاح ہو سکتا ہے، مگر اس کے قائم رکھنے یا رد کرنے کا اختیار بلوغت کے بعد ہوگا، لہٰذا نابالغ پر بلوغت سے پہلے مہر واجب نہ ہوگا۔ البتہ بلوغت کے بعد اگر وہ نکاح کو قائم رکھے، تو اس پر مہر واجب ہو جائے گا۔

سوال: اگر باپ ضامن ہو، تو کیا اس سے مہر کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: شوہر پر مہر کس عمر میں واجب ہوتا ہے؟

جواب: بالغ ہونے کے بعد اگر شوہر نکاح قائم رکھے، تو اس پر مہر واجب ہو جاتا ہے۔

سوال: نکاح کے وقت لڑکی کی عمر اور حالت نکاح خواں پر ظاہر نہیں کی گئی، کیا نکاح منعقد ہوگا اور کیا مہر لازم ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر نکاح خواں پر حالت واضح نہیں، تو بھی نکاح منعقد ہو جائے گا اور مہر لازم ہوگا۔ البتہ لڑکی اور لڑکے دونوں پر ایک دوسرے کی حالت کا واضح ہونا ضروری ہے۔

سوال: اگر عورت پہلی رات اپنا مہر معاف کر دے، تو کیا معاف ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: ایک شخص نے نکاح میں مکان کو حق مہر مقرر کیا اور نکاح کے بعد رجسٹری کرانے کا وعدہ کیا، مگر نکاح کے بعد تین سال گزر چکے ہیں، رجسٹری نہیں کرائی، کیا نکاح قائم رہا یا نہیں؟

جواب: نکاح صحیح ہے، البتہ جب تک رجسٹری نہ ہوگی، مہر کی ادائیگی نہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: جس کا شوہر کئی برس سے پاگل ہے، آفاقہ کی کوئی اُمید نہیں، کیا عورت بغیر طلاق کے آگے شادی کرسکتی ہے اور حق مہر کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک شوہر حالت صحت میں طلاق نہ دے دے یا عورت خلع سے نکاح فسخ نہ کردے، دوسری جگہ شادی نہیں کرسکتی۔ اگر شوہر حالت صحت میں طلاق دے دے، تو عورت مکمل مہر کی حق دار ہوگی، البتہ فسخ کی صورت میں عورت حق مہر کی مستحق نہ ہوگی۔

سوال: ایک شخص نے اپنی زوجہ کا حق مہر ادا نہیں کیا اور نہ اس سے معاف کرایا، اب زوجہ وفات پا چکی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: حق مہر کی ادائیگی شوہر کے ذمہ ہے اور اب یہ رقم زوجہ کے ورثا میں تقسیم ہو گی۔ البتہ اگر ورثا اپنا اپنا حصہ معاف کردیں، تو شوہر سے مہر کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

سوال: کیا مہر معاف کرنے کے لیے گواہ بنانا ضروری ہے؟

جواب: ضروری نہیں، البتہ بہتر ہے، تا کہ کل کلاں جھگڑا نہ ہو۔

سوال: عورت کی بیماری پر جو اخراجات شوہر اٹھائے، کیا وہ حق مہر میں شمار ہوں گے؟

جواب: عورت کی ضروریات کو پورا کرنا شوہر کی ذمہ داری ہے، اس کا حق مہر سے کچھ تعلق نہیں، لہٰذا بیماری کے اخراجات حق مہر میں محسوب نہ ہوں گے۔

سوال: اگر بیوی شوہر کی نافرمان ہو، تو کیا وہ حق مہر کی مستحق ہوگی؟

جواب: ہر صورت میں حق مہر کی مستحق ہوگی۔

سوال: مرتدہ سے نکاح کرلیا، تو کیا وہ حق مہر کی مستحق ہوگی؟

جواب: مرتدہ سے نکاح جائز نہیں، یہ نکاح باطل ہے، البتہ ایسی عورت سے اگر خلوت اختیار کی ہے، تو عورت حق مہر کی مستحق ہوگی، کیونکہ شوہر اس کی شرمگاہ کو استعمال کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چکا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا۔“

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

باطل نکاح سے عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا جائے، تو مہر لازم ہوتا ہے۔

سوال: نکاح کے وقت مہر مؤجل طے پایا تھا، اب لڑکی کا ولی مہر معجّل کا دعویٰ کرتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب مہر مؤجل طے پایا تھا، تو لڑکی کا ولی معجّل ادائیگی کا مطالبہ نہیں کر سکتا، البتہ اگر شوہر ولی کے مطالبہ پر مہر معجّل ادا کر دے، تو مہر ادا ہو جائے گا اور اگر معجّل ادا نہ کرے، تو بھی نکاح میں خلل واقع نہ ہو گا۔

سوال: اگر فوت ہونے والے شوہر کی جائیداد مہر کی مقدار سے کم ہو، تو کیا باقی رقم کا مطالبہ ورثا سے کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حق مہر کی رقم شوہر کے ترکہ سے لی جا سکتی ہے، اگر وہ رقم ترکہ سے پوری نہ ہو، تو باقی رقم کا مطالبہ میت کے ورثا سے کیا جا سکتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا عورت کی زندگی میں دوسرا کوئی حق مہر میں حصہ دار ہے؟

جواب: مہر صرف عورت کا حق ہے، جب تک عورت زندہ ہے، کوئی دوسرا مہر میں حصہ دار نہیں، البتہ عورت کی وفات کے بعد مہر کی رقم ترکہ میں شامل ہوگی اور وارثوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

سوال: اگر بیوی شوہر کا قیمتی سامان لے کر بھاگ جائے، تو کیا وہ مہر کی رقم سے وضع کیا جائے گا یا نہیں؟

جواب: اگر ثابت ہو جائے کہ عورت نے شوہر کا بیش قیمت سامان چرایا ہے، تو اسے حق مہر کی رقم میں محسوب کیا جا سکتا ہے۔

سوال: زنا کی وجہ سے بیوی کو طلاق دے، تو مہر کی مستحق ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر مدخولہ ہے، تو پورے مہر کی مستحق ہوگی، زنا سے مہر ساقط نہیں ہوتا۔

سوال: مہر مؤجل طے ہوا تھا، مگر شوہر نے معجّل ادا کر دیا، تو ادائیگی ہو جائے گی؟

جواب: اگر بیوی مہر مؤجل کو معجّل وصول کرنے پر راضی ہے، تو اس سے ادائیگی ہو جائے گی اور اس کے بعد شوہر مہر مؤجل ادا کرنے کا پابند نہ ہوگا۔

سوال: کیا حق مہر معاف کرنے کے لیے عورت کو والدین کی اجازت ضروری ہے یا بغیر اجازت کے مہر معاف کر سکتی ہے؟

جواب: بالغ عورت حق مہر کی مالکہ ہے، وہ اس میں تصرف کا پورا اختیار رکھتی ہے، لہٰذا حق مہر معاف کرنے کے لیے اسے والدین سے اجازت کی ضرورت نہیں۔

سوال: طلاق کے بعد جب دوبارہ اسی مرد سے نکاح ہوا، تو کیا پہلا مہر لے سکتی ہے؟

جواب: عورت پہلے نکاح کے مہر کی بھی مستحق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: نکاح کے وقت جتنا مہر طے ہوا تھا، اس کا ایک حصہ شوہر نے ادا کر دیا، تو کیا طلاق کی صورت میں شوہر پر بقیہ مہر دینا بھی لازم ہوگا؟

جواب: مدخولہ پورے مہر کی حق دار ہے، طلاق یا وفات شوہر کی صورت میں اسے مہر کی بقیہ رقم بھی ادا کی جائے گی۔

سوال: ایک شخص نے اپنے داماد سے کہا کہ میری بیٹی کو طلاق دے دو، داماد نے کہا کہ اگر مہر معاف کر دو، تو میں طلاق دے دیتا ہوں، تو زوجہ کے باپ نے ضامن ہو کر کہا کہ میں اپنی بیٹی سے مہر معاف کرا دوں گا، اب شوہر نے طلاق دے دی، مگر بیوی نے حق مہر معاف نہیں کیا اور مطالبہ کر رہی ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق تو ہوگئی ہے، البتہ اگر بیوی نے حق مہر معاف نہیں کیا، تو وہ شوہر سے حق مہر کا مطالبہ کر سکتی۔

سوال: اگر خنثیٰ سے نکاح ہو جائے، تو کیا وہ مہر کی حق دار ہوگی؟

جواب: خنثیٰ سے نکاح نہیں ہوتا اور نہ اس سے خلوت صحیحہ ہو سکتی ہے، لہٰذا یہ بالکل مہر کی حق دار نہیں، نہ نصف مہر کی اور نہ پورے مہر کی۔

سوال: کیا ہنسی مذاق میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

جواب: ہنسی مذاق میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ.

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے۔

۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔''

(سنن أبي داود : ۲۱۹۴، سنن التّرمذي : ۱۲۲۵، سنن ابن ماجه : ۲۰۳۹، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ۵۸/۲، سنن الدّارقطني : ۲۵۶/۳-۲۵۷، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔ (التّلخيص الحبير : ۲۱۰/۳)

عبدالرحمٰن بن حبیب بن اردک ''حسن الحدیث'' ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

''اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علما کا اسی پر عمل ہے۔''

حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ صَرِيحَ لَفْظِ الطَّلَاقِ إِذَا جَرٰى عَلٰى لِسَانِ الْبَالِغِ الْعَاقِلِ فَإِنَّهٗ مُؤَاخَذٌ بِهٖ وَلَا يَنْفَعُهٗ أَنْ يَّقُولَ: كُنْتُ لَاعِبًا أَوْ هَازِلًا أَوْ لَمْ أَنْوِ بِهٖ طَلَاقًا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأُمُورِ.

''تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ طلاق کا صریح لفظ جب کسی بالغ عاقل کی زبان پر

جاری ہو جائے، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ گو وہ کہتا پھرے کہ میں نے مذاق کیا تھا یا طلاق کی نیت ہی نہیں کی تھی، یا اس طرح کی کوئی اور بات کرے۔‘‘

(مَعالِم السّنن : ٣/٢٤٣، شرح السّنة للبَغوي : ٩/٢٢٠)

سوال: حالتِ حمل میں طلاق ہوئی، تو دورانِ عدت نان ونفقہ کس کے ذمہ ہو گا؟

جواب: حالتِ حمل میں طلاق ہو جانے کی صورت میں دوران عدت، عدت خواہ طلاق رجعی کی ہو یا طلاق بائن کی، ہر دو صورت نان ونفقہ خاوند کے ذمہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ .

(الطّلاق : ٦)

’’عورتیں حاملہ ہوں، تو وضعِ حمل تک ان کا نفقہ تم پر واجب ہے۔‘‘

سوال: رخصتی سے پہلے طلاق ہو جائے، تو عدت ہو گی؟

جواب: رخصتی سے پہلے طلاق ہو جائے، تو عدت نہیں ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ (الأحزاب : ٤٩)

’’مؤمنو! جب مومن عورتوں سے نکاح کر لو، پھر دخول سے قبل طلاق دے دو، تو ان پر کوئی عدت نہیں۔ بس انہیں فائدہ پہنچائیں اور عمدگی کے ساتھ چھوڑ دیں۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنَّهُ إِذَا كَانَ الطَّلَاقُ قَبْلَ الْمَسِيسِ وَالْخَلْوَةِ فَلَا عِدَّةَ .

''اہل علم کا اجماع ہے کہ اگر خلوت اور مجامعت سے پہلے طلاق ہو جائے، تو عورت پر کوئی عدت نہیں۔''

(زاد المسير : 472/3)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا أَمْرٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طُلِّقَتْ قَبْلَ الدُّخُولِ بِهَا لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا فَتَذْهَبُ فَتَتَزَوَّجُ فِي فَوْرِهَا مَنْ شَاءَتْ، وَلَا يُسْتَثْنٰى مِنْ هٰذَا إِلَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا، فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ مِنْهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا بِالْإِجْمَاعِ أَيْضًا .

''علمائے کرام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ غیر مدخولہ کی طلاق کی کوئی عدت نہیں، وہ جس سے چاہے شادی کرسکتی ہے۔ ہاں وہ عورت اس حکم سے خارج ہے، جس کا خاوند فوت ہو جائے، کیوں کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ خواہ وہ غیر مدخولہ ہی کیوں نہ ہو، چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔''

(تفسير ابن كثير : ١٩٤/٥)

سوال: ایک یا دو طلاقیں دی، بیوی عدت میں ہے، کیا خاوند اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی رجوع کرسکتا ہے؟

جواب: ایک یا دو رجعی طلاقیں دیں۔ بیوی عدت میں ہے، خاوند اس کے نہ چاہتے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

ہوئے بھی رجوع کر سکتا ہے، خواہ عورت کا ولی بھی نہ چاہتا ہو، تو بھی رجوع کا حق رکھتا ہے۔ اس پر قرآن وحدیث اور اجماع امت سے دلائل ہیں۔

قرآنی دلائل:

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَالِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا﴾

(البقرۃ: ۲۲۸)

''شوہر رجوع کا زیادہ حق رکھتے ہیں، اگر صلح کا ارادہ ہو۔''

② قرآنی نص ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾

(البقرۃ: ۲۳۱)

''جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت کے قریب پہنچ جائیں، تو انہیں اچھے طریقے سے اپنے گھروں میں روک سکتے ہو۔''

③ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(البقرۃ: ۲۲۹)

''طلاق (سنی) دو مرتبہ ہے۔ اس میں یا تو اچھے طریقے سے رجوع کر لیا جائے یا حق تلفی کیے بغیر رخصت کر دیا جائے۔''

حدیثی دلائل:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو ان کے والد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

”انہیں کہیں کہ رجوع کرلیں، پھر طہر تک روکے رکھیں، تاآنکہ بیوی حیض کے بعد دوبارہ طہر میں آجائے۔ پھر رکھنا چاہیں، تو رکھیں، طلاق دینا چاہیں، تو طلاق دے دیں۔ اللہ کا مقرر کردہ اندازِ طلاق یہی ہے۔“

(صحيح البخاري : ٥٢٥١، صحيح مسلم : ١٤٧١)

② مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يَقَعُ بِهَا، وَلَمْ يُشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا، وَلَا عَلٰى رَجْعَتِهَا، فَقَالَ: طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ، وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ، أَشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا، وَعَلٰى رَجْعَتِهَا، وَلَا تَعُدْ.

”سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کی بابت پوچھا گیا، جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے جماع کرلیتا ہے اور طلاق و رجوع پر کسی کو گواہ نہیں بناتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فتوی دیا کہ آپ نے طلاق و رجوع میں سنت کی مخالفت کی ہے۔ لہٰذا طلاق و رجوع پر گواہ بنائیں اور آئندہ ایسا مت کریں۔“

(سنن أبي داوٗد : ٢١٨٦، سنن ابن ماجه : ٢٠٢٥، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔(تُحفة المُحتاج : ١٤٨٨)

③ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، بعد میں رجوع کرلیا۔''

(سنن أبي داوٗد : ٢٢٨٣، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : ٥٧٢٣، سنن ابن ماجه : ٢٠١٦، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۲۷۵) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

④ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَلَّقَ حَفْصَةَ أُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَرَاجَعَهَا .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رجوع کرنے کا کہا گیا، آپ نے رجوع کرلیا۔''

(الطّبقات الكبرىٰ لابن سعد : ٦٧/٨، وسندهٗ حسنٌ)

اجماع:

علامہ صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الزَّوْجَ رَجْعَةٌ .

''علمائے کرام کا اجماع ہے کہ خاوند رجوع کا حق رکھتا ہے۔''

(سُبُل السّلام : ٣٤٨/٣)

سوال: ایک یا دو طلاقیں دیں، بیوی عدت میں تھی کہ شوہر کی وفات ہوگئی، کیا بیوی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وارث بنے گی؟

جواب: بیوی وارث بنے گی، اسی طرح بیوی دورانِ عدت فوت ہو جائے، تو شوہر وارث بنے گا۔ یہ اجماعی مسئلہ ہے۔

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ فِي مَرَضِهٖ فَبَتَّهَا قَالَ : أَمَّا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَرَّثَهَا، وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرٰى أَنْ أُوَرِّثَهَا بِبَيْنُونَتِهٖ إِيَّاهَا .

”میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا، جو اپنے مرض الموت میں طلاقِ بتہ دے۔ فرمانے لگے: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تو اسے وارث قرار دیتے ہیں، جب کہ میں اسے وارث نہیں سمجھتا، کیوں کہ وہ اسے طلاقِ بتہ دے چکا ہے۔“ (السّنن الکبریٰ للبیهقي : ٣٦٢/٧، وسندهٗ صحیحٌ)

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اَلطَّلَاقُ الرَّجْعِيُّ هُوَ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الزَّوْجُ مُخَيَّرًا مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ بَيْنَ تَرْكِهَا لَا يُرَاجِعُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، فَتَمْلِكُ أَمْرَهَا فَلَا يُرَاجِعُهَا إِلَّا بِوَلِيٍّ وَرِضَاهَا، وَصَدَاقٍ، وَبَيْنَ أَنْ يُشْهِدَ عَلَى ارْتِجَاعِهَا فَقَطْ فَتَكُونُ زَوْجَتَهٗ أَحَبَّتْ أَمْ كَرِهَتْ بِلَا وَلِيٍّ وَلَا صَدَاقٍ، لٰكِنْ بِإِشْهَادٍ فَقَطْ، وَلَوْ مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ تَمَامِ الْعِدَّةِ وَقَبْلَ الْمُرَاجَعَةِ وَرِثَهُ الْبَاقِي مِنْهُمَا وَهٰذَا لَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خِلَافَ فِيهِ مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ .

”رجعی طلاق یہ ہے، جس میں خاوند یا تو اپنی بیوی کو عدت کے اختتام تک چھوڑے رکھے۔ عدت کے بعد عورت آزاد ہے۔ خاوند دوبارہ بسانا چاہے، تو عورت کی رضا مندی، ولی کی اجازت اور نئے حق مہر کے ساتھ اسے بیوی بنا سکتا ہے، یا پھر (عدت کے دوران) گواہ بنا کر رجوع کر لے، تو وہ اس کی بیوی رہے گی، بیوی (اس رجوع پر) راضی ہو، یا نہ ہو۔ اس میں کسی ولی یا نئے حق مہر کی ضرورت نہیں، بس گواہی کافی ہے۔ عدت ختم ہونے یا رجوع سے پہلے خاوند یا بیوی فوت ہو جائے، تو دوسرا وارث بنے گا۔ اس میں ائمہ کا کوئی اختلاف نہیں۔“ (المحلّى بالآثار : ٤٨٤/٩)

❀ نیز شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اجماع ذکر کیا ہے۔

(مجموع الفتاویٰ : ٩/٣٣)

سوال: ایک یا دو رجعی طلاقیں دیں، عورت کی عدت بھی ختم ہو گی، اب گھر آباد کرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: نکاحِ جدید کے ساتھ بیوی بنا سکتا ہے۔

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة : ٢٣٢)

”جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تو تم (اولیا) انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

مند ہو جائیں۔''

② سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَخَطَبَهَا، فَأَبٰى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ : ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾(البقرة : ٢٣٢)

''سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی، عدت ختم ہونے تک چھوڑے رکھا، پھر نکاح کا پیغام بھیجا، تو سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾(البقرة : ٢٣٢) ''انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو۔''(صحيح البخاري : ٤٥٢٩)

③ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ، ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَانِي يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ : لَا، وَاللّٰهِ لَا أُنْكِحُهَا أَبَدًا، قَالَ : فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (البقرة : ٢٣٢) الْآيَةَ، قَالَ : فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ .

''مجھے اپنی بہن کی منگنی کا پیغام ملا۔ میرے چچا زاد آئے، تو میں نے ان سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

اپنی بہن کا نکاح کر دیا، اس نے طلاقِ رجعی دے دی، حتی کہ عدت ختم ہو گئی۔ پھر اس نے نکاحِ جدید کا پیغام بھیجا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں ہر گز نکاح نہیں کروں گا، میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تم انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہوں۔'' اس کے بعد میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور ان سے شادی کر دی۔'' (سنن أبي داود: ٢٠٨٧، وسندهٗ حسنٌ)

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (٦٢٠ھ) لکھتے ہیں:

أَنْ يُطَلِّقَهَا دُونَ الثَّلَاثِ ثُمَّ تَعُودَ إِلَيْهِ بِرَجْعَةٍ، أَوْ نِكَاحٍ جَدِيدٍ قَبْلَ زَوْجٍ ثَانٍ فَهَذِهِ تَرْجِعُ إِلَيْهِ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا بِغَيْرِ خِلَافٍ نَعْلَمُهُ.

''تین سے کم طلاقیں دے بیٹھے اور دوسرے خاوند سے نکاح کر لینے سے پہلے رجوع یا نکاحِ جدید کر کے اسے واپس لے آئے، تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ عورت اپنے خاوند کی طرف بقیہ طلاق کی بنا پر واپس آ سکتی ہے۔''

(المُغني: ٨/٤٤١)

سوال: ایک یا دو طلاقیں ہوئیں، عدت گزار کر دوسری جگہ شادی کر لی، اس نے بھی طلاق دے دی، کیا پہلے خاوند سے نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، پہلے خاوند سے نکاح ہو سکتا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا، حَتّٰى تَحِلَّ، وَتَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَيَمُوتُ عَنْهَا، أَوْ يُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ، فَإِنَّهَا تَكُونُ عِنْدَهُ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا .

جس عورت کو اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے دے اور عدت ختم ہو جانے تک رجوع نہ کرے، عورت کسی اور سے شادی کر لے اور وہ فوت ہو جائے یا طلاق دے دے، پھر پہلے خاوند سے نکاح کر لے، تو یہ عورت پہلے خاوند کے پاس بقیہ طلاق کی بنا پر رشتۂ ازدواج قائم رکھ سکتی ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : ٥٨٦/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : ٣٦٥/٧، وسندهٗ صحيحٌ)

طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا أَوْ يَمُوتُ عَنْهَا فَيَتَزَوَّجُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ قَالَ : فَتَكُونُ عَلٰى طَلَاقٍ جَدِيدٍ ثَلَاثٍ .

''ایک شخص نے دو طلاقیں دیں، پھر اس عورت سے کسی اور نے شادی کر لی۔ دوسرے خاوند نے طلاق دے دی یا فوت ہو گیا، تو وہ پہلے خاوند سے شادی کر لیتی ہے۔ اس صورت حال کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ نئی تین طلاقوں کا مختار ہو گا۔''(السّنن الكبرٰى : ٣٦٥/٧، وسندهٗ صحيحٌ)

www.KitaboSunnat.com

رہا طلاقِ جدید کا مسئلہ، تو یہ مرجوح ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا مؤقف ہی راجح ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کر کے امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَلٰى ذٰلِكَ السُّنَّةُ عِنْدَنَا الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا .

''اس مسئلہ میں ہمارے ہاں بغیر کسی اختلاف کے یہی طریقہ رائج ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : ٢/٥٨٦)

سوال: حاملہ کو طلاقِ رجعی ہو یا بائن یا وہ شوہر کی وفات کی عدت میں ہو، تو اس کا نان ونفقہ کس کے ذمہ ہے؟

جواب: ہر دو صورت میں نان ونفقہ خاوند پر واجب ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾

(الطّلاق : ٦)

''عورتیں حاملہ ہوں، تو وضعِ حمل تک ان پر خرچ کریں۔''

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں ہوئیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا .

''آپ کے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے، الا کہ آپ حاملہ ہوتیں۔''

(سنن أبي داود : ٢٢٩٠، وسندهٗ صحيحٌ)

ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الْمَبْتُوتَةُ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا، حَتّٰى تَحِلَّ، وَلَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا، فَيُنْفَقُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا .

”طلاقِ بتہ والی عورت عدت ختم ہونے تک گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔ اس کے لیے نفقہ بھی نہیں ہوگا، ہاں حاملہ ہو، تو وضعِ حمل تک خرچہ شوہر کے ذمہ ہے۔“

(مؤطأ الإمام مالك : ٨٣٧/٤)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا . ”ہمارا بھی یہی مؤقف ہے۔“ (ایضاً)

سوال: اگر ایک یا دو طلاقیں ہو جائیں، تو دورانِ عدت نفقہ و سکنی کس کے ذمہ ہے؟

جواب: رجعی طلاق میں دورانِ عدت تمام اخراجات اور رہائش بذمہ شوہر ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ .

”رجعی طلاق میں ہی عورت کے لیے نفقہ و سکنی ہے۔“

(سنن النّسائي : ٣٤٠٣، وسندهٗ صحيحٌ)

اس پر مسلمانوں کا اجماع و اتفاق ہے۔

حافظ بغوی رحمہ اللہ (٥١٦ھ) لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُعْتَدَّةِ الرَّجْعِيَّةِ أَنَّهَا تَسْتَحِقُّ النَّفَقَةَ، وَالسُّكْنٰى عَلٰى زَوْجِهَا .

”اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ طلاقِ رجعی کی عدت گزارنے والی عورت کا نفقہ و سکنی خاوند کے ذمہ ہے۔“ (شرح السُّنّة : ٣٠٢/٩)

سوال: نکاح ہوا، مگر رخصتی سے پہلے ہی شوہر فوت ہو گیا، کیا بیوی عدت گزارے گی؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جواب): جی ہاں، عدت گزارے گی، کیونکہ شوہر کی وفات پر عدت مطلق بیان ہوئی ہے، اس میں استثنٰی نہیں ہے۔

(سوال): بیوی رجعی طلاق کی عدت میں تھی کہ خاوند فوت ہو گیا، تو کیا کرے گی؟

(جواب): وہ اس عدت کو عدتِ وفات میں بدل دے گی، یعنی چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔

(سوال): نکاح سے پہلے ولیمہ کیسا ہے؟

(جواب): خلاف شرع ہے۔ ولیمہ نکاح کے بعد کی سنت ہے۔ اگر کوئی نکاح سے پہلے ولیمہ کرے گا، تو نکاح کی برکت ختم ہو سکتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

جُعِلَ الذِّلَّةُ، وَالصَّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي .

''جو میری حکم عدولی کرے گا، ذلت و رسوائی اس پر مسلط کر دی جائے گی۔''

(مسند الإمام أحمد : ۲/۵۰، وسندهٗ حسنٌ)

❀ احمد رضا خان بریلوی صاحب کہتے ہیں:

''ولیمہ زفاف ''شب عروسی'' کی سنت ہے اور نابالغ بھی زفاف کے ولیمہ کرے اور ولیمہ شب زفاف کی صبح کو کرے۔''

(ملفوظات، حصہ سوئم، ص ۲۶۲)

(سوال): اگر کسی نے بیوی کا مہر ادا نہیں کیا اور فوت ہو گیا، کیا بیوی کا مہر قرضہ میں شمار ہو گا یا نہیں؟

(جواب): بیوی کا مہر قرض میں شمار ہو گا اور تقسیم ترکہ سے پہلے اس کی ادائیگی ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: زانیہ حاملہ سے نکاح کیا، خلوت بھی اختیار کی، پھر طلاق دے دی، تو کتنا حق مہر شوہر کے ذمہ ہے؟

جواب: زانیہ حاملہ اگر اسی شخص سے نکاح کرے، جس سے زنا کیا ہے، تو دوران حمل نکاح ہوسکتا ہے، البتہ کسی اور شخص سے دوران حمل نکاح نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی سے نکاح کیا، تو یہ باطل ہے، البتہ خلوت اختیار کرنے کی صورت میں عورت پورے مہر کی مستحق ہے، کیونکہ باطل نکاح میں بھی خلوت اختیار کرنے سے مہر واجب ہوجاتا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهُ.

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہوجائے، تو حاکم وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔“

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ثابت ہوا کہ باطل نکاح کے ذریعہ ہم بستر ہونے سے بھی مہر واجب ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر شوہر بیوی سے کہے کہ میری اجازت کے بغیر کہیں نہ جانا، ورنہ مہر ادا نہیں کروں گا، پھر عورت بغیر اجازت چلی گئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مہر ادا کرنا شوہر پر لازم ہے اور عورت پر لازم یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کے اجازت کے بغیر کہیں نہ جائے، اب اگر دونوں میں سے کوئی اپنا فرض ادا نہ کرے، تو اس سے دوسرے کا فرض ساقط نہیں ہوتا، لہٰذا ہر صورت عورت کو مہر دینا شوہر کے ذمہ ہے، خواہ وہ بات مانے یا نہ مانے، اجازت لے، یا نہ لے۔

سوال: پہلے نکاح دو ہزار روپے حق مہر کے عوض کیا، پھر اسی عورت سے تجدید نکاح دس ہزار روپے حق مہر کے عوض کیا، کیا حکم ہے؟

جواب: ہر نکاح کے لیے الگ مہر لازم ہے۔ دونوں مہر شوہر کے ذمہ ہیں، نیز ایک ہی عورت سے اگر دوسری مرتبہ نکاح ہو، تو اس کا مہر پہلے مہر سے مختلف ہو سکتا ہے۔

سوال: اگر غلطی سے رضاعی بہن بھائی کا نکاح ہو گیا، تو مہر لازم ہو گا یا نہیں؟

جواب: رضاعی بہن بھائی کا نکاح نہیں ہوتا، یہ حرام رشتہ ہے، کیونکہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں، البتہ اگر نکاح ہو گیا، تو خلوت کی صورت میں پورا حق مہر لازم ہو گا، خواہ نکاح غلطی سے ہوا ہو، یا جانتے بوجھتے ہوا ہو، کیونکہ ہر باطل نکاح میں خلوت سے مہر لازم ہو جاتا ہے۔

سوال: بغیر مہر کے نکاح ہوا اور خلوت سے پہلے طلاق ہو گئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح میں مہر ہونا ضروری ہے، بغیر مہر نکاح نہیں ہوتا۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں چونکہ خلوت اختیار نہیں کی گئی، تو کچھ مہر لازم نہ ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سوال): خلوت سے پہلے طلاق دینے سے مہر لازم ہوگا یا نہیں؟

(جواب): اگر نکاح صحیح ہے، تو خلوت سے پہلے طلاق دینے سے نصف مہر لازم ہوگا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾(البقرة : ۲۳۷)

”تم نے خلوت سے پہلے ہی طلاق دے دی اور اس کا مہر بھی مقرر کیا تھا، تو مقررہ مہر کا نصف ادا کرنا ضروری ہے۔“

(سوال): جس بیماری میں بیوی نے مہر معاف کیا، اسی بیماری میں بیوی فوت ہوگئی، کیا مہر معاف ہوا یا نہیں؟

(جواب): اگر بیوی نے ہوش وحواس میں بغیر کسی دباؤ کے مہر معاف کیا تھا، تو حق مہر معاف ہے، شوہر کے ذمہ اس کی ادائیگی نہیں۔

(سوال): اگر بیوہ نکاح کرلے، تو پہلے خاوند کے ترکہ اور مہر کی مستحق رہتی ہے؟

(جواب): بیوہ آگے نکاح کرے یا نہ کرے، پہلے خاوند سے ترکہ اور مہر کی مستحق رہتی ہے، نیز کوئی بیوہ کو نکاح سے نہیں روک سکتا، بلکہ وہ ولی کی اجازت سے آگے نکاح کرلے، یہی اس کی آئندہ زندگی کے لیے بہتر ہے، ورنہ وہ زندگی بھر دوسروں کے سہارے کی محتاج رہے گی اور خوش حال زندگی بسر نہیں کرسکے گی۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے خاوند سیدنا ابنِ حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے، مدینہ میں فوت ہوگئے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کو پیشکش کی، میں نے کہا: اگر آپ چاہیں، تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، انہوں نے فرمایا: میں غور وفکر کروں گا، (پھر بتاؤں گا)، میں کچھ راتیں ٹھہر گیا، پھر عثمان رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور فرمایا: میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ میں اس وقت شادی نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: اگر آپ چاہیں، تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں (آخر ان کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا)۔''

(صحيح البخاري : 5129)

سوال: مہر مؤجل طے ہوا تھا، مگر شوہر نے معجّل ادا کر دیا اور بیوی نے اس رقم کا زیور بنا لیا، تو کیا وفات شوہر کے بعد عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

جواب: جب مہر کو معجّل کر کے ادا کر دیا گیا، تو اب مطالبہ نہیں۔

سوال: نکاح کے وقت پورا مہر ادا کر دیا، مگر خلوت سے پہلے طلاق دے دی، تو کیا اب شوہر آدھا مہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں عورت نصف مہر کی مستحق ہے، اب اگر شوہر چاہے، تو آدھا مہر واپس لے سکتا ہے، اگر معاف کر دے، تو بہتر ہے۔

سوال: کیا لونڈی کی آزادی کو مہر مقرر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا اور اسی آزادی کو حق مہر بنایا۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِتْقَهَا صَدَاقَهَا .

”رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنا دیا۔“

(صحيح البخاري : 5086، صحيح مسلم : 1365)

سوال: مہر معجّل کا مطالبہ لڑکے سے ہوگا یا اس کے والد سے؟

جواب: اگر لڑکا بالغ ہے، تو مہر کا مطالبہ لڑکے سے ہوگا اور اگر لڑکا نابالغ ہے، تو مہر معجّل کا مطالبہ لڑکے کے والد سے ہوگا۔

سوال: مہر کس کی ملکیت ہے؟

جواب: مہر دلہن کی ملکیت ہے، وہ اس میں پورا تصرف کر سکتی ہے۔

سوال: مہر کتنا ہونا چاہیے؟

جواب: مہر حیثیت کے مطابق ہونا چاہیے، حیثیت سے زیادہ مہر مستحسن نہیں۔

سوال: کنواری کہہ کر مہر دس ہزار مقرر کیا، مگر بعد میں معلوم ہوا کہ شوہر دیدہ ہے، تو اس صورت میں مہر کتنا ہوگا؟

جواب: لڑکی والوں نے جو دھوکہ دیا اس پر گناہ گار ہوئے، مگر چونکہ دس ہزار مہر پر نکاح ہوا، تو اب شوہر کے ذمہ دس ہزار ہی واجب الادا ہوں گے۔

سوال: نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت قابل جماع نہیں، تو کیا مہر واجب ہوگا؟

جواب: اگر خلوت سے پہلے طلاق دے دی، تو نصف مہر شوہر کے ذمہ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر مرتد ہو گیا، کیا اب بھی اس سے مہر وصول کیا جائے گا؟

جواب: مرتد سے نکاح ختم ہو جاتا ہے، البتہ مرتد شوہر سے عورت شرعاً وقانوناً حق مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

سوال: نکاح حلالہ میں حق مہر دینا ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح حلالہ ناجائز و باطل ہے، یہ زنا ہے، البتہ اگر مرد نے اس باطل نکاح کی صورت میں عورت سے خلوت اختیار کی، تو مہر واجب ہو گیا، کیونکہ ہر باطل نکاح کے ذریعے ہم بستر ہونے سے پورا مہر واجب ہو جاتا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا .

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مہر ملے گا۔

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: اگر نابالغ شوہر فوت ہو جائے، تو مہر اور عدت لازم ہوگی یا نہیں؟

جواب: نابالغی کا نکاح صحیح ہے۔ اس لیے نابالغ شوہر فوت ہو جائے، تو بیوی حق مہر اور وراثت کی مستحق ہے، نیز وہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر بھی گزارے گی۔

سوال: جس نکاح میں مہر کی مقدار حیثیت سے بہت زیادہ ہو، تو کیا ایسا نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: مہر کی مقدار حیثیت کے مطابق ہونی چاہیے، حیثیت سے زائد مقدار غیر مستحسن ہے۔ البتہ ہر صورت میں نکاح ہو جاتا ہے۔

سوال: بیوی نے مہر معجّل وصول کر لیا، کیا اس کے بعد وہ شوہر کے گھر رخصت ہونے سے منع کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مہر معجّل ادا کر دیا، تو بیوی کے لیے شوہر کے گھر رخصت ہونے سے منع کرنا جائز نہیں۔ یہ شوہر کا شرعی حق ہے۔

سوال: لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا ولی حق مہر کی رقم خرچ کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حق مہر لڑکی کی ملکیت ہے، اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی اس میں تصرف نہیں کر سکتا، نہ اس کا ولی اور نہ اس کا شوہر۔

سوال: منکوحہ کو طلاق دے دی، اب لڑکی کے ورثاء کب تک اس سے حق مہر کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالبہ کرنے کے مجاز ہیں؟

جواب: جب تک وہ مہر کی پوری رقم ادا نہیں کر دیتا۔

سوال: لڑکے کے والد نے حق مہر دینے کا ذمہ لیا تھا، اب لڑکا فوت ہو چکا ہے، کیا اس کے والد سے مہر کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جب والد حق مہر کا ضامن بنا تھا، تو اس سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال: سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر کتنا تھا؟

جواب: اُم المومنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر کتنا تھا؟ اس بارے میں کچھ ثابت نہیں ہو سکا۔ بعض روایات میں چار ہزار دینار اور بعض میں چار ہزار درہم کا ذکر ہے، مگر اُصول محدثین کی روشنی میں یہ روایات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتیں۔

سوال: کیا بیوی مرض الموت میں حق مہر معاف کر سکتی ہے؟

جواب: بیوی مرض الموت میں شوہر کو حق مہر معاف کر سکتی ہے۔

سوال: مہر نمائشی کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: بعض لوگ نکاح کے وقت لوگوں کو دکھانے کے لیے ایک خطیر رقم بطور مہر لکھ دیتے ہیں، بعد میں وہ رقم ادا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ فقط دکھانے کے لیے تھا۔ اسے مہر نمائشی کہتے ہیں۔ ایسا کرنا ناجائز ہے۔ مہر کی جو رقم نکاح کے وقت طے ہوئی، وہ ادا کرنا شوہر پر لازم ہے اور اس کے مطابق عورت شوہر سے مطالبہ بھی کر سکتی ہے، خواہ وہ رقم کم ہو یا زیادہ اور خواہ وہ مہر نمائشی ہی کیوں نہ ہو، بہر صورت ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال: کیا سونے کی انگوٹھی کو مہر مقرر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جس بھی چیز پر فریقین متفق ہوں، اسے مہر مقرر کیا جا سکتا ہے، خواہ وہ سونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی انگوٹھی ہو یا لوہے کی انگوٹھی۔ لوہے کی انگوٹھی کو مہر بنانا بھی جائز ہے۔

❀ نبی کریم ﷺ نے سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے حق مہر کے بارے میں فرمایا:

اِلْتَمِسْ، وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ.

''تلاش کیجیے، اگرچہ لوہے کی کوئی انگوٹھی ہی مل جائے۔''

(صحيح البخاري: 5121، صحيح مسلم: 1425)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''فریقین راضی ہوں، تو تھوڑے حق مہر، خواہ وہ کی ایک انگوٹھی ہو، پر نکاح کے جواز کی صحیح، صریح اور محکم سنت کو ایک غیر ثابت اثر اور فاسد ترین قیاس کی وجہ سے رد کر دیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے عمومی طور پر فرمایا ہے: ﴿أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ﴾ (النّساء: 24) ''تمہارے لیے اپنے مالوں کے عوض نکاح کرنا جائز ہے۔'' نیز فریقین کی رضا مندی کی صورت میں تھوڑے یا زیادہ مال کے بدلے خرید و فروخت پر قیاس بھی اسی بات کا متقاضی ہے۔ (احناف نے حق مہر کو قطع ید پر قیاس کیا ہے۔) حالانکہ کہاں نکاح اور کہاں چوری؟ کہاں شرمگاہ کی حلت اور کہاں چوری میں ہاتھ کاٹنا؟ کئی بار یہ بات ذکر کی جا چکی ہے کہ سب سے بہترین قیاس اہل حدیث ہی کرتے ہیں، کیونکہ جتنا کوئی شخص حدیث کے قریب ہوگا، اتنا ہی اس کا قیاس زیادہ صحیح ہوگا اور جتنا کوئی شخص حدیث سے دور ہوگا، اتنا ہی اس کا قیاس فاسد ہوگا۔''

(إعلام المؤقعين عن ربّ العالمين: 330/2)

سوال: اگر عورت مہر کی رقم شوہر کو ہبہ کر دے، تو کیا دوبارہ مطالبہ کر سکتی ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(جواب): جو چیز ایک بار ہبہ کر دی، اسے واپس نہیں لیا جا سکتا، صرف والد اپنی اولاد کو دی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی نہیں۔ اس پر وعید آئی ہے۔

❁ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میرے والد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تا کہ ان تحائف پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں، جو انہوں نے مجھے دیے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو یہ تحائف دیے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! فرمایا: ''تو پھر یہ بھی واپس لے لیں۔''

(صحيح البخاري: 2586، صحيح مسلم: 1623)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهٖ .

''ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے، جو قے کرنے کے بعد دوبارہ نگل لے۔''

(صحيح البخاري: 2621، صحيح مسلم: 1622)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا::

''کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو تحفہ دے کر اس سے واپس لے لے، بجز والد کے، جو وہ اپنے بیٹے کو دیتا ہے۔ جو تحفہ دے کر واپس لیتا ہے، اس کی مثال کتے جیسی ہے، جو کھاتا ہے، جب سیر ہو جاتا ہے، تو قے کرتا ہے، پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مسند الإمام أحمد : 78,27/2، سنن أبي داوٗد : 3539، سنن النّسائي : 3720، سنن التّرمذي : 2132، سنن ابن ماجه : 2377، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۹۹۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۴۶/۲) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا مہر کتنا تھا اور اس سے زائد مہر مقرر کرنا گناہ ہے یا نہیں؟

جواب: شریعت نے مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کوئی مقدار مقرر نہیں کی، حیثیت کے مطابق جو چیز فریقین کے مابین طے پا جائے، اسے مہر بنایا جا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے لیے پانچ سو درہم مہر مقرر فرمایا۔ (صحیح مسلم: 1426) لونڈی کی آزادی کو بھی حق مہر بنانا ثابت ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنا دیا۔''

(صحيح البخاري : 5086، صحيح مسلم : 1365)

اگر کوئی مالدار ازواج مطہرات کے مہر سے زیادہ مقدار مقرر کر لے، تو یہ گناہ ہے، نہ اسراف۔

سوال: نکاح کے وقت ولی کا مہر وصول کرنا کیسا ہے؟

جواب: لڑکی کا ولی مہر وصول کر سکتا ہے، مگر اپنے تصرف میں نہیں لا سکتا، تاوقتیکہ لڑکی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجازت دے دے، کیونکہ حق مہر لڑکی کی ملکیت ہے۔

سوال: بیس ہزار ماہانہ آمدنی والا کتنا مہر مقرر کرے؟

جواب: فریقین باہمی رضامندی سے جتنا بھی مقرر کر لیں، اسے مہر بنایا جا سکتا ہے۔ البتہ ہر چیز میں کفایت شعاری سے کام لینا چاہیے، یہ نہ ہو کہ مہر کی مقدار میں تو کمی کر دی جائے اور کھانے پینے پر بے بہا خرچ کیا جائے۔ ہر کسی کو چاہیے کہ نکاح پر اپنی حیثیت کے مطابق میانہ روی سے خرچ کرے۔

سوال: نکاح کے وقت یہ شرط عائد کرنا کہ ''حق مہر معاف کرنے کا حق لڑکی کے ولی کو حاصل ہوگا۔'' کیسا ہے؟

جواب: یہ باطل شرط ہے۔ شریعت میں حق مہر کی ملکیت لڑکی کو حاصل ہے، وہ چاہے تو حق مہر وصول کر لے اور چاہے تو معاف کر دے۔ لہٰذا کسی کا حق دوسرے کو دینا جائز نہیں، تا آنکہ خود حق دار اپنا حق دوسرے کو تفویض کر دے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں، جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔''

(صحيح البخاري : 2560، صحيح مسلم : 1504)

سوال: فریقین کو مہر کی مقدار یاد نہیں، تو کتنا مہر شوہر کے ذمہ ہے؟

جواب: اس صورت میں مہر مثل مقرر ہوگا، یعنی لڑکی کی بہنوں اور ددھیالی خاندان کی عورتوں کا جو مہر تھا، اس کے مطابق حق مہر لازم ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ڈیڑھ سالہ لڑکے لڑکی کا نکاح ہوا، پھر اسی عمر میں لڑکے کی ماں نے اپنے بیٹے کی ڈیڑھ سالہ زوجہ کو دودھ پلا دیا، تو اس صورت میں نکاح اور حق مہر کا کیا حکم ہے؟

جواب: ڈیڑھ سالہ لڑکے لڑکی کا نکاح اگر اس کے ولی کر دیں، تو صحیح ہے۔ مگر جب لڑکے کی ماں نے اس کی زوجہ یعنی اپنی بہو کو دودھ پلا دیا اور حرمت رضاعت ثابت ہوگئی، تو اب لڑکے اور لڑکی کا نکاح ختم ہو گیا، کیونکہ وہ دونوں رضاعی بہن بھائی بن گئے۔ البتہ اس صورت میں لڑکی نصف مہر کی حق دار ہوگی۔

سوال: میرا سسر اپنی لڑکی کو رخصت نہیں کرتا اور مہر کا مطالبہ کرتا ہے، نیز مہر سے زائد بھی کچھ رقم مانگتا ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مہر مؤجل مقرر ہوا تھا، تو اس کا مطالبہ طلاق یا وفات سے پہلے نہیں ہو سکتا، البتہ اگر مہر معجّل مقرر ہوا تھا، تو سسر یا دلہن رخصتی سے پہلے مطالبہ کر سکتی ہے۔ البتہ جو زائد رقم سسر مانگتا ہے، وہ اس کے لیے جائز نہیں۔

سوال: شوہر اپنی بیوی کا مہر ادا کر چکا ہے، بعد میں اس نے اپنی جائیداد بیوی کے نام لکھ دی، کیا وہ بیوی سے واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

جواب: جو جائیداد شوہر نے بیوی کے نام کر دی، وہ ہبہ ہے اور سوائے والد کے کسی کے لیے ہبہ شدہ چیز کو واپس لینا گناہ ہے۔

سوال: زیادہ سے زیادہ کتنا مہر دیا جا سکتا ہے؟

جواب: حیثیت کے مطابق جتنا مہر دیا جائے، درست ہے، البتہ حیثیت سے بڑھ کر مہر دینا غیر مستحسن ہے۔ اگر حیثیت ہو تو ایک خزانہ بھی بطور مہر دیا جا سکتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿......وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا......﴾(النّساء : ٢٠)

"......اور تم نے بیوی کو ایک خزانہ (بطور مہر) دیا ہو......۔"

سوال: شوہر نابالغی میں فوت ہو جائے، تو کیا عورت مہر اور نان و نفقہ کی حق دار ہے؟

جواب: اس صورت میں بھی عورت پورے مہر اور وراثت کی حق دار ہے، نیز وہ چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر گزارے گی، نفقہ وسکنٰی کی حق دار نہیں، البتہ اگر بیوہ حاملہ ہے، تو وضع حمل تک نفقہ وسکنٰی کی حق دار بھی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾.

(الطّلاق : ٦)

"عورتیں حاملہ ہوں، تو وضعِ حمل تک ان کا نفقہ تم پر واجب ہے۔"

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں ہوئیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا.

"آپ کے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے، الا کہ آپ حاملہ ہوتیں۔"

(سنن أبي داود : ٢٢٩٠، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الْمَبْتُوتَةُ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا، حَتَّى تَحِلَّ، وَلَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا، فَيُنْفَقُ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا.

"طلاقِ بتہ والی عورت عدت ختم ہونے تک گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔ اس کے لیے نفقہ بھی نہیں ہوگا، ہاں حاملہ ہو، تو وضعِ حمل تک خرچہ شوہر کے ذمہ ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مؤطأ الإمام مالك : 837/4)

❀ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا . ”ہمارا بھی یہی مؤقف ہے۔“ (ایضاً)

اگر بیوہ یا طلاق بتہ والی عورت حاملہ ہو، تو نان ونفقہ کی حق دار ہے۔

سوال: زیورات کی شکل میں مہر ادا کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ جو بھی فریقین کے درمیان باہمی رضا مندی سے طے پا جائے، اسے مہر بنایا جا سکتا ہے۔

سوال: عورت نے وفات سے کچھ دیر پہلے وصیت کی کہ اس کے شوہر سے جو مہر ملے، اس کا تیسرا حصہ خیرات کر دیا جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شرعی طور پر یہ وصیت جائز ہے۔ کیونکہ وصیت کے جائز ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں؛ ① ثلث سے زائد نہ ہو ② کسی وارث کے لیے نہ ہو۔

❀ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ایک دفعہ میں مکہ میں اتنا بیمار ہوا کہ قریب المرگ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے آئے، تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور صرف ایک بیٹی ہی میری وارث ہے، کیا میں دو تہائی مال صدقہ کرنے کی وصیت کر دوں؟ فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: آدھا مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: ایک تہائی صدقہ کر دوں؟ فرمایا: ایک تہائی (ہو سکتا ہے) لیکن یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر آپ اپنے ورثا کو خوشحال چھوڑ کر جائیں، تو انہیں تنگ دست چھوڑنے سے بہتر ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

(صحيح البخاري : 6373، صحيح مسلم : 1628)

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ایک آدمی نے فوت ہوتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیے، جب کہ اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال ہی نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر تین حصوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے مابین قرعہ ڈال کر دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام بنا دیا اور اس آدمی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت الفاظ استعمال کیے۔“

(صحيح مسلم : 1668)

❁ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ .

”اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا اب کسی وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔“

(سنن أبي داوٗد : 2870، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۱۲۰) نے ”حسن“ کہا ہے اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۹۴۹) نے صحیح قرار دیا ہے۔

سوال: ایک شخص کی ماہانہ آمدن تیس ہزار روپے ہے، اس نے نکاح کے وقت دس لاکھ روپے مہر مقرر کیا، کیا اس کے ذمہ دس لاکھ روپے ادا کرنا ضروری ہیں، جبکہ وہ کبھی بھی اتنی رقم ادا نہیں کر سکتا؟

جواب: نکاح کے وقت اپنی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کرنا چاہیے، بعض لوگ کم مہر کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں، تو اپنی حیثیت سے بڑھا چڑھا کر مہر کی مقدار طے کر لیتے ہیں اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ساری زندگی اتنی رقم ادا کرنے کی حیثیت میں نہیں ہوتے، یہ معاشرے کی بگڑی ہوئی صورت ہے، جس سے مسلمانوں کو پیچھا چھڑانا چاہیے۔

بہرصورت جتنا حق مہر نکاح کے وقت طے ہو جائے، وہ ادا کرنا شوہر کے ذمہ ہے، خواہ وہ اتنی رقم ادا کرسکتا ہو یا نہ ادا کرسکتا ہو۔

(سوال): جہیز میں جو کچھ لڑکی کا والد اسے دیتا ہے، وہ لڑکی کی ملکیت ہے یا لڑکے کی؟

(جواب): قطع نظر اس کے کہ جہیز دینا لینا جائز ہے یا نہیں۔ جہیز لڑکی کی ملکیت ہوتا ہے، طلاق یا خلع کی صورت میں لڑکی جہیز کا سامان اپنے گھر واپس لاسکتی ہے۔

(سوال): شوہر وفات پا گیا، بیوہ کے باپ نے اسے جہیز میں جو زیور دیا تھا، کیا اس میں بیوہ کے سسر کا حق ہے یا نہیں؟

(جواب): باپ نے جہیز میں لڑکی کو جو کچھ دیا، وہ لڑکی کی ملکیت ہے، اس میں نہ شوہر کا کچھ حق ہے اور نہ شوہر کے باپ کا۔

(سوال): جو زیور شوہر کی طرف سے بیوی کو ملتا ہے، کیا بیوی اس کی مالک ہوتی ہے یا نہیں؟ اور کیا طلاق یا خلع کی صورت میں وہ واپس دینے کی پابند ہوگی یا نہیں؟

(جواب): شادی کے موقع پر لڑکے والے زیورات، کپڑوں وغیرہ کی صورت میں کچھ سامان لڑکی کو دیتے ہیں، اسے عرف میں ''بری'' کہتے ہیں۔ طلاق یا خلع کی صورت میں اگر شوہر ان کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے، تو دیکھا جائے گا کہ اگر نکاح کے وقت ایسی کوئی شرط عائد کی گئی تھی کہ طلاق یا خلع کی صورت میں عورت ان کو واپس کرنے کی پابند ہوگی، تو شوہر واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے اور لڑکی پر اس شرط کے مطابق ''بری'' کو واپس کرنا ضروری ہے۔

اگر ایسی کوئی شرط عائد نہیں کی گئی، تو یہ ''بری'' شوہر کی طرف سے ہبہ اور تحفہ ہے۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ کے علاوہ کوئی شخص ہبہ شدہ چیز کی واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا عورت اس ''بری'' کی مالکہ ہے، شوہر اس سے واپس لینے کا مجاز نہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا::

''کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو تحفہ دے کر اس سے واپس لے لے، بجز والد کے، جو وہ اپنے بیٹے کو دیتا ہے۔ جو تحفہ دے کر واپس لیتا ہے، اس کی مثال کتے جیسی ہے، جو کھاتا ہے، جب سیر ہو جاتا ہے، تو قے کرتا ہے، پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 78,27/2، سنن أبي داوٗد : 3539، سنن النّسائي : 3720، سنن التّرمذي : 2132، سنن ابن ماجه : 2377، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۹۹۴) نے ''صحیح''، امام حاکم رحمہ اللہ (۴۶/۲) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: لڑکی والے جہیز میں جو کپڑے وغیرہ لڑکے کو دیتے ہیں، وہ کس کی ملکیت ہیں؟ اور طلاق یا خلع کی صورت میں لڑکی ان کپڑوں وغیرہ کی واپسی کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

جواب: لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے کے لیے جو کپڑے وغیرہ دیے جاتے ہیں، وہ ہبہ اور تحفہ ہے۔ کسی صورت ان کی واپسی کا مطالبہ جائز نہیں۔

سوال: نکاح کے وقت یہ شرط طے پائی تھی کہ جب تک شوہر کے معاش کا انتظام نہ ہو جائے، لڑکی کو رخصت نہیں کیا جائے گا، ایک سال بعد شوہر کو ذریعہ معاش حاصل ہو گیا، مگر لڑکی کی والدہ اسے رخصت کرنے سے منع کرتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: شرط کے مطابق لڑکی کی والدہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ لڑکی کی رخصتی سے منع کرے، شوہر رخصتی کا مکمل حق رکھتا ہے۔

سوال: لڑکی کے ولی کا لڑکے والوں سے پیسے لینا اور کہنا کہ پیسے نہیں دیں گے، تو میں لڑکی سے نکاح کی اجازت نہیں دوں گا، تو لڑکے والوں نے ولی کو پیسے دیے، کیا اس طرح سے کیا گیا نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: لڑکی کے ولی کو اس طرح پیسے لینا جائز نہیں۔ البتہ اگر ولی کو پیسے دے کر نکاح ہو جائے اور لڑکی کا مہر بھی ادا کیا جائے، تو یہ نکاح صحیح ہے۔

سوال: لڑکی کا ولی لڑکے والوں سے کل مہر سے نصف وصول کرتا ہے اور اسے مہمانوں کے کھانے پر خرچ کر دیتا ہے، کیا اس سے نصف مہر ادا ہو جاتا ہے؟

جواب: لڑکی کا حق مہر اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا کسی کے لیے جائز نہیں، نہ ولی کے لیے اور نہ شوہر کے لیے۔ لہٰذا لڑکی کے ولی نے جو مہر مہمانوں پر خرچ کیا، وہ ادا تو ہو گیا، مگر ولی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔

سوال: ایک پڑھا لکھا وکیل جان بوجھ کر ایسے کلمات منہ سے نکالتا ہے مثلاً میرا ایمان میرے جوتے کے نیچے۔ تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے۔ اگر اس سے توبہ نہ کی جائے، تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

سوال: عورت مرزائی ہو جائے، تو نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: مرزائی مرتد کافر ہیں، جو عورت مرتد ہو جائے، اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا کلمات کفر ادا کرنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: کلمات کفر ادا کرنے کے بعد اگر انسان تائب نہ ہو اور اپنے کلمات پر قائم رہے، تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔

سوال: ایک شخص نے کلمہ کفر ادا کیا، فوراً تائب ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو کلمہ کفر کہہ کر تائب ہو جائے، تو اس کی توبہ قبول ہے، اس پر ارتداد کا فتوٰی نہیں لگے گا۔ لہٰذا اس کے نکاح میں کچھ خلل نہ آئے گا۔

سوال: جو نبی کریم ﷺ کے بعد بھی نبوت جاری رکھنے کا عقیدہ رکھے، تو کیا وہ مرتد ہے یا نہیں؟ اور کیا اس سے مسلمان عورت کا نکاح فسخ ہو جائے گا؟

جواب: نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ شریعت اسلامیہ میں امتی نبی یا ظلی و بروزی نبی کا کوئی تصور نہیں، جو آپ ﷺ کے بعد نبوت کو جاری سمجھے، وہ بدترین مرتد ہے، اس سے مسلمان عورت کا نکاح فسخ ہو جائے گا، کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار قرآنی نصوص، احادیث متواترہ، اجماع صحابہ اور اجماع امت کا انکار ہے۔

✿ علامہ ابن باز رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

"اسی طرح نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، متواتر احادیث سے ثابت ہے، الحمد للہ یہ اجماعی مسئلہ ہے اور ضروریات دین میں سے ہے۔ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا کافر اور جھوٹا ہے، اس سے توبہ کروائی جائے گی، توبہ کر لے تو ٹھیک، ورنہ اس کا فر کو قتل کر دیا جائے گا۔"

(مَجموع فتاوی ابن باز: 223/2)

نبوت کا دعوٰی کرنے والا بھی مرتد ہے اور اس کی تصدیق کرنے والا بھی مرتد ہے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

''اسی طرح جو شخص نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں یا اس کے بعد نبوت میں کسی کو شریک قرار دے، وہ کافر ہے۔ یہود کا عیسویہ فرقہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت خطۂ عرب کے ساتھ خاص ہے۔ فرقہ خرمیہ کہتا ہے کہ رسول متواتر آتے رہیں گے۔ روافض کی اکثریت کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کی رسالت میں شریک ہیں، اسی طرح ان کے نزدیک ان کا ہر امام نبوت وحجت میں نبی کریم ﷺ کے قائم مقام ہے۔ بزیغیہ اور بیانیہ فرقے بزیغ اور بیان نامی اشخاص کی نبوت کے قائل ہیں یہ سب لوگ کافر ہیں۔ اسی طرح وہ بھی کافر ہے جس نے خود نبوت کا دعوی کیا یا فلاسفہ اور غالی صوفیوں کی طرح دل کی صفائی سے نبوت کے اکتساب اور نبوت کے مرتبہ تک پہنچنے کو جائز سمجھا، وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے جو نبوت کا مدعی نہ ہو مگر خود پر وحی کے نزول کا دعوی کرتا ہو، یا کہتا ہو کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے، جنت میں داخل ہوتا ہے اور اس کے پھل کھاتا ہے اور حورعین سے معانقہ کرتا ہے، اس قسم کے نظریات رکھنے والے تمام لوگ کافر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں، حدیث میں کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ پوری انسانیت کی طرف مبعوث ہیں۔ یہ کلام اپنے ظاہری معنی پر محمول ہوگا، اس پر امت کا اجماع ہے۔ اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص کی گنجائش نہیں۔ پس مذکورہ بالا فرقوں کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اجماع اور قرآن وسنت کے دلائل سے یہ لوگ دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الشِّفا بتعریف حقوق المُصطفٰی :2/285، 286)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ میں کافر اور مرتد ہو گیا ہوں، تو کیا اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص اپنے کافر، بے ایمان، یہودی، عیسائی یا مجوسی ہونے کا اقرار کرے اور اس پر قائم رہے، تو وہ مرتد ہو جائے گا، اس سے نکاح ختم ہو جائے گا۔

سوال: جو خدا کا منکر ہو جائے، وہ مرتد ہے یا نہیں؟

جواب: خدا کا انکار کرنے والا مرتد کافر اور زندیق ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اس سے مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔

سوال: ایک شخص کا جھگڑا ہوا، قاضی نے اسے مسجد میں قرآن پر حلف دینے کے لیے کہا، تو اس نے کہا کہ میں قرآن اور مسجد کو کچھ نہیں سمجھتا، تو کیا وہ مرتد ہو جائے گا؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، کیونکہ اس نے قرآن اور مسجد کا استخفاف کیا ہے۔ اگر وہ اس سے تائب نہیں ہوتا اور استفسار کے بعد بھی اپنی بات پر قائم رہتا ہے، تو وہ کافر و مرتد ہے، اس کی سزا قتل ہے، جو اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے، اس سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا، اس سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔

✿ علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ جَحَدَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكُتُبَ اللّٰهِ الْمُنَزَّلَةَ أَوْ كَفَرَ بِهَا، أَوْ لَعَنَهَا، أَوْ سَبَّهَا، أَوِ اسْتَخَفَّ بِهَا فَهُوَ كَافِرٌ.

”جو شخص تورات، انجیل اور دیگر آسمانی کتب (کے نازل ہونے) کو جھٹلائے یا ان کے ساتھ کفر کرے یا ان پر لعنت کرے یا انہیں برا بھلا کہے یا ان کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

استخفاف کرے،تو وہ کافر ہے۔“

(الشّفا بتعریف حقوق المصطفیٰ : 2/647)

✿ علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْمُصْحَفِ أَوِ التَّوْرَاةِ أَوِ الْإِنْجِيلِ أَوِ الزَّبُورِ كَفَرَ .

”جس نے مصحف قرآنی یا تورات یا انجیل یا زبور کا استخفاف کیا، وہ کافر ہے۔“

(الإعلام بقواطع الإسلام، ص 203)

سوال: شرک اور کفر سے نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی شرک یا کفر کا ارتکاب کرے اور بغیر تاویل کیے اس پر قائم رہے، تو وہ کافر و مرتد ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔

سوال: جو مرتد دوبارہ اسلام قبول کر لے، تو کیا وہ پہلی عورت سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: اگر پہلی عورت نکاح کے لیے راضی ہے، تو نئے حق مہر کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

سوال: جس کی زبان سے لاعلمی میں کلمہ کفر نکل جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ توبہ کرے اور آئندہ کے لیے محتاط رہے، اس کا ایمان قائم ہے، اس پر ارتداد کا حکم نہیں لگے گا اور اس کا نکاح بھی فسخ نہیں ہوگا، اسے تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

سوال: بیوی عیسائی ہوگئی، تو نکاح باقی رہا یا نہیں؟

جواب: اسلام کو چھوڑنے والی مرتدہ ہے، خواہ کسی بھی مذہب میں جائے، اس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مرتد ہو کر عیسائی ہونے والی عورت سے نکاح ختم ہو گیا۔ مرتدہ سے نکاح کسی صورت جائز نہیں، خواہ وہ عیسائیت یا یہودیت اختیار کر لے، اسلام میں اہل کتاب کی ان عورتوں سے نکاح جائز ہے، جو شروع سے ہی اہل کتاب ہیں، وہ عورتیں اہل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کتاب میں شمار نہ ہوں گی، جو اسلام چھوڑ کر عیسائی یا یہودی ہو جائیں، کیونکہ وہ مرتدہ ہیں اوران پر ارتداد کا حکم باقی رہے گا، تاوقتیکہ وہ اسلام کی طرف لوٹ آئیں۔

سوال: عورت مرتدہ ہوگئی، کیا اس کا مہر واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اگرچہ مرتدہ عورت نکاح سے نکل جاتی ہے، مگر شوہر پر اس کا مہر واجب ہے، کیونکہ وہ اس کی شرمگاہ کو استعمال کر چکا ہے۔

سوال: ایک مسلمان نے کافرہ سے نکاح کر لیا، کیا حق مہر لازم ہوگا؟

جواب: اہل کتاب کے علاوہ کسی کافرہ عورت سے نکاح جائز نہیں۔ یہ نکاح باطل ہے، البتہ اگر کافرہ سے خلوت اختیار کی، تو وہ پورے مہر کی حق دار ہوگی، کیونکہ جس باطل نکاح میں خلوت اختیار کی جائے، اس سے مہر واجب ہو جاتا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا۔“

(مسند إسحاق: 499، مسند الإمام أحمد: 165/6، مسند الحميدي: 228، مسند الطّيالسي (منحة: 305/1)، سنن أبي داوٗد: 2083، سنن ابن ماجه: 1879، سنن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلىٰ : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

پس کافرہ پورے مہر کی حق دار ہے اور وہ اس کا مطالبہ بھی کر سکتی ہے۔

سوال: میاں بیوی میں جھگڑا ہوا، تو بیوی عیسائی ہوگئی، نکاح باقی رہا یا نہیں؟

جواب: بیوی عیسائی ہوگئی، تو وہ مرتدہ ہے اور ارتداد سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر مرتدہ دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو کیا وہ پہلے مرد کے علاوہ کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: وہ کسی سے بھی نکاح کر سکتی ہے، اسے پہلے شوہر سے نکاح پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: جو مرتدہ مسلمان ہو اور اسے پہلے شوہر سے نکاح پر مجبور کیا جائے اور وہ اس نکاح پر راضی نہ ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مرتدہ اگر مسلمان ہو جائے، تو وہ اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے، اسے پہلے شوہر سے نکاح پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس کا جبری نکاح کر دیا جائے، تو نکاح صحیح نہ ہوگا، کیونکہ اگر لڑکی نکاح پر راضی نہ ہو، تو نکاح رد ہے۔

❀ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے :

”آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔“

(صحيح البخاري : 6945)

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: ایک شخص مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا، چھ ماہ بعد دوبارہ مسلمان ہو گیا، کیا اس کی زوجہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: جب وہ مرتد ہوا تھا، اس کی بیوی اس کے عقد سے اسی وقت نکل چکی تھی، وہ ایک حیض عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ اگر مرتد چھ ماہ بعد مسلمان ہو جائے، تو عورت کی رضامندی کے بغیر وہ اسے دوبارہ اپنی بیوی نہیں بنا سکتا۔

سوال: عیسائی عورت مسلمان ہو گئی، تو کیا اس کا نکاح عیسائی شوہر سے باقی رہا؟

جواب: جو عیسائی عورت مسلمان ہو جائے، تو اسے چاہیے کہ اپنے عیسائی شوہر کو اسلام کی دعوت دے، اگر وہ قبول کر لے، تو ان کا نکاح قائم ہے، تجدید نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر وہ انکار کر دے، تو وہ عیسائی کے نکاح سے نکل جائے گی، کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح غیر مسلم مرد سے جائز نہیں، عورت ایک حیض عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ، وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ، وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ، فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ : فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ، فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهٗ .

''ابوطلحہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا، تو انہوں نے فرمایا: ابوطلحہ! آپ جیسے شخص کو رد نہیں کیا جاتا، لیکن آپ کافر ہیں اور میں مسلمان عورت ہوں۔ میرے لیے آپ سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اگر آپ مسلمان ہو جائیں، تو یہی میرا حق مہر ہو گا، اس سے زائد میں کچھ نہیں مانگوں گی۔ ابوطلحہ مسلمان ہو گئے، یوں یہی (ان کا مسلمان ہونا) سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حق مہر بن گیا۔ ثابت کہتے ہیں: میں نے کسی عورت کا اتنا قیمتی مہر نہیں سنا، جتنا قیمتی مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تھا، یعنی ان کو حق مہر میں اسلام ملا تھا۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ازدواجی تعلقات قائم کیے، تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر بچہ پیدا ہوا۔''

(سنن النّسائي : 3341، وسندہٗ حسنٌ)

اس روایت کو امام ابن حبان (۷۱۸۷) اور حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ (المختارہ : ۴۲۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

(فتح الباري : 115/9)

سوال: جس عورت کا شوہر مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا، تین سال سے عیسائیت پر قائم ہے، کیا وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: جب شوہر مرتد ہو گیا، تو وہ عورت نکاح سے نکل گئی، وہ ایک حیض عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا مرزائی اہل قبلہ ہیں یا نہیں؟

جواب: مرزائی کافر مرتد ہیں، انہوں نے اسلام کے کئی بنیادی عقائد سمیت عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے اور غلام احمد قادیانی بھی نبی ہے، جبکہ قرآنی نصوص، احادیث متواترہ اور اجماع امت کا تقاضا ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کی اُمت آخری امت ہے، آپ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہے۔

عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے، اس کا منکر کافر ہے، لہٰذا جو لوگ مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے منکر ہوں، جیسا کہ قادیانی ہیں، تو وہ کافر اور مرتد ہیں، ان کو اہل قبلہ قرار نہیں دیا جا سکتا، بلکہ ان کے کفر وارتداد پر پوری امت نے اجماع کر لیا ہے۔

✿ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

”محمد ﷺ جن وانس اور عرب وعجم سب کے لیے رسول اور خاتم الانبیا بن کر تشریف لائے ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، یہ اللہ کا اپنے بندوں پر انعام ہے۔ اس نے آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل و براہین بیان کر کے تمام مخلوق پر حجت تمام کر دی ہے۔“ (الجواب الصّحیح: 405/5)

✿ نیز فرماتے ہیں:

”مومن ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ محمد ﷺ کے خاتم الانبیا ہونے کا عقیدہ رکھیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جنوں اور انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا، تاکہ اس کے اوامر ونواہی، وعد ووعید اور حلال وحرام ان تک پہنچا دیں۔ چنانچہ حلال وہی ہے، جسے اللہ اور اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ﷺ نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا اور دین وہی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع کیا ہو۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کسی ولی کے پاس محمد ﷺ کی اطاعت کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا کوئی راستہ ہے، وہ کافر ہے اور شیطان کا دوست ہے۔''

(الفُرقان بين أولياء الرّحمان وأولياء الشّيطان، ص: 21)

❁ مزید لکھتے ہیں:

''ظاہر ہے کہ مدعی نبوت یا تو مخلوق میں سب سے افضل اور اکمل ہو یا سب سے ناقص اور رذیل ہو۔ اسی لئے قبیلہ ثقیف کے ایک بزرگ کو جب نبی کریم ﷺ کی دعوت پہنچی، تو اس نے کہا تھا: ''میں آپ کے متعلق ایک بھی جملہ نہیں بولوں گا، اگر آپ سچے ہیں، تو آپ اس سے بلند ہیں کہ میں آپ کی دعوت رد کروں اور اگر آپ جھوٹے ہیں، تو آپ اس سے حقیر ہیں کہ میں آپ کا رد کروں۔'' تو مخلوق کا اکمل و افضل شخص مخلوق کے ناقص ترین اور رذیل ترین شخص جیسا کیسے ہوسکتا ہے؟ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی یہ بات کیا خوب ہے: ''اگر نبی کریم ﷺ میں واضح نشانیاں نہ بھی ہوتیں، تب بھی آپ ﷺ کی شخصیت نبوت کی خبر دینے کے لیے کافی تھی۔'' کذابین میں سے جس نے بھی نبوت کا دعوی کیا، اس پر جہالت، کذب، فجور اور شیطانی بہکاوے غالب آ گئے، اسی طرح جب کسی سچے آدمی نے نبوت کا دعوی کیا، اس پر علم، صدق، نیکی اور دوسری اچھائیاں غالب ہوگئیں، یہ باتیں ادنی تمیز دار آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔'' (شرح العقيدة الأصفهانية، ص 138)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال: جس کا شوہر مرتد ہو کر قادیانی ہو گیا، اس کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

جواب: چونکہ قادیانی کافر و مرتد ہیں، اس لیے اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔

سوال: ایک عیسائی عورت دو سال سے بیوہ ہے، کیا مسلمان ہو کر وہ فوراً نکاح کر سکتی ہے یا وہ اسلام کے مطابق پہلے عدت گزارے گی؟

جواب: جو عیسائی عورت دو سال سے بیوہ ہو اور مسلمان ہو جائے، تو اس پر کوئی عدت نہیں، وہ فوراً مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: جس کافرہ عورت کو اس کا خاوند اپنے مذہب کے مطابق طلاق دے چکا ہو اور طلاق ہوئے دو تین سال گزر چکے ہوں، تو کیا وہ عورت مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر سکتی ہے یا طلاق کی عدت گزارے گی؟

جواب: مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر لے، عدت طلاق نہیں گزارے گی۔

سوال: جس کافرہ کو طلاق ہوئے ایک ماہ گزرا ہو، کیا وہ مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر سکتی ہے یا اسے عدت طلاق گزارنا ہوگی؟

جواب: طلاق کی عدت مسلمان عورتوں کے لیے ہے، جب انہیں حالت اسلام میں طلاق ہوئی ہو۔ جو عورت طلاق کے بعد مسلمان ہوئی ہے اور ابھی طلاق کو ایک ماہ ہی گزرا ہے اور مسلمان ہو چکی ہے، تو اسے چاہیے کہ استبرائے رحم کے لیے ایک حیض عدت گزارے، پھر نکاح کر لے۔

سوال: نو مسلمہ عورت کا نکاح کب کیا جائے؟

جواب: اگر نو مسلمہ عورت پہلے کسی کے عقد میں تھی، تو وہ مسلمان ہونے کے بعد ایک حیض عدت گزارے اور عدت کے بعد نکاح کر لے، دوران عدت نکاح درست نہیں۔ اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نومسلمہ کنواری ہے یا عرصہ سے طلاق یافتہ یا بیوہ ہے، تو وہ مسلمان ہونے کے بعد فوراً نکاح کرسکتی ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔

سوال: جو نومسلمہ عورت زنا سے حاملہ ہو، تو اس سے نکاح کب کیا جائے گا؟

جواب: وضع حمل تک اس کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا، البتہ اگر نکاح اسی زانی سے ہی کرنا ہے، جس سے حمل ہوا ہے، تو اس سے دوران حمل بھی نکاح ہوسکتا ہے۔

سوال: شوہر عیسائی سے مسلمان ہو گیا، مگر اس کی بیوی عیسائی ہی ہے، مسلمان نہیں ہوئی، کیا نومسلم شوہر اپنی عیسائی بیوی کی مسلمان بہن سے نکاح کرسکتا ہے؟

جواب: اگر عیسائی مرد مسلمان ہو جائے، تو اس کا نکاح عیسائی عورت سے قائم رہتا ہے، لہٰذا وہ اپنی عیسائی منکوحہ کی مسلمان بہن سے نکاح نہیں کرسکتا، کیونکہ ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرنا جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کردیا گیا ہے)۔''

سوال: مرتد ہوکر عورت دوبارہ مسلمان ہوجائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ارتداد ثابت ہو جائے، تو نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے، اگر مرتدہ دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو وہ کسی بھی مسلمان سے نکاح کرسکتی ہے، اسے پہلے شوہر سے نکاح پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: ایک مسلمان نے ایک کافر کی منکوحہ سے ناجائز تعلقات قائم کیے اور بعد میں اسے مسلمان کر کے نکاح کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: زنا ہر حال میں کبیرہ گناہ ہے، خواہ مسلمان عورت سے کیا جائے، یا غیر مسلمہ سے اور اگر منکوحہ سے زنا کیا جائے، تو اس کی سنگینی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافروں کی منکوحہ عورتوں کو نکاح کے لیے پھسلا کر مسلمان کریں، یہ اسلام کی بدنامی ہے۔

اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دی جائے، قبول اسلام کے لیے ان پر جبر نہ کیا جائے، اگر وہ اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لیں، تو اب ان پر اسلامی احکامات لاگو ہوتے ہیں، تو مذکورہ صورت میں اگر عورت بخوشی اسلام قبول کر لیتی ہے، تو وہ اپنے کافر شوہر کو اسلام کی دعوت دے گی، اگر وہ اسلام قبول کر لے، تو ان کا نکاح قائم رہے گا، انہیں دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر شوہر قبول اسلام سے انکار کر دے، تو ان کا نکاح ختم ہو جائے گا، کیونکہ مسلمان اور کافر کا نکاح نہیں ہوتا، لہٰذا نومسلمہ ایک حیض عدت گزار کر کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے۔

لہٰذا مسلمان زانی کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے اور اپنی خواہشات کے لیے اسلام کو تختہ مشق نہ بنائے اور اگر وہ نومسلمہ سے شادی کرنا چاہتا ہے، تو ایک حیض عدت کے بعد دوبارہ نکاح کرے۔

سوال: میاں بیوی اکھٹے مسلمان ہو گئے، تو کیا تجدید نکاح کی ضرورت ہے؟

جواب: ان کا نکاح قائم ہے، تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

سوال: میاں بیوی دونوں مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے، پھر کچھ عرصہ بعد دونوں مسلمان ہو گئے، کیا ان کا نکاح قائم ہے؟

جواب: ارتداد سے نکاح ختم ہو جاتا ہے، خواہ دونوں مرتد ہوئے ہوں یا ایک۔ لہٰذا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہونے کے بعد اگر دونوں دوبارہ میاں بیوی بننا چاہتے ہیں، تو تجدید نکاح کرلیں۔

سوال: میاں بیوی کافر تھے، دونوں مسلمان ہوگئے، نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کا پہلا نکاح قائم ہے، تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

سوال: میاں بیوی میں سے ایک کافر ہو جائے، کچھ عرصہ بعد پھر مسلمان ہو جائے، تو دونوں کا نکاح باہمی رضامندی سے ہوگا یا صرف شوہر کی رضامندی یا صرف عورت کی؟

جواب: زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اگر مرتد دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو نکاح جدید کے لیے میاں بیوی دونوں کی رضامندی ضروری ہے، مہر بھی عورت کی رضامندی سے مقرر ہوگا۔

سوال: جو لوگ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر واقعہ افک کے حوالے سے زنا کی تہمت لگائیں، ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے زنا کی تہمت لگائی، تو اللہ تعالیٰ نے قرآنی نصوص میں سیدہ کی پاکدامنی بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی صفائی کے بعد اگر کوئی سیدہ پر واقعہ افک کے حوالے سے زنا کی تہمت لگائے، تو وہ کافر ہے، اس پر امت کا اتفاق ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَائَتَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ .

''اللہ نے آپ کی برأت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل کی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 276/1، 349، الرّد على الجهمية للدّارمي، ص 57، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 8/4، وسندهٗ حسنٌ)

اس روایت کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

موافقت کی ہے۔

❁ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

نَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ .

''آپ کی برأت آسمانوں (کے اوپر) سے اُتری ہے۔''

(صحيح البخاري : 4753)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اسی لیے بنایا کہ وہ پاکدامن تھیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں زیادہ پاکدامن ہیں۔ سیدہ ناپاک ہوتیں، تو شرعی طور پر آپ کی زوجہ ہوتیں، نہ آپ کے شایانِ شاں ہی ہوتیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أُولٰئِكَ مُبَرَّؤُونَ مِمَّا يَقُولُونَ﴾ ''لوگوں کے الزامات سے یہ ہستیاں بری ہیں۔'' یعنی یہ اہل افک اور دشمنوں کی باتوں سے کوسوں دور ہیں۔''

(تفسير ابن كثير : 35/6)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾(النّور : ٢٣)

''جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی مومن خواتین پر تہمت لگاتے ہیں، وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں، نیز ان کے لیے بہت بڑا عذاب تیار ہے۔''

❁ عالم اہل بیت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نَزَلَتْ فِي عَائِشَةَ خَاصَّةً .

’’یہ آیت خاص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔‘‘

(تفسير ابن أبي حاتم : 2556/8، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

’’سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے واضح کر دیا ہے کہ یہ آیت (النور:۲۳) سیدہ عائشہ اور دوسری امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن پر تہمت لگانے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کیوں کہ یہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن ہے۔ بیوی پر تہمت شوہر کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے، جیسا کہ بیٹے کے لیے ہوتی ہے، کیونکہ یہ اس کے گھٹیا پن اور بد نسل ہونے کی دلیل ہے۔ بیوی زنا کی مرتکب ہو، تو خاوند کے لیے رسوائی ہے۔ عین ممکن ہے کہ خود آدمی پر تہمت لگے، تو اسے اتنی رسوائی نہ ہو، جتنی اس کی بیوی پر تہمت لگنے سے ہوتی ہے۔‘‘

(الصّارم المَسلول على شاتِم الرَّسول : 45/1)

❀ عباسی علما کا اجماعی عقیدہ ہے:

مَنْ سَبَّ سَيِّدَتَنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَا حَظَّ لَهٗ فِي الْإِسْلَامِ .

’’جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہا، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔‘‘

(المُنْتَظَم في تاريخ المُلُوك والأمَم لابن الجَوزي : 281/15، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ علامہ ابو اسحاق شیرازی رحمہ اللہ (۴۷۶ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى عُمُومِ آيَةِ الْقَذْفِ وَإِنْ كَانَتْ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَاصَّةً .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

”مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تہمت والی آیت عام ہے، گو کہ خصوصی طور پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہی نازل ہوئی ہے۔“

(التّبصرة في أصول الفقه، ص 146)

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهٖ أَبَدًا﴾ (النّور: ۱۷) سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، کیوں کہ مثلیت تب ہی ہوگی جب کسی کے بارے میں اسی طرح کی بات کی گئی ہو یا وہ ازواج مطہرات کے ہم پلہ ہو۔ کیوں کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت و ناموس اور اہل بیت کے حوالے سے ایذا و تکلیف ہوتی ہے اور یہ کفریہ حرکت ہے۔“

(تفسير القرطبي: 205/12)

❀ قاضی ابو یعلی حنبلی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ كَفَرَ بِلَا خِلَافٍ.

”جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہی تہمت لگائی، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو اس کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔“

(الصّارم المَسلول لابن تيمية، ص 566)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ حَكَى الْإِجْمَاعَ عَلٰى هٰذَا غَيْرُ وَاحِدٍ وَصَرَّحَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِهٰذَا الْحُكْمِ.

”اس پر کئی اہل علم نے اجماع نقل کیا ہے اور بے شمار ائمہ نے اس حکم کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صراحت بھی کی ہے۔“

(الصَّارم المَسلول على شاتِمِ الرّسول، ص 566)

❁ علامہ ابن جزی غرناطی رحمہ اللہ (۷۴۱ھ) فرماتے ہیں:

”واقعہ افک میں پانچ اعتبار سے خیر تھی: ① ام المومنین کی برأت کر دی گئی، ② اللہ تعالیٰ نے سیدہ کی شان میں وحی نازل کر کے ان کی عزم افزائی فرمائی، ③ اس جھوٹے الزام پر (صبر کرنے سے) سیدہ کو بہت بڑا اجر ملا، ④ مومنوں کو وعظ و نصیحت کی گئی ⑤ جھوٹے الزام لگانے والوں سے انتقام لیا گیا۔“

(تفسير ابن جزي: 63/2)

❁ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هِيَ رِدَّةٌ تَامَّةٌ، وَتَكْذِيبٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي قَطْعِهِ بِبَرَاءَتِهَا .

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا مکمل ارتداد ہے اور اللہ تعالیٰ کو سیدہ کی قطعی برأت کرنے میں جھٹلانا ہے۔“

(المحلّٰى بالآثار: 440/12)

❁ علامہ عبدالخالق بن عیسیٰ ہاشمی حنبلی رحمہ اللہ (۴۷۰ھ) فرماتے ہیں:

”جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہ الزام لگایا، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو وہ دین سے نکل گیا (کافر ہو گیا)۔ اس کا مسلمان خاتون سے نکاح منعقد نہ ہوگا، الا کہ وہ اعلانیہ توبہ کر لے۔“

(الصّارم المَسلول لابن تيمية، ص 568)

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَهْلَ الْإِفْكِ رَمَوْا عَائِشَةَ الْمُطَهَّرَةَ بِالْفَاحِشَةِ، فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ، فَكُلُّ مَنْ سَبَّهَا بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ فَهُوَ مُكَذِّبٌ لِلّٰهِ، وَمَنْ كَذَّبَ اللّٰهَ فَهُوَ كَافِرٌ.

''اہل افک نے پاکدامن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر برائی کی تہمت لگائی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا۔ لہٰذا جس نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہ الزام لگایا، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والا ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا، وہ کافر ہے۔''(أحکام القرآن: 366/3)

❀ حافظ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (٦٢٠ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَذَفَهَا بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ.

''جس نے سیدہ پر وہ تہمت لگائی، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو اس نے اللہ عظیم کے ساتھ کفر کیا۔''(لِمعة الاعتقاد، ص 40)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

بَرَاءَةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْإِفْكِ وَهِيَ بَرَاءَةٌ قَطْعِيَّةٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ فَلَوْ تَشَكَّكَ فِيهَا إِنْسَانٌ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ صَارَ كَافِرًا مُرْتَدًّا بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ.

''واقعہ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت ہو چکی ہے، یہ برأت قطعی ہے، جس پر قرآنی نص ہے، لہٰذا اللہ معاف کرے! جس انسان نے اس میں شک کیا، تو اس کے کافر اور مرتد ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(شرح النّووي : 117/17)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

إِيَّاكَ يَا رَافِضِيُّ أَنْ تُلَوِّحَ بِقَذْفِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ نُزُوْلِ النَّصِّ فِي بَرَاءَتِهَا، فَتَجِبُ لَكَ النَّارُ.

”اے رافضی! ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے سے باز آ جاؤ، بعد اس کے کہ ان کی برأت پر نص آ چکی ہے، ورنہ تجھ پر جہنم واجب ہو جائے گی۔“

(سِيَر أعلام النُّبلاء :188/1)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى كُفْرِ قَاذِفِهَا.

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والے کے کفر پر امت کا اتفاق ہے۔“

(زاد المَعاد في هَدي خير العِباد :103/1)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ قَاطِبَةً عَلٰى أَنَّ مَنْ سَبَّهَا بَعْدَ هٰذَا وَرَمَاهَا بِمَا رَمَاهَا بِهٖ بَعْدَ هٰذَا الَّذِي ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ، فَإِنَّهٗ كَافِرٌ، لِأَنَّهٗ مُعَانِدٌ لِّلْقُرْآنِ.

”تمام علمائے کرام کا اس شخص کے کافر ہونے پر اجماع ہے، جو برأت کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہے اور اسی تہمت کے ساتھ متہم کرے، جس کے بعد یہ آیات نازل ہوئیں، کیوں کہ وہ قرآن مجید کا واضح دشمن ہے۔“

(تفسير ابن كثير : 6/31-32)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

✿ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَنْ قَذَفَهَا فَقَدْ كَفَرَ لِتَصْرِيحِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ بِبَرَاءَتِهَا .

”جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی، وہ کافر ہے، کیونکہ قرآن کریم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت صراحت کے ساتھ ہو چکی ہے۔“

(الإجابة لإيراد ما اسْتَدْرَكَتْهُ عائشةُ على الصّحابة، ص 52)

✿ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

”واقعہ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت ہو چکی ہے، یہ برأت قطعی ہے، جس پر قرآنی نص ہے، لہٰذا اللہ معاف کرے! جس انسان نے اس میں شک کیا، تو اس کے کافر اور مرتد ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔“

(طرح التّثريب : 69/8، عمدة القاري للعيني : 235/13)

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

...... وَتَحْرِيمُ الشَّكِّ فِي بَرَاءَةِ عَائِشَةَ .

”(یہ حدیث دلیل ہے کہ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں شک کرنا حرام ہے۔“

(فتح الباري : 481/8)

✿ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

”آیت مبارکہ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ﴾ ”جو لوگ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں......۔“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کی برأت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔......اہل علم کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس تہمت کا ذکر کرتے وقت اپنی تسبیح بیان کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے، فرمایا: ﴿سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ﴾ ''اللہ پاک ہے، یہ بہت بڑا بہتان ہے۔'' جب مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیوی اور اولاد کا اثبات کیا، تو اس کو ذکر کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تسبیح و تقدیس بیان کی۔''

(الإكليل، ص 190)

۞ علامہ بحرق شافعی رحمہ اللہ (۹۳۰ھ) فرماتے ہیں:

''حدیث افک، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کی برأت کے بارے میں ہے۔ یہ برأت قطعی ہے اور اس پر قرآن نص ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں شک کرے، وہ بالاجماع کافر ہے۔''

(حدائق الأنوار، ص 305)

۞ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (۹۷۰ھ) فرماتے ہیں:

...... بِقَذْفِهٖ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔''

(البحر الرّائق: 131/5، مَجمع الأنهر لشيخي زاده: 692/1)

۞ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ كَانَ يَقْذِفُ السَّيِّدَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِهٖ .

''اگر کوئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہے، تو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔''

(فتاویٰ شامی: 70/4)

۞ نیز فرماتے ہیں:

لَا شَكَّ فِي تَكْفِيرِ مَنْ قَذَفَ السَّيِّدَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہے۔“

(فتاویٰ شامی: 237/4)

❁ علمائے احناف کا متفقہ فتویٰ ہے:

لَوْ قَذَفَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِالزِّنَا كَفَرَ بِاللّٰهِ.

”جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کا الزام لگایا، اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔“

(فتاویٰ عالمگیری: 264/2)

❁ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ (۱۲۰۶ھ) فرماتے ہیں:

”دنیا و آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ طیبہ زوجہ پر تہمت لگانے والا منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبي کی نسل سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبان حال سے فرما رہے ہیں: مسلمانو! مجھے میری بیوی کے متعلق ایذا دینے والے کے خلاف میری مدد کون کرے گا؟ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا، وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا﴾ (الأحزاب : ٥٧-٥٨)

”اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچانے والے دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ناحق ایذا پہنچاتے ہیں، وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار کہاں گئے؟ جو یہ کہیں: اللہ کے رسول! ہم آپ کا دفاع کریں گے۔“ (رسالة في الرّدّ على الرّافضة ص 25-26)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: جولوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اُلوہیت کے قائل ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیر اللہ کو معبود بنانے والا کافر ہے، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾(الأعراف : 194)

”جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں، ان کو پکارو، اگر تم سچے ہو تو وہ تمہیں جواب دے کر دکھائیں۔“

❀ نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا﴾(بني إسرائيل : 56)

”کہہ دیجیے، جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تم سے تکلیف دور کرنے اور تکلیف پہنچانے کے مالک نہیں ہیں۔“

❀ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾(القصص : 88)

”اللہ کے سوا کسی اور کو مت پکارو، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔“

سوال: ایک مسلمان صحیح العقیدہ تھا، بعد میں وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت کا قائل ہو گیا، کیا اس کا نکاح قائم رہا یا نہیں؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگانا قرآنی نصوص اور اجماع امت کا انکار ہے، بلکہ سیدہ پر تہمت لگانے والے کو اہل علم نے بالاجماع کافر کہا ہے، لہٰذا جو مسلمان ہو کر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت زنا کا قائل ہو جائے، تو وہ مرتد کافر ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ ریاست اسلامیہ کی ذمہ داری ہے، اس سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: جو لڑکی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت زنا کی قائل ہو، کیا اس سے مسلمان لڑکے کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگانا کئی قرآن آیات اور اجماع امت کا انکار ہے، لہٰذا ایسی عورت کافرہ ہے، اس سے مسلمان مرد کا نکاح جائز نہیں۔

سوال: جو صحابہ کرام پر تبرا کا قائل اور ان کی تکفیر کو جائز سمجھتا ہو، اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اگر نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: صحابہ کرام پر تبرا کرنا اور ان کی تکفیر کو جائز سمجھنا کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے ایمان کی گواہی دی ہے، تو جو اللہ تعالیٰ کی واضح شہادت کا منکر ہو، وہ کافر ہے، ایسے شخص سے مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا، یہ نکاح باطل ہے اور اگر کوئی جانتے بوجھتے ایسے شخص سے نکاح کرے، تو وہ نکاح نہ ہوگا، بلکہ زنا ہوگا۔

سوال: صحابہ کی تکفیر کرنے والوں کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ وہ کافرہ ہے۔

سوال: روافض کی خوشی اور غمی میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: جو شخص مسجد اور امام مسجد کو گالیاں نکالتا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسجدیں اللہ کے گھر ہیں، یہ شعائر اللہ ہیں اور شعائر اللہ کی توہین و استخفاف کفر ہے۔ اسی طرح امام مسجد کو صرف اس بنا پر گالیاں دینا کہ وہ امام مسجد ہے اور اسے حقیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقیر سمجھنا کفر ہے۔

❀ علامہ شیخی زادہ حنفی رحمہ اللہ (۱۰۷۸ھ) لکھتے ہیں:

اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْأَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ كُفْرٌ .

''شرفا اور علما کا استخفاف کرنا باعث کفر ہے۔''

(مَجمع الأنهر :695/1)

سوال: جو شخص کہے کہ میں علماء کی شریعت کو نہیں مانتا اور وہ علماء سے بغض کا اظہار بھی کرے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: علمائے حق شریعت کے پاسبان اور امین ہیں، جو ان سے بغض وعناد رکھے، ان کی اہانت کرے اور ان کی بیان کردہ شریعت کو ماننے سے انکار کرے، تو وہ کافر ہے۔

سوال: ایک مقدمہ میں قاضی نے مدعی سے پوچھا کہ تم شرع محمدی مانتے ہو یا نہیں؟، تو مدعی نے کہا: جس طرح رواج ہے، تم اس طرح فیصلہ کرو، یہاں شریعت کا کیا کام؟ تو اس مدعی کا کیا حکم ہے؟

جواب: مدعی نے جو کہا، وہ کبیرہ گناہ ہے، وہ اپنے کلمات سے توبہ کرے، اگر توبہ نہ کرے اور اپنی بات پر قائم رہے، تو شریعت کی توہین کا مرتکب ہے، جو کہ کفر ہے۔

سوال: بلاارادہ کلمہ کفر زبان سے نکل جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس کی زبان سے غیر ارادی طور پر کلمہ کفر نکل جائے، وہ توبہ واستغفار کرے، اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگے گا، اسے تجدید ایمان کی بھی ضرورت نہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: اگر مسلمان عورت آریہ یا عیسائی ہو جائے، تو اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: میاں بیوی میں سے جو بھی مرتد ہو جائے، تو نکاح ختم ہو جاتا ہے، خواہ وہ مرتد ہو کر کسی بھی مذہب میں داخل ہو۔

سوال: اگر کوئی شخص کسی پابند شرع مسلمان کو شیطان کہے اور قرآن و حدیث کو بھی شیطان کہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن وحدیث کو شیطان کہنا واضح کفر اور ارتداد ہے۔ البتہ اگر کوئی کسی مسلمان کو شیطان کہتا ہے، تو اس کے متعلق کفر یا ارتداد کا فتویٰ لگانا مشکل ہے، البتہ وہ سخت گناہ گار ضرور ہے۔

سوال: جو شخص اللہ اور رسول ﷺ کو گالی دے، اس کا نکاح قائم رہا یا نہیں؟

جواب: اللہ و رسول کو گالی دینا کفر و الحاد ہے، ایسے شخص کا نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے، یہ مرتد ہے اور اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ کرنا اسلامی ریاست کا مذہبی فریضہ ہے۔

سوال: کیا قرآن کی توہین باعث ارتداد ہے یا نہیں؟

جواب: بلا شبہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور کلام اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، تو گویا قرآن کریم کی توہین اللہ تعالیٰ کی توہین ہے، جو کہ کفر و الحاد ہے۔ لہٰذا جو شخص قرآن کریم کی توہین کا ارتکاب کرے، وہ کافر اور مرتد ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ ریاست کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فریضہ ہے۔البتہ اس بارے میں یہ جانچ کرنا انتہائی ضروری ہے کہ کیا واقعی ہی قرآن کریم کی توہین کی جا رہی ہے یا محض الزام ہے۔بعض لوگ بلا وجہ دوسروں پر توہین قرآن کا فتویٰ لگا دیتے ہیں،جبکہ وہ قرآن سے محبت کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔

سوال:ایک شخص نے استخفاف کرتے ہوئے قرآن کریم کو پھینک دیا،کیا حکم ہے؟

جواب:قرآن کریم کو استخفاف اور اہانت کرتے ہوئے پھینکنا موجب کفر وارتداد ہے،ایسے شخص کو نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

''جان لیجئے کہ جس نے قرآن یا مصحف یا اس کے ایک حصے کا استخفاف کیا،یا ان کے بارے میں کوئی توہین آمیز کلمہ کہا،یا قرآن یا اس کے کسی حصے یا آیت کا انکار کیا،یا اس کی یا کچھ حصہ کی تکذیب کی،یا اس میں موجود کسی واضح حکم یا خبر کو جھٹلایا،یا جانتے بوجھتے اس بات کو ثابت کیا،جس کی قرآن نے نفی کی،یا اس کی نفی کی،جس کو قرآن نے ثابت کیا،یا قرآن کے کسی حصہ میں شک کیا،تو وہ اہل علم کے نزدیک بالا جماع کافر ہے۔''

(الشِّفا بتعریف حقوق المصطفیٰ : 304/2)

سوال:قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو جلانا کیسا ہے؟

جواب:قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے۔اس کا احترام فرض ہے،قرآن کریم کی صیانت وحفاظت مومن کا فریضہ ہے۔اس کی توہین واہانت کفر ہے،البتہ قرآن کریم کے اوراق انتہائی بوسیدہ ہو جائیں،پڑھنے کے لائق نہ رہیں،انہیں کسی ایسی زمین میں دفن کر دیا جائے،جہاں ان کی بے حرمتی کا شائبہ نہ ہو۔یا کسی غیر آباد کنواں میں ڈال دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو، تو ان اوراق کو جلا دینے میں کوئی حرج نہیں، وہ خاک دفن کر دی جائے۔ اس میں چونکہ قرآن کریم کی تحقیر کا قصد نہیں ہے، بلکہ اس کی حفاظت اور احترام پیش نظر ہے۔ جمہور علمائے اسلام کی یہی رائے ہے۔

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

''جان لیجئے کہ جس نے قرآن یا مصحف یا اس کے ایک حصے کا استخفاف کیا، یا ان کے بارے میں کوئی توہین آمیز کلمہ کہا، یا قرآن یا اس کے کسی حصے یا آیت کا انکار کیا، یا اس کی یا کچھ حصہ کی تکذیب کی، یا اس میں موجود کسی واضح حکم یا خبر کو جھٹلایا، یا جانتے بوجھتے اس بات کو ثابت کیا، جس کی قرآن نے نفی کی، یا اس کی نفی کی، جس کو قرآن نے ثابت کیا، یا قرآن کے کسی حصہ میں شک کیا، تو وہ اہل علم کے نزدیک بالاجماع کافر ہے۔''

(الشِّفا بتعریف حقوق المصطفٰی: 304/2)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مطلقاً قرآنِ عزیز کی تعظیم، تنزیہ اور حفاظت کرنا واجب ہے، نیز اجماع ہے کہ جو جان بوجھ کر قرآن کے ایک بھی حرف کہ جس پر اجماع ہو چکا ہے، کا انکار کرے یا اپنی طرف سے کوئی حرف زیادہ کرے کہ جس کی قرأت (اس سے پہلے) کسی (اہل علم) نے نہیں کی، تو وہ کافر ہے۔''

(التِّبیان في آداب حَمَلة القرآن، ص 164)

❁ سیدنا انس بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین قریشیوں سے کہا: اگر تمہارا اور زید بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت رضی اللہ عنہ کا قرآن کے کسی حصہ کے بارے اختلاف ہو جائے، تو اسے قریش کی زبان میں لکھ دینا، کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ تو انہوں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ جب صحیفوں سے نسخے تیار کر دیے گئے، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس کر دیے اور تیار کردہ نسخوں میں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا، اس کے علاوہ قرآن کے جتنے بھی صحائف تھے، سب کو جلانے کا حکم فرمایا۔''

(صحيح البخاري: 4987)

❀ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

''قرآن کو (کتابی شکل میں) جمع کرنے کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا بقیہ تمام صحائف کو جلا دینے کا حکم دینے میں جواز ہے کہ ان کتب کو جلانا جائز ہے، جن میں اللہ کے نام درج ہوتے ہیں، یہ ان کتب کی عزت اور پاؤں میں روندے جانے سے حفاظت ہے۔ نیز یہ بھی جائز ہے کہ ان کتب کو غیر آباد زمینوں کے سپرد کر دیا جائے۔''

(شرح صحيح البخاري: 10/226)

❀ نیز اہل علم کی مختلف آرا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قَوْلُ مَنْ حَرَّقَهَا أَوْلٰى بِالصَّوَابِ .

''ان کتب کو جلانے والوں کی بات زیادہ درست ہے۔''

(شرح صحيح البخاري: 10/226)

❀ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کا واقعہ میں فرماتے ہیں کہ میری طرف

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

غسان کے بادشاہ کا بایں الفاظ خط آیا:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ، وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: وَهٰذَا أَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهٗ بِهَا.

"اما بعد، مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کے ساتھی (نبی کریم ﷺ) نے آپ کو چھوڑ دیا ہے، لیکن اللہ نے آپ کو رسوائی اور تنگی سے دوچار نہیں کیا، آپ ہمارے پاس آ جائیں، ہم آپ کا ساتھ دیں گے، میں (کعب رضی اللہ عنہ) نے خط پڑھ کر سوچا: یہ بھی ایک آزمائش ہی ہے، لہذا میں نے اسے تندور میں پھینک کر جلا دیا۔"

(صحيح البخاري: 4418، صحيح مسلم: 2769)

❁ اس حدیث کی شرح میں قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ جَوَازُ حَرْقِ مَا فِيهِ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى لِعِلَّةٍ تُوجِبُ ذٰلِكَ.

"یہ حدیث دلیل ہے کہ ضرورت (مثلاً بے حرمتی سے بچاؤ) کے لیے ان اوراق کو جلانا جائز ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کا نام درج ہو۔"

(إكمال المُعلِم بفوائد مسلم: 280/8)

❁ ثقہ امام، خالد بن مہران، حذاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِذَا حُدِّثْتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ فَازْدَهِرْ بِهٖ.

"جب آپ کو رسول اللہ ﷺ سے (ثابت) کوئی حدیث بیان کی جائے، تو اسے محفوظ کر لیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(شُعَب الإيمان للبَيْهَقِي : 1488، وسندہٗ صحيحٌ)

❀ اس قول کے تحت حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ عز وجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں سے ہے کہ مصحفِ قرآن اور سنن کی کتابوں پر کوئی (دوسری) کتاب یا گھر کی کوئی چیز نہ رکھی جائے، غبار آلودہ ہو، تو غبار دور کی جائے، کھانے وغیرہ والے ہاتھ ایسے ورق سے صاف نہ کیے جائیں، جس میں اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو، نہ اسے پھاڑا جائے، بلکہ اگر اوراق ضائع کرنا مقصود ہو، تو پہلے اسے پانی سے دھولیا جائے، تا کہ لکھے ہوئے الفاظ ڈھل جائیں اور اگر اسے آگ سے جلا دیں، تب بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے صحیفے کہ جن میں آیات قرآنیہ اور منسوخ قرائتیں تھیں، کو جلایا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے اس اقدام پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا، واللہ اعلم!''

(شُعَب الإيمان، تحت الحديث : 1488)

سوال: کیا حرام کو حلال سمجھنے والا کافر ہے یا نہیں؟

جواب: اس بارے میں حرمت کی نوعیت کو دیکھیں گے، اگر کوئی چیز نص قطعی سے حرام ہو اور اس کے حرام ہونے پر امت کا اجماع ہو، تو اس حرام چیز کو حلال سمجھنے والے کو کافر کہا جائے گا، کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہوا ہے، البتہ جس چیز کی حرمت پر نص قطعی نہ ہو اور اس پر امت کا اجماع بھی نہ ہو، تو اس کو حلال سمجھنے والے کی تکفیر نہیں کی جائے گی، بلکہ اسے بدعتی یا گمراہ قرار دیا جائے گا۔

سوال: جو عورت شوہر کے ظلم سے قادیانی ہو گئی، اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: بہر صورت عورت قادیانی ہوگئی، تو مرتدہ ہے اور زوجین میں سے کسی کے ارتداد سے نکاح ختم ہوجاتا ہے۔

سوال: ایک شخص نے لوگوں کے مجمع میں قرآن کریم کو واضح گالی دی، تو اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب قرآن کریم کو ارادۃً صریح گالی دینا ثابت ہوگیا، تو وہ شخص مرتد اور کافر ہوگیا، اس کا نکاح ختم ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ اسلامی ریاست کے ذمہ ہے۔

سوال: ایک عالم نے شادی کے موقع پر کہا کہ یہ شراب، رقص اور موسیقی حرام ہے، تو اس پر ایک شخص نے بآواز بلند کہا کہ ہم خدا اور رسول کے حکم کے بالکل منکر ہیں اور اس حکم کو نہیں مانتے۔ کیا یہ شخص مرتد ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر وہ نشے میں دھت نہیں ہے، تو اس پر ارتداد کا حکم لگے گا، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ عدالت اسلامیہ کا مذہبی فریضہ ہے، البتہ اگر وہ شراب کے نشے میں ہے، تو آفاقہ ہونے کے بعد اس پر اس کے کلمات پیش کیے جائیں گے، اگر وہ انکار کردے، تو اس پر ارتداد کا فتویٰ نہیں لگے گا اور اگر ان کلمات پر قائم رہے، تو وہ مرتد ہے۔

سوال: جو شخص امامت کو نبوت سے افضل سمجھتا ہے، اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ امامت کو نبوت سے فائق سمجھنے والا کافر، مرتد اور زندیق ہے۔

نبوت لازوال اعزاز ہے، نبوت وہبی ہوتی ہے، کسبی نہیں۔ نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی معنی میں نبوت باقی نہیں۔

نبی تبلیغ رسالت میں معصوم ہوتا ہے۔ اس کی اطاعت واجب ہوتی ہے۔ اس کا نطق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالوحی ہوتا ہے۔ وہ خواہشات سے نہیں بولتا۔ یہ اہل سنت کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے۔

اس کے برعکس بعض لوگ امامت کو نبوت سے فائق منصب سمجھتے ہیں، جبکہ قرآن وحدیث اور اجماع میں اس پر کوئی دلیل نہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے:

﴿فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا﴾(الشّعراء : 26)

''میرے رب نے مجھے علم نبوت عطا کیا۔''

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ نبوت اور علم نبوت وہبی ہوتا ہے، کسبی نہیں ہوتا، کسبی نبوت کا اسلام میں وجود تو کجا تصور تک نہیں ہے، بلکہ پہلی شریعتوں میں بھی اس کا وجود نہیں ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(النّساء : ٥٩)

''اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اسی طرح اپنے اولی الامر کی اطاعت کرو۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا۔ اولی الامر کی اطاعت کو اپنی اور رسول کی اطاعت کے تابع کیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت مستقل بالذات ہے۔ اولی الامر کی اطاعت مستقل بالذات نہیں۔ اگر امامت کا منصب نبوت سے فائق ہوتا، تو اس کی اطاعت کا بھی ذکر کیا جاتا۔

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! سب سے سخت مصائب کن پر آتی ہیں؟ فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ .

''سب سے زیادہ مصائب انبیائے کرام کو آئیں، پھر ان سے کم فضیلت والوں کو، پھر ان سے کم فضیلت والوں کو۔''

(سنن التّرمذي : 2398، سنن ابن ماجه : 4023، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّمَا قَالَ أَوَّلًا : ثُمَّ الْأَمْثَلُ بِلَفْظِ ثُمَّ، وَقَالَ ثَانِيًا : فَالْأَمْثَلُ، بِالْفَاءِ لِلْإِعْلَامِ بِالْبُعْدِ وَالتَّرَاخِي فِي الْمَرْتَبَةِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ .

''نبی کریم ﷺ نے پہلی بار ''ثم الامثل'' کہا، یعنی ''ثم'' کے ساتھ۔اور دوسری مرتبہ ''فالامثل'' کہا۔یعنی ''ف'' کے ساتھ۔اس سے نبی کریم ﷺ بتانا چاہتے ہیں کہ انبیا اور غیر انبیا کے مراتب میں بہت زیادہ فرق ہے۔''

(عمدة القاري : 212/21)

❀ علامہ ابوالحسن علی بن یحییٰ زوندویستی حنفی (۳۸۲ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ أَفْضَلُ الْخَلِيقَةِ وَأَنَّ نَبِيَّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَفْضَلُهُمْ .

''امت کا اجماع ہے کہ مخلوق میں سب سے افضل انبیائے کرام ہیں اور ہمارے نبی (محمد ﷺ) انبیا میں سب سے افضل ہیں۔''

(البحر الرّائق لابن نُجيم : 353/1، حاشية الطّحطاوي : 184/1، فتاویٰ شامی : 527/1)

❀ علامہ عبدالقاہر بن طاہر بغدادی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

''اکثر امت کے ساتھ ساتھ ہمارے اصحاب کا اجماع ہے کہ ہر نبی، ہر غیر نبی

www.KitaboSunnat.com

ولی سے افضل ہے، جبکہ غالی روافض کا خیال ہے کہ (ان کے) ائمہ، انبیائے کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔“

(أُصول الدِّین، ص 298)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

نَقْطَعُ بِتَكْفِيرِ غُلَاةِ الرَّافِضَةِ فِي قَوْلِهِمْ : إِنَّ الْأَئِمَّةَ أَفْضَلُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ .

”ہم قطعی طور پر ان غالی روافض کی تکفیر کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ (ان کے بارہ) ائمہ، انبیائے کرام سے افضل ہیں۔“

(الشِّفا بتعریف حقوق المصطفٰی، ص 290)

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ الْخَلْقِ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ .

”مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ انبیائے کرام مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔“

(مِنهاج السُّنّة : 417/2)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ النُّبُوَّةَ أَعْلٰى رُتْبَةً بِلَا خِلَافٍ .

”بلا شبہ نبوت سب سے اعلیٰ منصب ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔“

(تفسیر ابن کثیر :222/1)

❁ علامہ زرکشی (۷۹۴ھ) لکھتے ہیں:

”فرمان باری تعالیٰ:﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ اور صحیح بخاری وصحیح مسلم کی حدیث

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

:''میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' اور اجماع امت اسی پر دلالت کناں ہے۔اس پر کوئی دوسری رائے نہیں،فلاسفہ کا ایک گروہ کہتا ہے کہ نبوت کسبی ہوتی ہے،ان کی یہ بات بدبختی اور ملت محمدیہ ﷺ سے خروج یعنی کفر پر جا ٹھہرتی ہے۔''

(تشنيف المَسامع بجمع الجَوامع : 764/4)

❀ ابوحیان اندلسی رحمہ اللہ (۷۴۵ھ) لکھتے ہیں:

''جو یہ کہتے ہیں کہ نبوت کسبی ہے، منقطع نہیں ہوتی، یا سمجھتے ہیں کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے، وہ زندیق ہیں، انہیں قتل کرنا واجب ہے۔ جب بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا۔ ہمارے زمانے میں مالقہ نامی شہر کے ایک فقیر نے نبوت کا دعوی کیا، تو اندلس کے بادشاہ سلطان بن احمر نے اسے غرناطہ میں قتل کروا دیا اور اسے پھانسی دے دی، یہاں تک کہ اس کا گوشت بکھر گیا۔''

(البحر المُحيط : 485/8)

سوال: جو شخص اعلانیہ اصحاب رسول اور ازواج مطہرات کو برا بھلا کہتا ہو، اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: اصحاب رسول اور ازواج مطہرات کی تعریف وثنا قرآنی نصوص اور متواتر احادیث سے ثابت ہے، اس کا انکار کفر ہے، لہٰذا ازواج مطہرات اور اصحاب رسول کو برا بھلا کہنے والا اور بے شمار قرآنی وحدیثی نصوص کو ٹھکرانے والا کافر و مرتد ہے اور زوجین میں کوئی مرتد ہو جائے، تو نکاح ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا کلمہ کفر زبان سے ادا کرنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے؟

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر کلمہ کفر زبان سے ادا کر دیا، پھر اس پر قائم رہا، تو اس پر ارتداد کا حکم لگے گا اور اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا، البتہ اگر کلمہ کفر زبان پر جاری ہوا اور فوراً تائب ہو گیا، تو اس پر ارتداد کا حکم نہیں لگے گا اور اس کا نکاح بھی ختم نہ ہو گا۔

سوال: اگر کسی کی دو بیویاں ہیں، تو ان میں عدل و انصاف کی کیا صورت ہے؟

جواب: اگر ایک سے زائد نکاح ہیں، تو تمام بیویوں کے درمیان نان و نفقہ اور سکنی میں عدل چاہیے، نیز شب گزاری میں بھی برابری چاہیے۔ اس حوالے میں ناانصافی گناہ ہے۔

❀ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بیوی کے لیے ایک دن اور رات تقسیم کر رکھی تھی، البتہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی۔“

(صحيح البخاري: 2593)

سوال: میری تین بیویاں ہیں، میں تین ماہ کے لیے سفر پر جا رہا ہوں، ایک بیوی کا ساتھ ہونا ضروری ہے، کس کو لے کر جاؤں، جبکہ تمام بیویاں جانے کا کہتی ہیں؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر پر تشریف لے جاتے، تو اپنی ازواج کے مابین قرعہ ڈالتے، جس کے نام قرعہ نکل آتا، اسے اپنا ہم سفر بنا لیتے۔ اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے آپ اپنی تینوں ازواج کے مابین قرعہ ڈالیں اور جس کا نام آئے، اسے اپنے ساتھ سفر پر لے جائیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ ﷺ جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے، تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس کے نام قرعہ نکل آتا، اسے ساتھ لے جاتے۔''

(صحيح البخاري : 2661، صحيح مسلم : 2770)

سوال: ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، کیا دونوں میں زیور وغیرہ میں کمی پیشی کرنا یا نان ونفقہ میں کمی پیشی کرنا جائز ہے یا نہیں، جبکہ ان میں سے ایک صاحب اولاد ہے؟

جواب: دو بیویوں کے مابین ہر چیز میں عدل ضروری ہے، البتہ جو صاحب اولاد ہے، اسے بچوں کا نان ونفقہ بھی دے۔

سوال: کیا بیویوں کے مابین تحفہ وہدیہ میں عدل نہ کرنے والا گناہ گار ہے؟

جواب: جی ہاں۔ تحفہ وہدیہ میں بھی عدل چاہیے۔

سوال: دو بیویوں کے ہاں جو شب گزاری میں برابری ہے، کیا ان میں جماع کرنا بھی شرط ہے؟

جواب: جماع کرنا شرط نہیں۔ شب گزاری کافی ہے۔

سوال: کیا بیوی سے مجامعت ہر ماہ ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہر ماہ ضروری نہیں۔

سوال: عورت پر شوہر کی فرمانبرداری زیادہ ضروری ہے یا والدین کی؟

جواب: عورت کے لیے شوہر کی فرمانبرداری زیادہ ضروری ہے، بہ نسبت دیگر قریبی رشتہ داروں کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سوال): اگر بیوی شوہر سے نفرت کرتی ہو، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بلاوجہ بیوی کا شوہر سے نفرت کرنا گناہ ہے۔ البتہ اگر طبعی طور پر بیوی شوہر کو پسند نہیں کرتی، تو اسے چاہیے کہ شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے، اگر شوہر طلاق نہ دے، تو وہ خلع کے ذریعے نکاح فسخ کر سکتی ہے، کیونکہ نفرت کے ساتھ اکٹھے رہنے سے کہیں بہتر ہے کہ وہ دونوں جدا ہو جائیں، اسی میں ان کی دنیوی و اُخروی فلاح ہے، ورنہ وہ زوجہ رہتے ہوئے جب اپنے فرائض کو کما حقہ ادا نہ کرے گی، تو آخرت میں جواب دہ ہوگی۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: میں ثابت کے دین اور اخلاق پر کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن اسلام میں کفر (شوہر کی نافرمانی) کرنے سے ڈرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ ان کا باغ واپس کر دیں گی؟ کہا: جی ہاں! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا: ان (ثابت) کا باغ انہیں لوٹا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان جدائی کر دی۔“

(صحيح البخاري : 5276)

❁ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ؛ لَا تُؤْذِيهِ، قَاتَلَكِ اللّٰهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُّفَارِقَكِ إِلَيْنَا .

”جب بھی دنیاوی بیوی اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے، تو اس کی حور بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے ہلاک کرے، تو اسے تکلیف مت دے، یہ تیرے پاس مہمان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے، بہت جلد تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔“

(مسند أحمد : 242/5، سنن التّرمذي : 1174، سن ابن ماجه : 2014، وسندهٗ حسنٌ)

- اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن غریب“ کہا ہے۔
- حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح متصل“ کہا ہے۔

(سِيَر أعلام النّبلاء : 47/4)

- سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی؛ ① جس کی بیوی بداخلاق اور بدتمیز ہو، وہ اسے طلاق نہ دے۔ ② جو کسی کو قرض دے، لیکن اس پر گواہ نہ بنائے۔ ③ جو اپنا مال (بغرض تجارت) کسی ناسمجھ کے حوالے کر دے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾(النساء : 5) ”اپنے مال ناسمجھ لوگوں کے سپرد مت کرو۔“

(المستدرك للحاكم : 331/2، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 146/10، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

جس کی بیوی بداخلاق ہے، وہ اسے طلاق نہیں دیتا، تو اس کی دعا قبول نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بیوی اسے پریشان کرتی ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ یہ پریشانی دور کر دے، تو اس کی یہ دعا قبول نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے رخصت دی ہے کہ وہ ایسی بداخلاق بیوی کو طلاق دے کر خلاصی پالے، لیکن وہ اسے طلاق نہیں دیتا، ایسا شخص اگر بیوی کی اذیتوں پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، تو اس کی دعا رد ہو جاتی ہے۔ اس سے مطلق دعا مراد نہیں ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر شوہر بیوی کو اپنے والدین کے گھر جانے سے روکے اور بیوی چلی جائے، تو کیا حکم ہے؟ اور کیا اس سے نکاح پر اثر پڑے گا؟

جواب: اس سے نکاح پر اثر نہیں پڑے گا، البتہ بیوی شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے گناہ گار ہے، کیونکہ نکاح کے بعد بیوی پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہوتا ہے۔

سوال: جب بیوی کو اس کے والدین شوہر کے گھر نہ آنے دیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: والدین کے لیے جائز نہیں کہ وہ بلا وجہ لڑکی کو شوہر کے گھر جانے سے روکیں، اس سے وہ گناہ گار ہوں گے، انہیں چاہیے کہ اپنے گناہ کی معافی مانگیں اور لڑکی کو شوہر کے گھر جانے دیں، لڑکی کو بھی چاہیے کہ اس بارے میں والدین کی اطاعت کے بجائے اپنے شوہر کی بات مانے، ورنہ وہ بھی گناہ گار ہوگی، کیونکہ نکاح کے بعد اس پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے۔

سوال: جب بیوی اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف چلے اور اس کے بات پر عمل نہ کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی پر لازم ہے کہ وہ شوہر کی تمام جائز امور میں اطاعت کرے، ورنہ گناہ گار ہوگی۔ البتہ اس سے نکاح پر اثر نہیں پڑتا۔

سوال: شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا کہیں جانا کیسا ہے؟

جواب: بیوی کے لیے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں۔

سوال: عورت کا شوہر کے ساتھ مل کر کھانا کھانا کیسا ہے؟

جواب: بالکل جائز ہے، بلکہ بہتر ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بھی سنت ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”میں حیض میں کوئی مشروب پیتی، پھر برتن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتی۔ آپ ﷺ وہیں سے منہ لگا کر نوش جاں فرماتے، جہاں سے میں نے پیا ہوتا تھا، میں دانتوں سے ہڈی کا گوشت نوچتی، پھر نبی اکرم ﷺ کو پیش کرتی۔ آپ ﷺ اسی جگہ منہ رکھتے، جہاں میں نے رکھا ہوتا (پھر اس سے گوشت اتارتے)۔“

(صحيح مسلم : 300)

ثابت ہوا کہ بیوی کے ساتھ مل کر کھانا پینا جائز ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُّؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ؟ فَقَالَ : وَاكِلْهَا .

”میں نے رسولِ کریم ﷺ سے حائضہ (بیوی) کے ساتھ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اس کے ساتھ مل کر کھا پی لیا کریں۔“

(مسند الإمام أحمد : 342/4، سنن الترمذي : 133، سنن أبي داوٗد : 212، سنن ابن ماجه : 651، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن غریب“ اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1202) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

سوال: بیوی کو مار پیٹ کرنا کیسا ہے؟

جواب: بیوی کو مار پیٹ کرنا گناہ ہے۔ یہ غیر انسانی رویہ ہے، جس کی شریعت کسی طور اجازت نہیں دیتی۔ البتہ نافرمان بیوی بار بار سمجھانے کے بعد بھی نہ سمجھے، تو معمولی سا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مارنا جائز ہے، کہ جس سے جسم میں نشان نہ پڑیں۔ بعض لوگ بیویوں کو اپنا غلام سمجھتے ہیں اور حیوانوں کی طرح انہیں مار پیٹ کرتے ہیں، اس کی کسی طور حمایت نہیں کی جا سکتی، بلکہ جتنی مذمت کی جائے، اتنی کم ہے۔ عورت صنف نازک ہے، اسے پیار محبت سے سمجھانا چاہیے، ان کے ساتھ حیوانوں جیسا سلوک کرنا کسی طور جائز نہیں۔

سوال: نافرمان بیوی کو نصیحت کرنا، اس کے لیے بددعا کرنا یا نان ونفقہ بند کرنا کیسا ہے؟

جواب: نافرمان بیوی کو نصیحت کرنا ضروری ہے، شریعت کا یہی منشا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عورتوں کے ساتھ انتہا درجے کی بھلائی کریں، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور اوپر والی پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھ پن ہوتا ہے، اسے سیدھا کرنے بیٹھو گے، تو توڑ دو گے، اپنے حال پہ چھوڑ دو گے، تو ٹیڑھی ہی رہے گی، لہٰذا عورتوں سے کمال کی خیر خواہی کیجئے۔''

(صحيح البخاري : 3331، صحيح مسلم : 1468)

باقی نافرمان بیوی کے لیے بددعا کرنا یا اس کا نان ونفقہ بند کرنا کسی طرح جائز نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایلاء کیا، مگر ان کا نان ونفقہ جاری رکھا اور ان کے لیے بددعا بھی نہیں کی، تو ایک مسلمان کو بھی یہی رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

سوال: ساس بہو میں نہ بنے، تو انہیں جدا جدا رکھنا کیسا ہے؟

جواب: بہتر یہی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو الگ رکھے، مگر والدین کی خدمت بھی جاری رکھے، کیونکہ اس پر بوڑھے والدین کی خدمت خاطر بھی ضروری ہے۔

سوال: میری دو بیویاں ہیں، میں ان میں نان ونفقہ کے اعتبار سے عدل نہیں کر سکتا، تو کیا میں پہلی بیوی کو طلاق دے سکتا ہوں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جواب): جتنی آمدن ہے، اسے دونوں بیویوں میں تقسیم کرے، اگر دونوں بیویاں اسی خرچے پر راضی ہیں، تو کسی کو بھی طلاق نہ دے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اگر کوئی بیوی اس خرچے پر راضی نہیں ہے، تو وہ اسے طلاق دے سکتا ہے۔

(سوال): اگر بیوی بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کرے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کرنا گناہ ہے، ایسی عورت کے لیے وعید آئی ہے۔

❀ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ .

”جس عورت نے بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 283/5، سنن أبي داوٗد : 2226، سنن التّرمذي : 1187، سنن ابن ماجه : 2055، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن“، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۸۴) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۲۰۰) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

(سوال): باپ بیٹے سے کہے کہ طلاق دے دو، تو کیا کرنا چاہیے؟

(جواب): اگر بیوی پابند شرع اور شوہر کی فرمان بردار ہے، تو بیٹے کو چاہیے کہ باپ کی بات نہ مانے اور بیوی کو طلاق نہ دے، کہ یہ عورت دنیا کی سب سے عظیم دولت ہے، ایسی عورت کو چھوڑ دینا اللہ کی نافرمانی ہے اور مخلوق کی اطاعت میں خالق کی نافرمانی جائز نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ .

''دنیا فائدہ کا سامان ہے اور دنیاوی سامان میں سب سے بھلائی والی چیز نیک عورت ہے۔''

(صحيح مسلم : 1467)

البتہ اگر عورت نافرمان اور ناشکر گزار ہے، تو بیٹے کو چاہیے کہ والدین کے کہنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے دے، کیونکہ بیٹے کی دنیاوی واخروی نجات کے لیے یہی بہتر ہے، جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو پیغام دیا تھا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''اسماعیل علیہ السلام کی ایک عورت سے شادی ہوگئی، اب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ میں ذرا اپنے بچے کی خبر لے آؤں، سیدنا ابراہیم علیہ السلام آئے اور اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں پوچھا، بیوی نے کہا: وہ شکار کرنے جاتے ہیں اور تو کچھ انہیں جیسے یاد ہی نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: وہ آئیں، تو انہیں میرا پیغام دیجئے کہ گھر کی چوکھٹ تبدیل کرلیں، بیوی نے واپسی پر یہ پیغام دیا، تو اسماعیل علیہ السلام کہنے لگے: وہ چوکھٹ آپ ہی ہیں، جائیے اپنے گھر، آپ کو طلاق ہے۔''

(صحيح البخاري : 3365)

سوال: عورت کے لیے والدین کا حکم مقدم ہے یا شوہر کا؟

جواب: نکاح کے بعد عورت پر جتنے حقوق اس کے شوہر کے ہیں، اتنے کسی اور رشتے دار کے نہیں، لہٰذا بیوی کے لیے شوہر کا حکم بہ نسبت والدین کے مقدم ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر بیوی کو اپنے گھر لانا چاہتا ہے، جبکہ بیوی انکار کرتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر نے بیوی کا حق مہر ادا کر دیا ہے، تو اب بیوی کو انکار کا حق باقی نہیں، وہ اسے اپنے گھر لا سکتا ہے۔

سوال: شوہر کے ذمہ بیوی کے مالی حقوق کیا ہیں؟

جواب: شوہر کے ذمہ اپنی حیثیت کے مطابق بیوی کو روٹی، کپڑا اور مکان مہیا کرنا ہے، نیز دیگر بنیادی ضروریات کا خیال رکھنا بھی شوہر کے ذمہ ہے۔

سوال: دوران حمل کب تک مجامعت جائز ہے؟

جواب: حالت حمل میں زوجہ سے مجامعت کرنا جائز ہے، اس میں شرعی وطبی قباحت نہیں، حمل کے آخری ماہ بھی مجامعت کی جا سکتی ہے۔

سوال: صحیح مدت رضاعت کیا ہے اور کسی صورت میں کمی پیشی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مکمل مدت رضاعت دو سال ہے، اس مدت کے دوران اگر کم سے کم پانچ مرتبہ کسی عورت کا دودھ پیا ہے، تو حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ اگر اس مدت کے بعد کسی عورت کا دودھ پیا ہے، خواہ کتنی ہی مرتبہ پیا ہو، تو حرمت رضاعت ثابت نہ ہو گی۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾(البقرة : ٢٣٣)

”مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال دودھ پلائیں، جن کا ارادہ (مدت) رضاعت مکمل کرنے کا ہو۔“

حرمت رضاعت کے لیے آخری مدت دو سال ہے، یہ مطلب نہیں کہ اس مدت کے بعد بچہ عورت کا دودھ نہیں پی سکتا، لہٰذا اگر بچہ جسمانی طور پر کمزور اور ناتواں ہے اور وہ ماں کے دودھ کے علاوہ کوئی غذا نہیں کھا سکتا، تو اسے دو سال سے زائد مدت تک بھی دودھ پلایا جا سکتا ہے، مگر دو سال کے بعد رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

سوال: کیا کوئی عورت اپنے بھائی کو دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: پلا سکتی ہے، مدت رضاعت میں کوئی بہن اپنے بھائی کو کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلا دے، تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی اور یہ بہن کے ساتھ ساتھ اس کی رضاعی ماں بھی بن جائے گی، لہٰذا اب دونوں کی اولادوں کی آپس میں شادی نہیں ہو سکتی۔

سوال: غیر کا بچہ ہونے کی صورت میں بھی مدت رضاعت دو سال ہے یا زیادہ؟

جواب: کوئی بھی بچہ ہو، کامل مدت رضاعت دو سال ہے، اس کے بعد دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

سوال: دو اڑھائی سال کے بعد دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟

جواب: نہیں۔ دو سال کے اندر اندر کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

سوال: کیا دس رضعات کا حکم منسوخ ہے؟

جواب: پہلے دس رضعات والا حکم قرآن کریم میں موجود تھا، پھر یہ حکم اور آیت دونوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

منسوخ ہو گئے اور پانچ رضعات حرمت رضاعت کے لیے مقرر کیے گئے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”پہلے قرآنِ مجید میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہونے کا حکم نازل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات (کے بہت قریب) تک قرآنِ کریم میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔“

(صحیح مسلم: 1452)

سوال: دو سال سے زائد عرصہ تک بچے کو ماں کا دودھ پلانا کیسا ہے؟

جواب: اگر بچہ بہت لاغر اور کمزور ہے، ماں کے دودھ کے علاوہ کوئی اور غذا ہضم نہیں کر سکتا، تو طبی ضرورت کے پیش نظر دو سال سے زیادہ بھی ماں کا دودھ پلایا جا سکتا ہے۔

سوال: مدت رضاعت کے بعد دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: حرمت رضاعت صرف مدت رضاعت میں دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے، وہ بھی کم سے کم پانچ مرتبہ سیر ہو کر پینے سے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ .

”ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔“

(صحیح مسلم: 1450)

❁ دوسری روایت ہے:

لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”ایک یا دو دفعہ پستان منہ میں دینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔“

(صحیح مسلم: 1451)

سوال: رضاعی بہن کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: رضاعی بہن کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، جیسے نسبی بہن کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ .

”رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام کرتی ہے۔“

(صحيح البخاري: 2646، صحيح مسلم: 1444)

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾ (النّساء: ٢٣)

”......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

یہاں اُخت کا لفظ مطلق ہے، جو رضاعی بہنوں کو بھی شامل ہے، لہٰذا رضاعی بھانجی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

سوال: صرف چھاتی سے لگانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: صرف چھاتی سے لگانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ حرمت رضاعت کے لیے مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پینا ضروری ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ.

”ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔“

(صحيح مسلم: 1450)

سوال: ایک عورت نے اپنے خاوند کو دودھ پلا دیا، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: حرمت رضاعت مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے ثابت ہوتی ہے، مدت رضاعت کے بعد نہیں۔ لہٰذا اگر کسی شوہر نے اپنی بیوی کا دودھ پی لیا، تو اس سے حرمت ثابت نہ ہو گی اور نکاح میں بھی کچھ خلل نہیں آئے گا۔

سوال: کیا تھوڑا دودھ پینے سے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے؟

جواب: حرمت رضاعت اسی وقت ثابت ہوتی ہے، جب بچے نے مدت رضاعت میں پیٹ بھر کر کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پیا ہو، اس سے کم پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ میرا رضاعی بھائی ہے، فرمایا: پہچان لیں کہ آپ کے بھائی کون ہیں، رضاعت تب ثابت ہوتی ہے، جب دودھ ہی بچے کی غذا ہوتی ہے۔“

(صحيح البخاري: 2647، صحيح مسلم: 1455)

سوال: رضاعت ایک عورت کی شہادت سے ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر دودھ پلانے والی عورت اکیلی گواہی دے دے، تو یہ گواہی قبول ہے، اس سے رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’میں نے ابواہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔‘‘

(صحیح البخاري: 2659)

سوال: جس عورت کا دودھ پیا، کیا اس کی نواسی سے نکاح جائز ہے؟

جواب: نکاح جائز نہیں، کیونکہ دونوں رضاعی ماموں بھانجی ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾ (النّساء: ۲۳)

’’......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔‘‘

یہاں اُخت کا لفظ مطلق ہے، جو رضاعی بہنوں کو بھی شامل ہے، لہٰذا رضاعی بھانجی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ .

’’رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام کرتی ہے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(صحیح البخاري : 2646، صحیح مسلم : 1444)

سوال: بچہ جیسے دودھ پیتا تھا، قے کر دیتا تھا، کیا حرمت رضاعت ثابت ہوئی ؟

جواب: اگر مدت رضاعت میں بچے نے کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پیا ہے، تو حرمت رضاعت ثابت ہوگئی، خواہ دودھ پینے کے بعد قے کر دیتا ہو۔

سوال: خالد کے جس بھائی نے پھوپھی کا دودھ نہیں پیا، کیا اس کا نکاح پھوپھی کی لڑکی سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہوسکتا ہے، کیونکہ مرضعہ (دودھ پلانے والی) کی اولا د رضیع (دودھ پینے والی یا والا) کے لیے حرام ہے، رضیع کے بہن بھائیوں کے لیے نہیں۔

سوال: زید نے ہندہ کا دودھ پیا ہے، کیا زید کا دادا ہندہ سے نکاح کرسکتا ہے؟

جواب: زید کا دادا ہندہ سے نکاح کرسکتا ہے، مرضعہ کی حرمت رضیع کے لیے ہے۔

سوال: پستان سے پانی منہ میں جائے، تو رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: حرمت رضاعت مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے، صرف ایک آدھ مرتبہ پستان منہ میں لینے سے نہیں۔

سوال: رضاعی پھوپھی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس طرح نسبی پھوپھی سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی پھوپھی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَعَمَّاتُكُمْ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

”......اور تمہاری پھوپھیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رضاعی پھوپھیاں بھی اس حکم میں شامل ہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ.

”رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے، جنہیں ولادت (نسب) حرام کرتی ہے۔“

(صحیح البخاري : 2646، صحیح مسلم : 1444)

سوال: جس نے دادی کا دودھ پیا ہو، کیا اس کا نکاح پھوپھی کی لڑکی سے جائز ہے؟

جواب: اگر دادی کا دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہے، تو وہ دادی کا رضاعی بیٹا بن گیا، پھوپھی رضاعی بہن بن گئی اور پھوپھی کی بیٹی رضاعی بھانجی بن گئی۔ تو جیسے نسبی بھانجی سے نکاح جائز نہیں، اسی طرح رضاعی بھانجی سے بھی نکاح جائز نہیں، کیونکہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے، وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

سوال: جس نے دادی کی چھاتی چوسی، اس کا نکاح چچا کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صرف ایک بار چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ سیر ہو کر دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے، لہٰذا مذکورہ صورت جب دادی سے رضاعت ثابت نہ ہوئی، تو چچا کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔

سوال: کیا عورت غیر کے بچے کو شوہر کی اجازت کے بغیر دودھ پلا سکتی ہے؟

جواب: شوہر کی اجازت کے بغیر غیر کے بچے کو دودھ نہیں پلانا چاہیے، البتہ اگر شوہر کی اجازت کے بغیر مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلا دیتی ہے، تو بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا شک کی صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے؟

جواب: شک یا گمان سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

سوال: ساس نے داماد سے کہا کہ میں نے تمہیں بچپن میں دودھ پلایا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ساس یقین سے گواہی دے کہ اس نے اپنے موجودہ داماد کو مدت رضاعت میں کم سے کم پانچ مرتبہ دودھ پلایا ہے، تو ساس کی گواہی معتبر ہوگی، رضاعت ثابت ہو جائے گی اور میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی جائے گی، کیونکہ وہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں، تو جس طرح نسبی بہن بھائی کا نکاح حرام ہے، اسی طرح رضاعی بہن بھائی کا نکاح بھی حرام ہے۔ اس سلسلہ میں اکیلی عورت کی گواہی کافی ہے۔

❀ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے ابواہاب کی بیٹی (ام یحییٰ) سے شادی کی، کالے رنگ کی ایک عورت آ کر کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا، تو آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے پھر پوچھا، تو آپ ﷺ نے پھر منہ موڑ لیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب یہ بات کہی جا چکی ہے، تو وہ تیرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے؟ پس آپ نے اسے اس (کی بیوی کے ساتھ رہنے) سے منع کر دیا۔“

(صحيح البخاري: 2659)

سوال: عورت کس صورت میں طلاق طلب کر سکتی ہے؟

جواب: اگر میاں بیوی میں باہم نااتفاقی ہو، موافقت کی کوئی صورت نہ ہو، تو عورت طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے، یا خلع لے سکتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: بغیر وجہ طلاق کا مطالبہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کرنا جائز نہیں، اس پر وعید آئی ہے۔

❀ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ .

”جس عورت نے بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 283/5، سنن أبي داوٗد : 2226، سنن التّرمذي : 1187، سنن ابن ماجه : 2055، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن“، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۸۴) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۰۰) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سوال: جب میاں بیوی کے مابین اتفاق نہ ہو، لڑائی جھگڑا معمول ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر زوجین کے مابین ناچاکی رہتی ہو، اتفاق کی کوئی صورت نظر نہ آئے، تو شوہر کو چاہیے کہ بیوی کو طلاق دے دے، اسی میں دنیاوی واُخروی فلاح ہے۔

سوال: کیا دل میں طلاق کا خیال لانے سے طلاق واقع ہوتی ہے؟

جواب: دل میں طلاق کا خیال لانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: جب شوہر بیوی کی خبر گیری نہ کر سکے، تو کیا طلاق دینا واجب ہے؟

جواب: جو شوہر بیوی کی خبر گیری نہیں کرتا، اسے چاہیے کہ اس کی خبر گیری کرے،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ بیوی کی ضروریات کا خیال رکھنا اس کے ذمہ ہے اور اس میں اجر بھی ہے۔ البتہ اگر شوہر کسی صورت بیوی کی خبر گیری نہیں کر سکتا، تو احسن طریقہ سے اسے طلاق دے دے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾(البقرة : ٢٢٩)

''بیوی کو عمدہ طریقے سے رکھے یا احسان کے ساتھ آزاد کر دے۔''

سوال: ایک عورت نماز عمدہ طریقے سے نہیں پڑھتی اور غیر محرم سے آواز کا پردہ نہیں رکھتی، کیا شوہر کے لیے اسے طلاق دینے کا حکم ہے؟

جواب: ایسی عورت کو شوہر طلاق نہ دے، بلکہ اسے نصیحت جاری رکھے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عورتوں کے ساتھ انتہا درجے کی بھلائی کریں، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور اوپر والی پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھ پن ہوتا ہے، اسے سیدھا کرنے بیٹھو گے، تو توڑ دو گے، اپنے حال پہ چھوڑ دو گے، تو ٹیڑھی ہی رہے گی، لہٰذا عورتوں سے کمال کی خیر خواہی کیجئے۔''

(صحيح البخاري : 3331، صحيح مسلم : 1468)

سوال: بیوی متبع شریعت نہ ہو، تو طلاق دینا کیسا ہے؟

جواب: شوہر متبع شریعت ہے، تو اس کی بیوی کو بھی متبع شریعت ہونا چاہیے، اگر بیوی متبع شریعت نہ ہو، تو شوہر کو چاہیے کہ اسے ہر طریقہ سے سمجھانے کی کوشش کرے، اگر نہ سمجھے، تو اسے طلاق دے دے، کیونکہ وہ اس کے لائق نہیں ہے۔

سوال: جان کے خوف سے طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جان کے خوف سے جو طلاق دی گئی، وہ جبری طلاق ہے اور جبری طلاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقع نہیں ہوتی۔اس پر قرآن وحدیث کے دلائل ہیں، نیز ائمہ کی تصریحات بھی موجود ہیں:

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾(النّحل : ١٠٦)

”جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے (اس پر اللہ کا غضب ہے)، سوائے اس شخص کے جسے مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔“

جس کے دل میں ایمان پختہ ہو، اس کو کفر پر مجبور کیا جائے تو وہ کافر نہیں ہوتا، اسی طرح طلاق کا ارادہ نہ ہو تو جبری طلاق بالاولیٰ واقع نہیں ہوگی۔

❀ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشِّرْكُ أَعْظَمُ مِنَ الطَّلَاقِ .

”شرک طلاق سے بڑا معاملہ ہے۔“

(سنن سعيد بن منصور : 1142، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جب اللہ تعالیٰ نے انسان سے (مجبوری کی صورت میں) کفر معاف کر دیا ہے، تو مجبوری کی صورت میں کہے گئے تمام دیگر اقوال بھی معاف ہیں، کیونکہ جب لوگوں کو بڑی چیز معاف کر دی جائے، تو چھوٹی چیز خود بخود معاف ہو جاتی ہے۔“

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 122/2)

❀ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”خطا اور نسیان سے تجاوز کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کردی ہے، ......اسی طرح مجبوری کی صورت میں کیے گئے کام سے معافی کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کی ہے۔“

(جامع العُلوم والحكم، ص 452)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”مجبور و مقہور کی کوئی طلاق نہیں۔“

(سنن سعيد بن منصور : 1143، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ثابت بن عیاض احنف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب کی ام ولد لونڈی سے نکاح کیا۔ میں اس کے پاس آیا اور اس پر داخل ہوا، تو کوڑے لٹکے ہوئے تھے۔ لوہے کی دو بیڑیاں تھیں اور دو غلام بٹھائے ہوئے تھے۔ اس نے مجھے کہا: اپنی بیوی کو طلاق دے دے، ورنہ اللہ کی قسم تجھے ایسا ایسا کردوں گا۔ میں نے کہا: اسے ایک ہزار طلاق۔ میں اس کے پاس سے نکلا، تو مکہ کے راستے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو اپنا سارا واقعہ سنایا، تو وہ غصے ہوگئے اور فرمایا: یہ کوئی طلاق نہیں۔ وہ عورت آپ پر حرام نہیں ہوئی۔ آپ اپنی بیوی کی طرف لوٹ جایئے۔ مجھے اطمینان نہ ہوا یہاں تک کہ میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آ گیا اور ان سے اپنا واقعہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بھی فرمایا کہ آپ کی بیوی آپ پر حرام نہیں ہوئی، آپ اپنی بیوی کی طرف لوٹ جایئے۔“

(الموطا للإمام مالك : ٣٧٦، ح : ١٢٤٥، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ثابت ہوا کہ دو جلیل القدر صحابہ سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے نزدیک جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔

❁ ابوالزناد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا۔ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جو بنو حطمہ میں سے تھا، اسے قمری کہا جاتا تھا۔ اس کی قوم نے اسے مارا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے حتی کہ تو عورت پر تین طلاقِ بتہ دے یا ہم تجھے قتل کر دیں گے۔ نیز اس سانحہ پر دلیل پیش کی، تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس کی بیوی کو اس پر لوٹا دیا۔''

(سنن سعيد بن منصور : 1132، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى طَلَاقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا .

''وہ مجبور کی طلاق کو کچھ بھی خیال نہیں کرتے تھے۔''

(سنن سعيد بن منصور : 1141، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام احمد رحمہ اللہ جبری طلاق دینے والے کے بارے میں فرماتے ہیں:

''امید ہے کہ اس پر کچھ نہیں ہوگا۔''

❁ نیز فرماتے ہیں:

''مجبور کی تعریف یہ ہے کہ اسے قتل کا ڈر ہو یا سخت مار کا ڈر ہو۔ امام اسحٰق بن راہویہ فرماتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ نے جس طرح فرمایا ہے، بلا شک وشبہ بات اسی طرح ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

(مسائل أحمد وإسحاق برواية إسحاق بن منصور الكوسج : 958)

❁ شاہ ولی اللہ الدہلوی رحمہ اللہ جبری طلاق کے مفاسد ذکر کرتے ہیں:

’’دوسری بات یہ ہے کہ اگر مجبور شخص کی طلاق کو معتبر سمجھ لیا جائے تو اس طرح مجبور کرنے کا دروازہ کھل جائے گا۔قریب ہے کہ طاقتور شخص کمزور کو اس طرح سے قابو کر لے کہ لوگوں کو معلوم نہ ہو اور وہ اسے اسلحہ کے زور پر دھمکا لے اور اس کی بیوی میں رغبت ہو تو اسے طلاق پر مجبور کر لے۔اگر ہم اس کی ارادے کو ناکام بنا دیں اور اس کی مراد کو واپس کر دیں تو یہ چیز لوگوں کے آپس میں مجبور کر کے کیے گئے ظلم کو روکنے کا سبب ہو گی......۔‘‘

(حجة الله البالغة : 138/2)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (مجموع الفتاوی : ۱۱۰/۳۳) اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (زاد المعاد : ۲۰۴/۵، اعلام الموقعین : ۱۰۸/۳، تہذیب السنن : ۱۸۷/۶) وغیرہما کے نزدیک بھی جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔

❁ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

’’جمہور کا مذہب ہے کہ مجبوری میں جو چیز واقع ہوتی ہے، اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔‘‘(فتح الباري : 390/9)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

’’اس بنا پر مجبور شخص کی ہر کلام لغو ہے۔اس کا کوئی اعتبار نہیں۔قرآنِ کریم نے بتایا ہے کہ کوئی شخص اگر مجبور ہو کر کلمۂ کفر کہہ دے تو وہ کافر نہیں ہو گا اور جسے اسلام پر مجبور کیا جائے ، وہ مسلمان نہیں ہو گا۔سنت نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے مجبور شخص کو معاف کر دیا ہے، وہ اس سے مؤاخذہ نہیں کرے گا۔۔۔رہے مجبور شخص کے افعال تو ان میں تفصیل ہے: جو افعال مجبوری کے ساتھ مباح ہیں، ان پر معافی ہے، جیسا کہ رمضان کے دن میں کھانا، نماز میں حرکت اور احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا وغیرہ۔ اور جو چیزیں مجبوری کی وجہ سے مباح نہیں، ان پر مؤاخذہ ہوگا، جیسا کہ بے گناہ کو قتل کرنا، اس کا مال تلف کرنا ۔۔۔اقوال اور افعال میں فرق یہ ہے کہ افعال جب واقع ہو جائیں تو ان کی خرابی ختم نہیں ہو سکتی، بلکہ ان کی خرابی ان کے ساتھ ہی رہتی ہے، برعکس اقوال کے کہ ان کو لغو کرنا اور سونے والے اور مجنون کی طرح شمار کرنا ممکن ہے۔ جو فعل مجبوری کے ساتھ مباح نہیں، اس کی خرابی ثابت ہوتی ہے، برعکس قول کی خرابی کے کہ وہ اسی وقت ثابت ہوتی ہے، جب کہنے والا اس کو جانتا ہو اور مجبور نہ ہو۔‘‘

(زاد المَعاد: 205/5)

❀ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا تَلَاعُبٌ بِالدِّينِ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ.

’’یہ (مجبور کی طلاق کو شمار کرنا) دین کے ساتھ کھلواڑ ہے۔ ہم ایسے کاموں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔‘‘

(المُحلّٰی بالآثار: 205/10)

سوال: طلاق کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ بیوی کو اس طہر میں ایک طلاق دے، جس میں اس نے بیوی سے مجامعت نہ کی ہو۔ اسے طلاق سنی بھی کہتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

اس صورت میں عورت کی عدت تین ماہ ہے، اس دوران شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہے، عدت کے بعد تجدید نکاح سے بیوی بنا سکتا ہے، اب اس کے پاس دو طلاقوں کا حق باقی ہے۔ اسی طرح کبھی دوسری طلاق دے دی، تو عدت کے دوران رجوع کر سکتا ہے، عدت کے بعد نئے نکاح سے بیوی بنا سکتا ہے۔ یہ دو طلاقیں رجعی کہلاتی ہیں، جن کے بعد رجوع یا تجدید نکاح کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بعد طلاق کا ایک حق باقی رہ جاتا ہے، اگر شوہر نے وہ حق بھی استعمال کر لیا، تو اب رجوع کی گنجائش نہیں، تجدید نکاح سے بیوی بھی نہیں بنا سکتا۔

افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے، ہمارے ہاں نکاح مولانا صاحب سے پڑھایا جاتا ہے، مگر طلاق دیتے وقت علما کی طرف رجوع نہیں کیا جاتا۔ جس بنا پر لوگ غلط طریقے سے طلاق دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خیر کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔

سوال: جو بیوی شوہر کے باپ کی عزت نہ کرے اور اسے برا بھلا کہے، تو کیا بیٹا باپ کے کہنے پر طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر واقعی بیوی اپنے سسر سے بدسلوکی کرتی ہے، تو اسے طلاق دے دینی چاہیے۔

سوال: ایک عورت انگریزی لباس پہنتی ہے، اگر وہ یہ لباس پہننا نہ چھوڑے، تو کیا اسے طلاق دینا لازم ہے یا نہیں؟

جواب: انگریزی لباس نیم برہنہ ہوتا ہے، ایک متشرع مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ ایسی عورت سے شادی کرے، ورنہ وہ دیوث قرار پائے گا۔ اسے چاہیے کہ اپنی بیوی کو سمجھائے، سمجھ جائے، تو درست، ورنہ طلاق دے دے۔

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(نظر رحمت سے) دیکھے گا: ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔''

(مسند الإمام أحمد: 6180، وسندہٗ حسنٌ)

سوال: پاگل کی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: پاگل کا کوئی عمل شرعاً معتبر نہیں، لہٰذا مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔''

(مسند علیّ بن الجعد: 741، وسندہٗ صحیحٌ)

سوال: اگر بیوی شوہر سے نفرت کرتی ہو اور اس سے زبان درازی کرتی ہو، تو کیا شوہر کے لیے طلاق دینا ضروری ہے؟

جواب: اگر بیوی شوہر سے نفرت کرتی ہے اور بات بات پر زبان لڑاتی ہے، تو شوہر کو چاہیے کہ اسے سمجھائے، ورنہ طلاق دے دے، یہی اس کے حق میں بہتر ہے، ورنہ:

❀ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی: ① جس کی بیوی بداخلاق اور بدتمیز ہو، وہ اسے طلاق نہ دے۔ ② جو کسی کو قرض دے، لیکن اس پر گواہ نہ بنائے۔ ③ جو اپنا مال (بغرض تجارت) کسی ناسمجھ کے حوالے کر دے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾ (النساء: 5) ''اپنے مال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناسمجھ لوگوں کے سپرد مت کرو۔“

(المستدرك للحاكم : 331/2، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 146/10، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

جس کی بیوی بداخلاق ہے، وہ اسے طلاق نہیں دیتا، تو اس کی دعا قبول نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بیوی اسے پریشان کرتی ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ یہ پریشانی دور کر دے، تو اس کی یہ دعا قبول نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے رخصت دی ہے کہ وہ ایسی بداخلاق بیوی کو طلاق دے کر خلاصی پالے، لیکن وہ اسے طلاق نہیں دیتا، ایسا شخص اگر بیوی کی اذیتوں پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، تو اس کی دعا رد ہو جاتی ہے۔ اس سے مطلق دعا مراد نہیں ہے۔

سوال: صرف تحریری طلاق سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: تحریری طلاق واقع ہو جاتی ہے، خواہ شوہر نے خود تحریر کی ہو یا کسی سے کروائی ہو، خواہ بیوی کو موصول ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

سوال: ایک شخص بیوی کو طلاق دینے کے متعلق اس قدر سوچتا ہے کہ جب وہ گہری سانس لیتا ہے، تو ”طلاق دی“ کے الفاظ نکلتے ہیں، تو کیا اس سے طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: یہ خیالات اور وسوسات ہیں، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: اگر شوہر اپنی بیوی کو یہ کہے کہ ”کیا طلاق دلانا چاہتی ہو؟“ تو کیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: اگر کوئی ریاست مرد کی طرح عورت کو بھی طلاق کا اختیار دے، تو کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: طلاق مرد کا وظیفہ ہے، یہ اختیار شریعت نے صرف مرد کو سونپا ہے، کسی ریاست کے قانون سے شرعی حکم تبدیل نہیں ہوسکتا۔ البتہ اگر بیوی شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور شوہر طلاق بھی نہیں دیتا، تو وہ خلع کے ذریعے نکاح فسخ کرسکتی ہے، تو گویا جس طرح مرد کے پاس طلاق کا اختیار ہے، اسی طرح عورت کے پاس خلع کا اختیار ہے۔

سوال: عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کی غیر موجودگی میں بھی طلاق ہو جاتی ہے، خواہ خاوند نے تحریری طلاق دی ہو یا بول کر، کیونکہ طلاق کے وقت عورت کا موجود ہونا شرط نہیں۔

سوال: جس نے مذاق میں ایک طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ہنسی مذاق میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے، لہٰذا ایک طلاق واقع ہو گئی، اب شوہر عدت کے اندر اندر رجوع کرسکتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے۔

۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔“

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط۹۰)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: بخار کی مدہوشی میں طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر حواس قائم ہیں، تو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: حالت حیض میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایامِ مخصوصہ میں طلاق مکروہ ہے، لیکن واقع ہو جاتی ہے۔

❀ نافع رحمہ اللہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرْهُ، فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا، أَوْ حَامِلًا.

''انہوں نے حیض میں طلاق دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: انہیں رجوع کا حکم دیجیے، پھر طہر یا حمل میں طلاق دیں۔''

(صحيح البخاري: 5252، صحيح مسلم: 1471، واللفظ لهٗ)

«فَلْيُرَاجِعْهَا» کے الفاظ واضح طور پر وقوعِ طلاق کا پتا دے رہے ہیں، اگر طلاق واقع نہیں ہوئی تھی، تو رجوع کیسا؟ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان الفاظ پر یوں تبویب فرمائی ہے:

بَابُ إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ.

''حائضہ کو دی گئی طلاق شمار ہوگی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”میں نے حیض میں طلاق دی۔ (میرے والد گرامی) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر پوچھا، تو فرمایا: انہیں رجوع کا حکم دیں، پھر طلاق دینا چاہیں، تو طہر میں دیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے گا۔ فرمایا: جی ہاں۔“

(سنن الدارقطني : 5/4، السنن الکبریٰ للبیهقي : 326/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”میں نے حیض میں طلاق دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک طلاق شمار کیا۔“

(مسند الطیالسي : 68، مسند عمر بن الخطّاب لابن النجّاد :1، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں؛

حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ .

”یہ ایک طلاق شمار ہوئی۔“ (صحیح البخاري : 5253)

❁ نیز فرماتے ہیں:

فَرَاجَعْتُهَا، وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا .

”میں نے رجوع کرلیا اور اسے طلاق شمار کیا۔“

(صحیح مسلم :1471)

❁ انس بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ : طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : «لِيُرَاجِعْهَا»، قُلْتُ : تُحْتَسَبُ؟ قَالَ : «فَمَهْ؟» .

”میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا: میں نے حیض میں طلاق دی۔ (میرے والد گرامی) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رجوع کریں۔ میں (انس بن سیرین) نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اور کیا؟“

(صحيح البخاري : 5252، صحيح مسلم :1471)

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”«فَمَهْ» اصل میں فَمَا تھا۔ یہ استفہام ہے، جس میں اکتفا ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اگر طلاق کو شمار نہیں کیا جائے گا، تو اور کیا ہوگا؟ یہ بھی ممکن ہے کہ ہا اصلی ہو اور یہ کلمہ ڈانٹ کے لیے بولا جاتا ہو، یعنی یہ بات نہ کرو، کیونکہ اس صورت میں طلاق کا واقع ہونا لازمی امر ہے۔ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابن عمر کے اس فرمان کا مطلب یہ تھا کہ حیض میں دی گئی طلاق شمار نہیں کی جائے گی، تو اور کیا ہوگا؟ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ گویا انہوں نے فرمایا کہ اس طلاق کے وقوع میں کوئی شبہ نہیں۔“

(فتح الباري : 352/9)

✿ یونس بن جبیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

”میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کوئی حیض میں طلاق دے تو؟ کہا: کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہیں؟ انہوں نے حیض میں طلاق دی تھی۔

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، آپ ﷺ نے رجوع کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ دوبارہ طلاق کا ارادہ ہو، تو طہر میں دیں، میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نیحیض کی طلاق شمار کی تھی؟ کہا: ان کی عاجزی اور ناسمجھی نے طلاق ساقط کر دی ہے؟

(صحيح البخاري: 5258، صحيح مسلم: 1431)

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَرَأَيْتَ لَوْ عَجَزَ بِمَعْنٰى تَعَاجَزَ عَنْ فَرْضٍ آخَرَ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، فَلَمْ يُقِمْهُ، أَوِ اسْتَحْمَقَ فَلَمْ يَأْتِ بِهٖ، أَكَانَ يُعْذَرُ فِيهِ؟

”اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی اور فرض میں سستی کرے، اسے درست طریقے سے ادا نہ کرے یا حماقت کرے اور اسے ادا ہی نہ کرے، تو کیا اس بارے میں اس کا عذر قبول ہو گا؟“ (التمهيد: 66/5)

❀ شارحِ صحیح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) لکھتے ہیں:

”ان الفاظ کا معنی یہ ہے کہ کیا ان کی سستی اور نافہمی کی بنا پر طلاق کا حکم ختم کر دیا جائے گا؟ یہ استفہام انکاری ہے۔ اصل میں یوں ہے: ہاں، طلاق شمار کی جائے گی، ان کی سستی اور ناسمجھی کی بنا پر طلاق کا نفاذ روکا نہیں جا سکتا۔“

(شرح صحيح مسلم: 66/10)

❀ یونس بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا: میں نے حیض میں طلاق دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ رجوع

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کریں، اگر دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ ہو، تو طہر میں دے، میں نے عرض کیا: یہ طلاق شمار ہوگی؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اس میں مانع کیا ہے؟ جی ہاں، شمار ہوگی۔ اگر وہ سستی اور حماقت کرتا ہے، تو کیا اس کا عذر قبول ہوگا؟''

(مسند الإمام أحمد : 79/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ انس بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی بیوی کے بارے میں پوچھا، جسے انہوں نے حیض میں طلاق دی تھی۔ کہا: میں نے حیض میں طلاق دی۔ یہ بات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی گئی، تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں رجوع کا حکم دیں، دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ ہو، تو طہر میں دیں، میں نے رجوع کیا اور طہر میں طلاق دی۔ عرض کیا: کیا آپ نے حیض میں دی گئی طلاق شمار کی تھی؟ کہا: اگرچہ میری عاجزی اور کم فہمی تھی، لیکن اسے شمار کیوں نہ کرتا؟''

(صحيح مسلم : 11/1471)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک اور فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ : طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا، وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ : عَصَيْتَ رَبَّكَ، وَفَارَقْتَ امْرَأَتَكَ .

''ایک شخص نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فتویٰ طلب کیا: میں نے اپنی بیوی کو حیض میں تین طلاقیں دی ہیں۔ فرمایا: آپ نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی بیوی کو فارغ کر دیا ہے۔“

(السنن الکبرٰی للبیھقي : 336/7، وسندهٗ حسنٌ)

❀ راویٔ حدیث، عبیداللہ بن عمر، عمری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

كَانَ تَطْلِيقُهٗ إِيَّاهَا فِي الْحَيْضِ وَاحِدَةً، غَيْرَ أَنَّهٗ خَالَفَ السُّنَّةَ .

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حیض میں دی گئی طلاق ایک شمار ہوئی تھی، اگر چہ طلاق سنت کے مطابق نہ تھی۔“

(سنن الدارقطني : 6/4، مسند عمر، تحت الحديث : 3، وسندهٗ حسنٌ)

❀ امام عطا بن ابی رباح، امام زہری، امام ابنِ سیرین، امام جابر بن زید رحمہم اللہ (مصنّف ابن أبي شيبة : 5/5، وسندهٗ صحيحٌ) اور دیگر محدثین وائمہ دین حیض میں طلاق کو مؤثر سمجھتے تھے۔

اگر چہ حیض میں طلاق مسنون نہیں، لیکن خود رسول اللہ ﷺ نے اسے نافذ بھی کیا ہے، صاحب واقعہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے شمار کیا اور راویٔ حدیث عبیداللہ بن عمر عمری رحمہ اللہ بھی اسے ایک طلاق قرار دیتے ہیں، لہٰذا اس کے وقوع میں کوئی شبہ نہیں رہا۔

تنبیہ:

سنن ابوداوٗد (2185) میں یہ الفاظ ہیں:

فَرَدَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا .

”آپ ﷺ نے اس کو لوٹا دیا اور اسے کچھ نہیں سمجھا۔“

اس سے بعض اہل علم کو شبہ ہوا کہ شاید آپ ﷺ نے اسے طلاق شمار نہیں کیا، لیکن رسول اللہ ﷺ کے درج بالا فرمانِ گرامی، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فہم اور راویٔ حدیث عبیداللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بن عمر عمری رحمہ اللہ کی فقہ کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض میں طلاق شمار تو کی، لیکن مستحسن نہیں سمجھی۔ اصل عبارت یوں ہے:

لَمْ يَرَهَا شَيْئًا مُّسْتَقِيمًا .

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اچھا کام نہیں سمجھا۔“

❀ سنن نسائی (3427) میں صحیح سند کے ساتھ یہ الفاظ ہیں:

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ .

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حیض میں طلاق دی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کا حکم دیا، انہوں نے حالت طہر میں پھر طلاق دے دی۔“

مطلب یہ کہ پہلی طلاق واقع ہو جانے کے بعد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمانِ نبوی کے مطابق رجوع کیا، اس کے بعد حالت طہر میں دوسری طلاق دی۔ اس طرح تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ (319ھ) فرماتے ہیں:

كُلُّ مَنْ نَّحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَّا نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الْبِدَعِ لَا يُقْتَدٰى بِهِمْ .

”جن اہل علم کو ہم جانتے ہیں سبھی نے یہ کہا کہ حیض میں طلاق واقع ہو گی، البتہ بعض اہل بدعت نے اس کے خلاف کہا ہے، ان کی بات ناقابل التفات ہے۔“

(الإشراف: 5/187)

❀ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ فِي الْحَيْضِ بِدْعَةٌ غَيْرُ سُنَّةٍ، فَهُوَ لَازِمٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ، وَمُخَالِفٌ فِي ذٰلِكَ إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ .

”اگرچہ سب اہل علم کے ہاں حیض میں دی گئی طلاق بدعت اور غیر مسنون ہے، لیکن سب کے نزدیک واقع ہو جائے گی۔ صرف اہل بدعت نے اس کی مخالفت کی ہے۔“

(التمهيد لما في المؤطّأ من المعاني والأسانيد : 58/15)

❀ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي حَالَةِ الْحَيْضِ لَمْ تَعْتَدَّ بِالْحَيْضَةِ الَّتِي وَقَعَ فِيهَا الطَّلَاقُ ...... وَهٰذَا بِالْإِجْمَاعِ .

”جب خاوند بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے، تو وہ اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کرے گی، جس میں طلاق واقع ہوئی ہے۔......اس پر اجماع ہے۔“

(البناية شرح الهداية : 607/5)

خلاصۃ التحقیق:

صحیح حدیث، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیان، راویٔ حدیث عبید اللہ عمری رحمہ اللہ کے فہم اور ائمہ دین کی تصریحات سے ثابت ہوا کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: باپ نے طلاق نامہ لکھا، بیٹے نے دستخط کیے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: بیوی بلا اجازت کہیں چلی جائے، تو اسے طلاق دینا کیسا ہے؟

جواب: طلاق دینا شوہر پر ضروری نہیں، البتہ اسے طلاق دینے کا اختیار ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: عورت نے کہا میں نے اپنے شوہر سے تعلق ختم کر دیے، اب میں اس کی بہن اور وہ میرا بھائی۔تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ لغو کلمہ ہے، اس سے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔

سوال: اگر کوئی شوہر کہے کہ ''خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں رکھوں گا۔'' کیا اس کی بیوی کو طلاق واقع ہوئی؟

جواب: اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اس سے نیت کے متعلق بھی نہیں پوچھا جائے گا، کیونکہ مستقبل کے الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: بیٹے نے والدین کے کہنے سے نکاح کر لیا، خود راضی نہ تھا، تو کیا اب طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: بالغ مرد خود مختار ہوتا ہے، وہ اپنی رضامندی کے بغیر شادی نہ کرے، البتہ اگر اس نے کر لی ہے، تو یہ نکاح صحیح ہے۔ چونکہ طلاق کا اختیار شوہر کو حاصل ہے، تو اگر دونوں کے درمیان نہیں بنتی، تو شوہر طلاق دے سکتا ہے۔

سوال: شوہر کے والد نے بہو کو مار کر زبردستی گھر سے نکال دیا، لڑکی اپنے والد کے گھر چلی گئی، کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟

جواب: یہ ہرگز طلاق شمار نہ ہوگی، اگر سسر کی جگہ شوہر بھی گھر سے نکال دے، تب بھی طلاق شمار نہ ہوگی، جب تک کہ وہ خود طلاق نہ دے۔

سوال: غیر مدخولہ کی کتنی طلاقیں ہیں؟

جواب: غیر مدخولہ کو ایک ہی طلاق دی جائے، تو وہ نکاح سے نکل جاتی ہے، اس پر عدت نہیں، وہ اگلے ہی لمحے نکاح کر سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا مریض کی طلاق واقع ہوتی ہے؟

جواب: مریض کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: غصہ میں بغیر نیت کے بیوی کو طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب بیوی کو طلاق دے دی، تو وہ واقع ہو گئی۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ.

”تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے۔
۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔“

(سنن أبي داود : ۲۱۹٤، سنن التّرمذي : ۱۲۲۵، سنن ابن ماجه : ۲۰۳۹، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ۵۸/۲، سنن الدّارقطني : ۲۵٦/۳۔۲۵۷، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن غریب“، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔ (التّلخيص الحبير : ۲۱۰/۳)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

”اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علما کا اسی پر عمل ہے۔“

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ صَرِيحَ لَفْظِ الطَّلَاقِ إِذَا جَرٰى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى لِسَانِ الْبَالِغِ الْعَاقِلِ فَإِنَّهٗ مُؤَاخَذٌ بِهٖ وَلَا يَنْفَعُهٗ أَنْ يَّقُولَ : كُنْتُ لَاعِبًا أَوْ هَازِلًا أَوْ لَمْ أَنْوِ بِهٖ طَلَاقًا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأُمُورِ .

''تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ طلاق کا صریح لفظ جب کسی بالغ عاقل کی زبان پر جاری ہو جائے، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ گو وہ کہتا پھرے کہ میں نے مذاق کیا تھا یا طلاق کی نیت ہی نہیں کی تھی، یا اس طرح کی کوئی اور بات کرے۔''

(مَعالِم السّنن : ٢٤٣/٣، شرح السّنة للبَغَوي : ٢٢٠/٩)

سوال: اگر کسی سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دی؟، تو وہ جھوٹ کہہ دے کہ ہاں میں نے طلاق دی ہے، کیا اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

جواب: جھوٹی ہاں کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: اگر دو ثقہ آدمی گواہی دیں کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے، مگر وہ شخص انکار کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دو ثقہ آدمی گواہی دیں کہ اس شخص نے طلاق کے صریح الفاظ کے ساتھ طلاق دی ہے، تو ان کی گواہی معتبر ہو گی اور بیوی کو طلاق ہو جائے گی، خواہ شوہر انکار کرتا رہے، البتہ اگر غیر صریح الفاظ کہنے کی گواہی دیں، تو پھر شوہر کی نیت کا اعتبار ہو گا۔

سوال: اگر مرد کو بیوی بالکل پسند نہ ہو اور سمجھانے کے باوجود اسے تنگ کرتی ہو، تو کیا وہ اسے طلاق دے سکتا ہے؟

جواب: طلاق دے سکتا ہے۔

سوال: نفاس کی حالت میں طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: حیض و نفاس میں طلاق دینا مکروہ ہے، مگر واقع ہو جاتی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال: طلاق میں ''ط'' کے بجائے ''تا'' اور ''ق'' کے بجائے ''ک'' نکل جائے، تو کیا طلاق واقع ہوتی ہے؟

جواب: طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

سوال: طلاق کے وقت دو گواہ ہونے ضروری ہیں یا تنہائی میں بھی طلاق ہوجاتی ہے؟

جواب: طلاق کے وقت دو گواہ ہونے ضروری نہیں، تنہائی میں بھی شوہر طلاق دے، تو واقع ہوجاتی ہے۔

سوال: کیا اکھٹی تین طلاق دینا جائز ہے؟

جواب: یہ بدعی طلاق ہے۔

سوال: شوہر کہتا ہے کہ طلاق دیتے وقت میں مدہوش تھا، مگر ظاہری حالات سے ایسا کچھ معلوم نہیں ہوتا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر کے جھوٹے ہونے کا کوئی واضح ثبوت نہیں، تو اس کی بات کا اعتبار ہوگا اور اسے مدہوش تصور کیا جائے گا، لہٰذا اس کی دی ہوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال: غصے میں دی ہوئی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: حالت غصہ میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں، اس میں تفصیل ہے۔ جس میں غصے کی کیفیت اور آدمی کی راست گوئی کو مدنظر رکھا جائے گا۔

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْغَضَبُ عَلٰی ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ؛ أَحَدُهَا: مَا يُزِيلُ الْعَقْلَ، فَلَا يَشْعُرُ صَاحِبُهٗ بِمَا قَالَ، وَهٰذَا لَا يَقَعُ طَلَاقُهٗ بِلَا نِزَاعٍ، وَالثَّانِي: مَا يَكُونُ فِي مَبَادِيهِ بِحَيْثُ لَا يَمْنَعُ صَاحِبَهٗ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَصَوُّرِ مَا يَقُولُ وَقَصْدِهِ، فَهٰذَا يَقَعُ طَلَاقُهُ، وَالثَّالِث؛ أَنْ يَّسْتَحْكِمَ وَيَشْتَدَّ بِهٖ، فَلَا يُزِيلُ عَقْلَهُ بِالْكُلِّيَّةِ، وَلٰكِنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِيَّتِهٖ بِحَيْثُ يَنْدَمُ عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْهُ إِذَا زَالَ، فَهٰذَا مَحَلُّ نَظَرٍ، وَعَدَمُ الْوُقُوعِ فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ قَوِيٌّ مُتَّجِهٌ.

''غصہ تین طرح کا ہے: ① جو عقل کو زائل کر دے کہ آدمی کو شعور ہی نہ رہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، ایسے غصے میں دی ہوئی طلاق بلا اختلاف واقع نہیں ہوتی۔ ② جو غصہ ابتدائی مراحل میں ہو کہ جو آدمی کو سوچ بچار اور ارادہ ونیت سے مانع نہ ہو، اس غصہ میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ③ غصہ سخت ہو، کلی طور پر عقل کو زائل نہ کرے، مگر نیت وارادے پر اس قدر اثر انداز ہو کہ بعد وہ آدمی کو اپنے کیے پر ندامت ہو، اس غصہ میں دی گئی طلاق کے متعلق اختلاف ہے، البتہ قوی اور درست بات یہی ہے کہ اس غصہ میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔''

(زاد المَعاد: 5/195-196)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ﴾(البقرة: ٢٢٧)

''اگر وہ طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں۔''

❁ سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

''کوئی قاضی غصہ کی حالت میں فریقین کے مابین فیصلہ نہ کرے۔''

(صحيح البخاري: 7158، صحيح مسلم: 1717)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آیت مبارکہ میں طلاق کے لیے عزم کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس میں نیت اور پختہ ارادہ شامل ہے۔ اسی طرح حدیث میں نبی کریم ﷺ نے قاضی کو غصہ میں فیصلہ سے منع فرمایا ہے، اس لیے کہ غصہ میں وہ اپنے ہوش کھو بیٹھے گا اور غلط فیصلہ کر دے گا اور اس فیصلہ میں اس کی نیت اور ارادہ بھی شامل نہ ہوگا، غصے زائل ہونے پر اسے فیصلے پر ندامت ہوگی۔

اسی طرح ایسا غصہ جو آدمی کی عقل کو اس قدر متاثر کر دے کہ وہ اپنے ہوش کھو بیٹھے، اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں اس کی نیت شامل نہیں ہوتی۔ البتہ ایسا معمولی غصہ، جو عقل و شعور اور نیت پر اثر انداز نہ ہو، تو اس میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: ایک شخص بات چیت عقل مندوں جیسی کرتا ہے، کپڑے وغیرہ بھی اچھے پہنتا ہے، مگر معاملات میں کم عقل اور کم فہم ہے، اگر وہ طلاق دے، تو واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ شخص مجنون نہیں، بلکہ اسے زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ معاملہ شناس نہیں ہے، لہٰذا اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: چودہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس میں بلوغت کی کوئی علامت (مثلاً احتلام ہونا یا زیر ناف بال وغیرہ کا اگنا) ظاہر ہو چکی ہے، تو وہ شرعاً بالغ تصور کیا جائے گا اور اس کا ہر فعل معتبر ہوگا، لہٰذا اس کی طلاق بھی واقع ہوگی، البتہ اگر اس میں بلوغت کی کوئی نشانی ظاہر نہیں ہوئی، تو اس کے لیے بلوغت کی عمر پندرہ سال ہے، یہ چودہ سالہ لڑکا نابالغ متصور ہوگا اور اس کی دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ نابالغ کے افعال شرعاً معتبر نہیں۔

سوال: طلاق کے لیے زبان سے کہنا ہی کافی ہے یا تحریر کرنا بھی ضروری ہے؟

جواب: زبان سے طلاق دینا ہی کافی ہے، باقی لکھنا لکھانا قانونی ضرورت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: مجھے کسی عالم نے بتایا کہ لکھنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، لہٰذا میں نے طلاق نامہ لکھ دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کہنا کہ لکھنے لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، محض غلط ہے، اب چونکہ طلاق لکھنے والے کو معلوم نہ تھا، تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی، البتہ جب علم ہو گیا، تو آئندہ اگر لکھے گا، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: بیوی نے شوہر سے کہا کہ تم میرے باپ ہو اور میں تمہاری بیٹی، کیا اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

جواب: یہ لغو کلمہ ہے۔ طلاق شوہر کا وظیفہ ہے، لہٰذا نکاح میں حرج واقع نہیں ہوا۔

سوال: ولی نے نابالغ بیٹے کا نکاح کر دیا، پھر بیٹے کے بالغ ہونے سے پہلے خود ہی طلاق دے دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ولی نابالغ لڑکے کا نکاح کر سکتا ہے، طلاق نہیں دے سکتا۔ طلاق کا اختیار صرف شوہر کو حاصل ہے، وہ بھی بلوغت کے بعد۔

سوال: بارہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بارہ سالہ لڑکا نابالغ ہے، تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

”تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔“

(مسند علي بن الجعد :741، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک شخص کی بیوی کو جذام کی بیماری ہے، محلّہ والوں کے دباؤ سے اس نے بیوی کو طلاق دے دی، کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: ایک شخص نے لفظ ”طلاق“ کے بجائے ”تلاخ“ کہا، کیا واقع ہوئی؟

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: سترہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: سترہ سالہ لڑکا شرعاً بالغ ہے، اس کی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

سوال: اگر کسی نے بیوی سے کہا کہ ”میں تجھے نہیں رکھوں گا۔“ کیا اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال: ایک شخص نے کہا کہ ”میرا اور میری بیوی کا نکاح سالم نہیں رہا۔“ کیا اس سے طلاق واقع ہوجاتی ہے؟

جواب: یہ طلاق کا صریح لفظ نہیں ہے، لہٰذا اگر ان الفاظ سے شوہر نے طلاق مراد لی ہے، تو واقع ہوجائے گی، ورنہ نہیں۔

سوال: بیوی کو بغیر طلاق دیے چھوڑ دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: اس طرح طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: پندرہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جواب): پندرہ سال کا لڑکا شرعاً بالغ متصور ہوتا ہے، اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(سوال): اگر کوئی دل میں طلاق دے اور زبان پر نہ لائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(سوال): ایک شخص نے حالت جنون میں اپنی بیوی کو تین طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): مجنون اور دیوانے کی کوئی طلاق واقع نہیں ہوتی، یہ شرعاً مکلّف نہیں رہا۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ.

”تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔“

(مسند علي بن الجعد: 741، وسندهٗ صحيحٌ)

(سوال): کیا شوہر کی نافرمان بیوی نکاح سے باہر ہو جاتی ہے؟

(جواب): نافرمانی سے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتی، نافرمان عورت کو جب تک شوہر طلاق نہیں دیتا، اس کا نکاح ختم نہیں ہوتا۔

(سوال): بیوی سے کہا کہ طلاق دیتا ہوں، تو کیا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اس طرح کہنے سے طلاق ہو گئی۔

(سوال): کسی مالی لالچ میں طلاق دی، تو واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب): ضرور واقع ہوئی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: بیوی کا نام بدل کر طلاق دی، طلاق کی نیت بھی نہیں تھی، صرف دوسرے کو دھوکہ دینا تھا، کیا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس کی بیوی کو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ یہ طلاق لغو ہے۔

سوال: کیا بیوی کا نام لیے بغیر طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: کیا شوہر کو گالیاں دینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: گالیاں دینا کبیرہ گناہ ہے اور شوہر کو دینا اس کی سنگینی کو مزید بڑھا دیتا ہے، مگر اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

سوال: طلاق دینے کی نیت سے کاغذ خریدا، مگر نہ زبان سے طلاق دی اور نہ تحریر کی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک زبان یا تحریر سے طلاق نہ دے گا، واقع نہ ہوگی۔

سوال: ایک شوہر بیوی کو بہت ستاتا اور مارتا ہے، اگر کوئی اسے مجبور کر کے طلاق دلوائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر کا بیوی کو مارنا اور تنگ کرنا گناہ ہے، مگر اسے طلاق پر مجبور کرنا بھی جائز نہیں، جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اگر بیوی شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو وہ خلع کے ذریعہ نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔

سوال: کیا مستقبل کے صیغہ سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: مستقبل کے صیغہ مثلاً میں تمہیں طلاق دے دوں گا، وغیرہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، یہ لغو کلمہ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: طلاق دی، مگر نیت کچھ نہیں تھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر طلاق کا صریح لفظ بولا، تو طلاق واقع ہو جائے گی، خواہ نیت ہو یا نہ ہو۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ.

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے۔

۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔''

(سنن أبي داود : ۲۱۹٤، سنن التّرمذي : ۱۲۲۵، سنن ابن ماجه : ۲۰۳۹، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ۵۸/۲، سنن الدّارقطني : ۲۵٦/۳۔۲۵۷، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔(التّلخیص الحبیر : ۲۱۰/۳)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

''اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علما کا اسی پر عمل ہے۔''

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ صَرِيحَ لَفْظِ الطَّلَاقِ إِذَا جَرٰى عَلٰى لِسَانِ الْبَالِغِ الْعَاقِلِ فَإِنَّهٗ مُؤَاخَذٌ بِهٖ وَلَا يَنْفَعُهٗ أَنْ يَّقُولَ : كُنْتُ لَاعِبًا أَوْ هَازِلًا أَوْ لَمْ أَنْوِ بِهٖ طَلَاقًا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأُمُورِ.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ طلاق کا صریح لفظ جب کسی بالغ عاقل کی زبان پر جاری ہو جائے، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ گو وہ کہتا پھرے کہ میں نے مذاق کیا تھا یا طلاق کی نیت ہی نہیں کی تھی، یا اس طرح کی کوئی اور بات کرے۔''

(مَعالِم السّنن : ٣/٢٤٣، شرح السّنة للبَغَوي : ٩/٢٢٠)

سوال: اگر کسی شخص نے مصلحت کے تحت کسی کے سامنے اپنی منکوحہ کے بارے میں کہا کہ ہمارا نکاح نہیں ہوا، تو کیا نکاح ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: اس سے نکاح نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: اگر غصہ میں ہوش وحواس قائم تھے، تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: طلاق میں بیوی کا موجود ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ضروری نہیں۔

سوال: جو عورت فسق و فجور میں مبتلا ہو، اسے طلاق دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر شوہر صالح اور پابند شرع ہے، تو اسے چاہیے کہ بیوی کو سمجھائے، ورنہ طلاق دے دے، یہی اس کے لیے بہتر ہے۔

سوال: کیا عورت کے گھر سے بھاگ جانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

جواب: طلاق مرد کا وظیفہ ہے، عورت کی کسی حرکت سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اگر عورت گھر سے بھاگ جائے، تو اس سے نکاح بھی نہیں ٹوٹتا۔

❀❀❀❀❀❀❀

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: جس بیوی کو چھوڑ رکھا ہو، کیا اسے طلاق دینا ضروری ہے؟

جواب: بیوی کو معلق کر کے رکھنا، نہ طلاق دینا اور نہ اپنانا، گناہ ہے۔ بلکہ جو شوہر اپنی بیوی کو عرصہ سے چھوڑے ہوئے ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ عمدہ طریقے سے اسے اپنائے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾(البقرة : ۲۲۹)

''بیوی کو عمدہ طریقے سے رکھے یا احسان کے ساتھ آزاد کر دے۔''

سوال: سرکاری کاغذوں میں خود کو سابقہ شوہر کی منکوحہ بتانا کیسا ہے اور کیا اس سے موجودہ نکاح ٹوٹ جائے گا؟

جواب: سرکاری کاغذوں میں عورت کا خود کو پہلے شوہر کی منکوحہ ظاہر کرنا جائز نہیں، یہ دھوکہ ہے۔ البتہ اس سے موجودہ نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

سوال: کیا گونگا اشارے سے طلاق دے سکتا ہے؟

جواب: اگر گونگا اشارہ سے طلاق دے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: حالت حمل میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: حاملہ کو طلاق دی جائے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے، البتہ اس کی عدت وضع حمل

www.KitaboSunnat.com

ہے،خواہ اگلے ہی لمحے بچہ پیدا ہو جائے،تو عورت شوہر کے عقد سے نکل جائے گی۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ .

(الطّلاق : ٦)

”عورتیں حاملہ ہوں،تو وضعِ حمل تک ان کا نفقہ تم پر واجب ہے۔“

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ جو بیوی شوہر کی بات نہیں مانتی اس کو طلاق ہو جاتی ہے، پھر بیوی نے شوہر کی نصیحت پر عمل نہیں کیا،تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال: کسی نے دھوکہ سے طلاق نامہ لکھوا کر اس پر دستخط کرا لیے، جبکہ شوہر کو علم نہیں،تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس طرح طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال: کسی شخص نے کہا کہ اگر میں نے کبھی فلاں کام کیا ہو،تو میری بیوی کو طلاق۔ مگر کچھ دنوں بعد اسے یاد آیا کہ میں نے ماضی میں وہ کام کیا تھا، جبکہ یہ بات کہتے وقت اسے یقین تھا کہ اس نے وہ کام نہیں کیا،تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: کسی کی بیوی پر کوئی ناجائز قبضہ کر لے،تو کیا شوہر کے لیے بیوی کو طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: مذکورہ صورت میں شوہر پر بیوی کو طلاق دینا ضروری نہیں۔

سوال: بیوی نے چھری ہاتھ میں پکڑی اور شوہر سے کہا کہ طلاق دو، ورنہ میں خودکشی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرلوں گی، اب شوہر نے مجبور ہو کر نہ چاہتے ہوئے طلاق دے دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: اگر عورت روپیہ اور زیور لے کر بھاگ جائے، تو طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: طلاق مرد کا وظیفہ ہے، جب تک شوہر زبانی یا تحریری طلاق نہ دے، تب تک عورت کی کسی حرکت سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: ایک شخص نے پنسل سے کارڈ پر لفظ طلاق لکھ کر اپنی غیر مدخولہ بیوی کو بھیج دیا، تو کیا طلاق ہو گئی یا نہیں؟

جواب: مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہو گئی، اب چونکہ بیوی غیر مدخولہ ہے، تو ایک طلاق سے وہ عقد سے خارج ہو گئی، اس پر عدت نہیں، لہٰذا وہ فوراً دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: عورت نے غیر مرد سے زنا کرایا، شوہر نے معاف کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت نے زنا کر کے اپنے شوہر سے بھی خیانت کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حدود سے بھی تجاوز کیا ہے، لہٰذا اگر شوہر اپنا حق معاف بھی کر دے، تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا گناہ اس کے سر پر ہے، روز قیامت اللہ چاہے تو اسے معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے دے، مگر زنا کو معاف کر دینے سے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

سوال: عورت گھر سے بھاگ جائے، تو شوہر کیا کرے؟

جواب: اگر شوہر ایسی عورت کو رکھنا چاہے، تو رکھ سکتا ہے، گھر سے بھاگنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، البتہ اگر عورت تائب نہ ہو، تو اسے طلاق دے دینا بہتر ہے۔

سوال: جس کو یہ بھی علم نہ ہو کہ میرے طلاق کہنے سے بیوی جدا ہو جائے گی، مگر وہ طلاق کا لفظ کہہ دے، تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر واقعی اسے طلاق کے انجام کا نہیں پتہ تھا، تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال: ایک شخص نے تین دفعہ اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے طلاق دوں گا، کیا اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: مستقبل کے لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: ایک شخص ایسے مرض میں مبتلا تھا کہ جس سے عقل میں خلل واقع ہو جاتا ہے، تو اس مرض میں طلاق دینے سے طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب: حواس قائم ہیں، تو طلاق واقع ہوگی۔

سوال: ایک شخص نے صرف طلاق نامہ سن کر اس پر دستخط کیے، طلاق کا ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا، تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: طلاق نامہ سن کر اس پر انکار نہیں کیا، بلکہ دستخط کر دیے، تو اس سے طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: عدالت میں کسی خوف کی وجہ سے اپنے نکاح کا انکار کیا، تو کیا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

جواب: اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

سوال: جس کی عمر پندرہ برس ہو، مگر مجامعت کے قابل نہ ہو، تو کیا اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: جس کی عمر پندرہ برس ہو، وہ شرعاً بالغ متصور ہوگا، لہٰذا اس کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: نابالغ لڑکا یا اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: نابالغ لڑکا یا اس کا ولی طلاق نہیں دے سکتا۔

سوال: قریب البلوغ کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: قریب البلوغ بھی نابالغ ہوتا ہے، لہٰذا اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، تو جب طلاق نہیں ہوتی، تو منکوحہ کی بہن سے نکاح کرنا جائز نہ ہوا۔

سوال: اگر نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہو جائے، تو کیا اس صورت میں نابالغ کی طلاق معتبر ہوگی یا نہیں؟

جواب: نابالغ کی طلاق معتبر نہیں، البتہ وہ بلوغت کے بعد زانیہ کو بطور بیوی رکھنے یا نہ رکھنے کا مختار ہے۔

سوال: کیا مجنون کی طرف سے اس کے وارث طلاق دے سکتے ہیں؟

جواب: نہیں دے سکتے۔

سوال: بیوی کو خنثیٰ ظاہر کرنے سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: مرگی کے مریض کی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرگی کا مریض اگر آفاقہ کی حالت میں طلاق دے، تو واقع ہو جاتی ہے اور اگر مرگی کی حالت میں طلاق دے، تو وہ معتبر نہیں، کیونکہ اس حالت میں وہ مدہوش ہوتا ہے اور مکلّف نہیں رہتا۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔''

(مسند علي بن الجعد: 741، وسندہٗ صحيحٌ)

سوال: ایک عورت اپنے شوہر کے گھر سے بھاگ کر دوسرے مرد کے گھر چلی گئی، شوہر نے واپس لانے سے انکار کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر کے واپس لانے کے انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوا اور طلاق بھی واقع نہیں ہوئی، وہ ابھی بھی منکوحہ ہے، خواہ مدت گزر جائے۔

سوال: ایک شخص نے بیوی سے کہا کہ اگر تو نے ایسا نہ کیا، تو میں تجھ سے قطع تعلق کر لوں گا، پھر بیوی نے ویسا نہ کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، لہٰذا شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اگر شوہر کی اس سے مراد طلاق ہے، تو طلاق واقع ہو جائے گی، ورنہ طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال: اتنے غصے میں طلاق دی کہ بدحواس ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: غصہ میں بدحواس ہونے والا شرعی احکام میں مجنون کی طرح ہے، لہٰذا اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: نابالغ کے بھائی نے طلاق نامہ لکھا، کیا طلاق واقع ہوئی؟

جواب: طلاق کا اختیار نہ نابالغ کو ہے اور نہ اس کے بھائی یا ولی کو۔ لہٰذا کسی کی طلاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقع نہ ہوگی۔

سوال: عورت شوہر کو بھائی یا والد کہہ دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح میں کچھ حرج نہیں ہوا، یہ لغو کلمہ ہے۔

سوال: عورت نے ناجائز تعلقات سے بچہ پیدا کیا، کیا طلاق واقع ہوئی؟

جواب: زنا سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: اگر شوہر بیوی سے کہے کہ میں تجھے لے جانا نہیں چاہتا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ (نعوذ باللہ!) میں اسے اپنا خدا بھی سمجھتا ہوں اور رسول بھی، تو کیا اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، اگر وہ شخص فوراً تائب نہ ہو، تو مرتد کافر ہو جائے گا اور اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔

سوال: حالت نشہ میں دی گئی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نشہ اس قدر ہو کہ طلاق دینے والے کو معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، تو ایسی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس کے دلائل ملاحظہ ہوں:

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ (النساء: ٤٣)

’’ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ اس بات کو جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جَعلَ سُبْحَانَهٗ قَوْلَ السَّكْرَانِ غَيْرَ مُعْتَبَرٍ، لِأَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا يَقُولُ.

”اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نشے میں دھت شخص کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیوں کہ وہ جو کہہ رہا ہوتا ہے، اسے جانتا نہیں ہوتا۔“

(زاد المعاد في هدي خير العباد : 190/5)

❁ حافظ ابن حجر، عسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ يَأْتِي السَّكْرَانُ فِي كَلَامِهٖ وَفِعْلِهٖ بِمَا لَا يَأْتِي بِهٖ وَهُوَ صَاحٍ، لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ، فَإِنَّ فِيهَا دَلَالَةً عَلٰى أَنَّ مَنْ عَلِمَ مَا يَقُولُ؛ لَا يَكُونُ سَكْرَانًا.

”نشے میں دھت شخص سے ایسے اقوال وافعال سرزد ہو جاتے ہیں کہ ہوش وحواس میں وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾(النساء 4 : 43)(یہاں تک کہ تم جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو)۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جو شخص اپنی بات کو جان رہا ہو، وہ نشے میں نہیں ہوتا۔“(فتح الباري : 390/9)

معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ نشے میں دی گئی طلاق کے واقع نہ ہونے کی دلیل ہے، کیوں کہ اس وقت آدمی کو اپنے کہے کا کوئی پتا نہیں ہوتا۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”اسلم قبیلہ کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آ کر بتایا کہ اس سے زنا سرزد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا ہے۔آپ ﷺ نے اس سے چہرۂ مبارک موڑ لیا۔وہ شخص اس طرف آ گیا جدھر آپ ﷺ نے چہرۂ مبارک کیا تھا اور چار دفعہ قسم اٹھائی۔آپ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تمھیں جنون تو لاحق نہیں؟''

(صحيح البخاري : 5270، صحيح مسلم :1691)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر ان الفاظ سے باب قائم فرماتے ہیں:

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ، وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا، وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ والشِّرْكِ وَغَيْرِهِ .

''زبردستی اور مجبور کر کے لی گئی طلاق، نشے میں دھت اور مجنون کی طلاق، نیز طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک کا بیان۔''

❁ اس کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ کی اس تبویب میں بہت سے احکام موجود ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت کا حکم اس شخص پر لاگو ہوتا ہے، جو ذی شعور ہو، اپنے اختیار اور مرضی سے کام کر رہا ہو، نیز وہ ہوش وحواس میں ہو۔(نیت والی) حدیثِ نبوی سے استدلال بھی ان چیزوں کا اثبات کرتا ہے، کیوں کہ جو ذی شعور نہ ہو اور اپنی مرضی واختیار سے کچھ کر رہا ہو، اس کے قول وفعل میں اس کی نیت شامل نہیں ہوتی۔یہی حکم غلطی سے، بھول چوک کر یا مجبور ہو کر کسی کام کو کرنے والے کا ہے۔''

(فتح الباري : 389/9)

اگر مجنون اپنے بارے میں زنا کرنے کا اعتراف کرے تو اس پر حد بھی لاگو نہیں ہوگی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا ایسے شخص کی دی گئی طلاق بالا ولیٰ واقع نہیں ہوگی۔

❁ سیدنا ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجیے۔ انہوں نے چار بار یہی بات دوہرائی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: میں تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کیا: زنا سے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا اسے پاگل پن تو لاحق نہیں؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ وہ پاگل نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور ان کا منہ سونگھا، لیکن شراب کی بُو محسوس نہیں کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں رجم کرنے کا حکم فرمایا۔ چناں چہ انہیں رجم کر دیا گیا۔''

(صحیح مسلم: 1695)

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

بَيِّنٌ فِي هٰذَا أَنَّهٗ قَصَدَ إِسْقَاطَ إِقْرَارِهٖ بِالسُّكْرِ، كَمَا قَصَدَ إِسْقَاطَ إِقْرَارِهٖ بِالْجُنُونِ، فَدَلَّ أَنْ لَّا حُكْمَ لِقَوْلِهٖ.

''اس حدیث میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ ﷺ نے جس طرح جنون میں کیے گئے اقرار کو کالعدم قرار دینے کا ارادہ فرمایا، اسی طرح نشے میں کیے گئے اقرار کو بھی کالعدم کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نشے کی حالت میں کہی گئی بات پر شرعی حکم لاگو نہیں ہوگا۔'' (السنن الکبریٰ: 359/9)

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ حُجَّةٌ لِّمَنْ لَّمْ يَرَ طَلَاقَ السَّكْرَانِ طَلَاقًا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل موجود ہے، جو نشے میں دھت شخص کی طلاق کو معتبر نہیں سمجھتے۔“(معالم السنن : 321/3)

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اونٹنی کو قتل کر دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی شکایت کی تو؛رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے فعل پر ملامت کرنے لگے۔وہ نشے میں تھے،ان کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (سرسری نظر سے) دیکھا۔پھر اپنی نظر تھوڑی اوپر اٹھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو دیکھا، پھر تھوڑی اور اوپر اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف تک نظر گئی، پھر اور اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھا، پھر کہنے لگے: تم سب تو میرے والد کے غلام ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نشے میں ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی واپس آ گئے۔“

(صحيح البخاري :3091، صحيح مسلم : 1979)

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

”جو لوگ نشے کی حالت میں طلاق دینے والے شخص کی طلاق کو کالعدم قرار دیتے ہیں، ان میں سے بعض نے اس حدیث سے بھی دلیل لی ہے اور کہا ہے کہ نشے کی حالت میں کہے گئے اقوال پر کوئی شرعی حکم نافذ نہیں ہوگا۔اگر اس حالت میں کہے گئے اقوال کا کچھ اثر ہوتا تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طریقے سے مخاطب کیا تھا،اس وجہ سے وہ دین سے خارج ہو جاتے (لیکن نشے کی حالت میں کہنے کی وجہ سے ان کی بات کالعدم ہو گئی اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گستاخی شمار نہیں ہوئی)۔''

(معالم السنن : 26/3)

❁ علامہ عینی، حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

أَشَارَ بِهٰذَا إِلَى الِاسْتِدْلَالِ بِأَنَّ السَّكْرَانَ لَا يُؤَاخَذُ بِمَا صَدَرَ مِنْهُ فِي حَالِ سُكْرِهِ، مِنْ طَلَاقٍ وَّغَيْرِهِ.

''امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو پیش کر کے اس استدلال کی طرف اشارہ کیا ہے کہ نشے میں دھت شخص کا حالت ِنشہ میں طلاق وغیرہ جیسے اقوال وافعال پر مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا۔''(عمدة القاري : 252/20)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ مِنْ أَقْوٰى أَدِلَّةِ مَنْ لَّمْ يُؤَاخِذِ السَّكْرَانَ بِمَا يَقَعُ مِنْهُ فِي حَالِ سُكْرِهِ مِنْ طَلَاقٍ وَّغَيْرِهِ.

''یہ ان لوگوں کی سب سے قوی دلیل ہے، جو نشے والے آدمی کے حالت ِنشہ میں طلاق وغیرہ جیسے افعال پر مؤاخذہ کرنے کے قائل نہیں۔''

(فتح الباري : 391/9)

❁ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْمَجْنُونِ وَلَا لِلسَّكْرَانِ طَلَاقٌ.

''مجنون اور نشے میں دھت شخص کی کوئی طلاق نہیں۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 359/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ تابعین میں سے قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق (مصنّف ابن أبي شيبة :

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

38/5، وسندہٗ صحیحٌ)، عمر بن عبدالعزیز اور امام عطا بن ابو رباح (مصنّف ابن أبی شیبۃ: 38/5، وسندہٗ صحیحٌ) رحمہم اللہ بھی حالتِ نشہ میں دی گئی طلاق کے واقع ہونے کے قائل نہیں تھے۔

فائدہ: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حالتِ نشہ میں اپنی بیوی کو طلاق دی، تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس پر حد بھی قائم کی اور اس کی طلاق کو بھی لاگو کر دیا۔

(سنن سعید بن منصور: 1106)

اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، کیوں کہ سلیمان بن یسار کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

تنبیہ: تابعین میں سے حسن بصری، محمد بن سیرین، سعید بن مسیّب، ابراہیم نخعی اور جعفر بن مہران وغیرہم رحمہم اللہ سے ثابت ہے کہ وہ حالتِ نشہ میں دی گئی طلاق کے واقع ہونے کے قائل تھے۔

شاید ان ائمہ کی مراد یہ ہو کہ اگر نشہ اس قدر ہو کہ طلاق دینے والے کو اپنے ادا کیے گئے الفاظ کا بخوبی علم ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

یہی صحیح اور درست بات ہے کہ نشے کی کئی حالتیں ہوتی ہیں۔ نشہ اگر تھوڑا ہوا اور طلاق دینے والے کو معلوم ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی، طلاق کے واقع نہ ہونے کا تعلق اس شخص سے ہے، جسے نشے کی وجہ سے بالکل ہوش نہ رہا ہو۔

سوال: خیالات میں لفظ طلاق آیا، پھر غیر ارادی طور پر ہلکا سا زبان پر بھی آ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ خیالات اور وساوس ہیں، ان سے طلاق نہیں ہوتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک شخص کے متعلق چار عادل گواہی دیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور شوہر انکار کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر گواہ طلاق کے صریح الفاظ کی گواہی دے رہے ہیں، تو ان کی گواہی کا اعتبار ہوگا اور طلاق شمار کی جائے گی، شوہر کی نیت کو نہیں دیکھا جائے گا۔ البتہ اگر طلاق کے الفاظ غیر صریح ہیں، تو شوہر کی نیت پر فیصلہ ہوگا۔

سوال: بیوی نے شوہر کو نشہ پلا کر طلاق دلوائی، ہوئی یا نہیں؟

جواب: حالت نشہ میں جب انسان بدحواس ہو جائے، تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: ایک شخص نے بیوی سے کہلوایا کہ میں تیری عورت نہیں ہوں اور تم میرے مرد نہیں ہو، کیا طلاق ہوئی؟

جواب: اس طرح طلاق نہیں ہوتی۔

سوال: شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، مگر بیوی طلاق کا کہتی ہے، تو کس کی بات کا اعتبار کیا جائے گا؟

جواب: اگر بیوی کے پاس کوئی ثبوت نہیں، تو مرد کی بات کا اعتبار ہوگا۔

سوال: ایک شخص ناچتا اور گاتا ہے، نیز بیوی کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا، کیا بیوی کا ولی جبر کر کے طلاق دلوا سکتا ہے؟

جواب: طلاق میں جبر جائز نہیں، نیز جبری طلاق دینے سے واقع بھی نہیں ہوتی۔

سوال: بیوی نے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو شوہر نے کہا: ان شاء اللہ طلاق، کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: ان شاء اللہ کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: بیوی کے مرتد ہونے کے بعد طلاق دی، کیا طلاق شمار ہوگی یا نہیں؟

جواب: ارتداد ثابت ہونے سے میاں بیوی میں جدائی ہو جاتی ہے، طلاق کی ضرورت نہیں، یہ طلاق شمار نہ ہوگی۔

سوال: مجنون کو جب طلاق دینے کے لیے کہا، تو اس وقت وہ سمجھ رہا تھا، اس نے طلاق دے دی، کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر مجنون کو کسی وقت آفاقہ ہو جائے اور وہ کسی کے کہنے پر طلاق دے دے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے، البتہ حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: ایک نابالغ نے بلوغت سے پہلے طلاق دی، کیا وہ طلاق بالغ ہونے پر نافذ ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: بلوغت سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ وہ شرعی اُمور کا مکلّف نہیں، اگر کوئی نابالغ طلاق دے دے، تو وہ طلاق لغو ہے، بعد از بلوغ نافذ نہ ہوگی۔

سوال: کیا قرآن کریم میں ہے کہ طلاق اسی وقت واقع ہوتی ہے، جب چار گواہ موجود ہوں اور قاضی کے سامنے دی جائے؟

جواب: قرآن یا حدیث میں یہ مضمون موجود نہیں۔ طلاق مرد کا وظیفہ ہے، وہ اکیلے بھی طلاق دے، تو واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: طلاق دینے کے بعد لفظ ان شاء اللہ آہستہ کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق میں استثناء سے طلاق واقع نہ ہوگی، خواہ ان شاء اللہ آہستہ کہا ہو یا اونچی آواز سے۔

سوال: بیوی کی نافرمانی کی وجہ سے حالت غصہ میں طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: طلاق نامہ لکھوایا، مگر بیوی کو نہیں بتایا، طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: جب طلاق نامہ شوہر کی اجازت سے لکھا گیا، تو واقع ہوگئی، زبانی یا تحریری طلاق کے لیے بیوی کا موجود ہونا یا اس کو علم ہونا ضروری نہیں، کیونکہ طلاق مرد کا وظیفہ ہے۔

سوال: شوہر نے طلاق نامہ لکھوایا اور بعد میں بیوی سے کہا کہ رہنا ہے تو رہو، ورنہ طلاق نامہ لے جاؤ، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ یہ طلاق مشروط نہیں ہے۔

سوال: ایک سادے کاغذ پر کسی نے لکھا کہ زید کی بیوی کو طلاق، پھر زید نے اس پر دستخط کر دیے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر زید نے وہ تحریر پڑھ کر یا سن کر دستخط کیے، تو طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ زید نے اس پر رضامندی سے دستخط کیے ہیں۔

سوال: شوہر کے رشتہ داروں نے طلاق لکھوائی، پھر شوہر سے دستخط کرائے اور انہی رشتہ داروں نے بیوی کی طرف وہ طلاق نامہ بھیجا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر نے تحریر پڑھ کر یا سن کر اپنی مرضی سے دستخط کیے، تو طلاق واقع ہو گئی، لکھنے والا اور بھیجنے والا خواہ کوئی بھی ہو۔

سوال: طلاق کے ارادے سے صرف اسٹامپ پیپر خریدا، کچھ تحریر نہیں کیا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس طرح طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال: طلاق نامہ تیار کروا کے دھوکے سے شوہر کا انگوٹھا لگوایا گیا، کیا طلاق ہوئی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ شوہر کو طلاق نامہ کا علم نہیں تھا۔

سوال: سادے کاغذ پر انگوٹھا لگوایا گیا، پھر اس پر طلاق نامہ تحریر کر دیا گیا، طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: طلاق نہیں ہوئی، شوہر سے دھوکہ کیا گیا ہے۔

سوال: شوہر نے جعلی طلاق نامہ تیار کیا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

۱۔نکاح ۲۔طلاق ۳۔رجوع۔''

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

سوال: پہلے تحریر پر دستخط کرائے اور بعد میں پڑھ کر سنائی، تو وہ طلاق نامہ تحریر کیا گیا تھا، کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس طرح طلاق نہیں ہوئی، یہ دھوکہ سے دستخط لیے گئے ہیں، البتہ اگر شوہر کو پہلے سے معلوم تھا کہ یہ میری طرف سے طلاق نامہ لکھا گیا ہے، تو دستخط کرنے سے طلاق ہو جائے گی، خواہ بعد میں اسے سنایا گیا ہو یا نہ سنایا گیا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: جبراً طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: جبری طلاق کسی صورت واقع نہیں ہوتی، خواہ زبان سے لی جائے یا تحریر سے۔

سوال: ایک شخص سے سادہ کاغذ پر جبراً انگوٹھا لگوایا گیا، بعد میں اس کاغذ پر طلاق نامہ تحریر کر دیا گیا، طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی، یہ جبری طلاق کی صورت ہے۔

سوال: ایک شخص نے طلاق نامہ لکھوایا، بعد میں پھاڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب طلاق نامہ لکھوا دیا، تو طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: ایک شخص نے طلاق نامہ لکھوایا، مگر اس پر دستخط نہیں کیے، کیا طلاق ہوئی؟

جواب: جب اس کی مرضی سے طلاق نامہ لکھ دیا گیا، تو طلاق ہوگئی۔

سوال: بیوی کو شوہر کے نام سے طلاق نامہ موصول ہو، تو وہ مطلقہ شمار ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر تصدیق ہو جائے کہ یہ طلاق نامہ واقعی میں شوہر نے بھیجا ہے، تو وہ مطلقہ شمار ہوگی، ورنہ نہیں۔

سوال: کوئی شخص کسی کی طرف سے طلاق نامہ لکھوا کر اس پر جعلی دستخط کر دے، تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق نہیں ہوگی۔

سوال: ایک شخص کو عمر قید کی سزا سنائی گئی، بیوی نے طلاق نامہ لکھ کر بھیجا، تو اس قیدی نے پڑھ کر دستخط کر دیے، کیا طلاق ہوگئی؟

جواب: اس صورت میں طلاق ہوگئی، کیونکہ قیدی نے طلاق نامہ پڑھ کر دستخط کیے ہیں، یہ ایسے ہی ہے، جیسے کوئی عورت طلاق کا مطالبہ کرے اور شوہر طلاق دے دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک شخص نے طلاق نامہ لکھ کر اپنے پاس رکھا، بیوی کو نہیں دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب طلاق نامہ لکھا، تو طلاق ہوگئی۔

سوال: مخالف نے طلاق نامہ لکھوایا، مگر شوہر سمجھ نہ سکا اور دستخط کر دیے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ شوہر اس کاروائی سے ناواقف تھا۔

سوال: کاتب سے طلاق نامہ لکھنے کا کہا، مگر کاتب نے نہیں لکھا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب کاتب سے طلاق نامہ لکھنے کا کہا، اسی وقت طلاق واقع ہوگئی، اب خواہ کاتب لکھے یا نہ لکھے۔

سوال: شوہر نے بیوی کو نصیحت آمیز خط لکھا، مگر بیوی نے نصیحت پر عمل نہ کیا، کیا اس سے طلاق واقع ہوئی؟

جواب: بیوی کو نصیحت کرنا اچھا ہے، البتہ اگر وہ عمل نہ کرے، تو اس سے طلاق واقع ہوتی ہے، نہ نکاح میں کچھ حرج آتا ہے۔

سوال: اگر شوہر کاتب سے لکھوائے کہ ایک ماہ بعد میری بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی، تو کیا اس طرح طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: مستقبل کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس طلاق نامہ کی کچھ حیثیت نہیں اور ایک ماہ بعد عورت کو طلاق واقع نہ ہو گی، تا آنکہ شوہر دوبارہ حال کے لفظ سے طلاق دے۔

سوال: بیوی نے کہا کہ طلاق دے دو، تو شوہر نے لکھا کہ سب سے کہہ دو کہ طلاق دے دی، تو کیا اس سے طلاق ہو جائے گی؟

جواب: اس سے طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: ثالث نے طلاق نامہ لکھا اور شوہر نے دستخط کر دیے، طلاق ہوئی یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: ایک شادی شدہ شخص نے کہا کہ میں نے ابھی شادی نہیں کی، ایک ماہ بعد کروں گا، تو کیا موجودہ بیوی کو طلاق ہوئی؟

جواب: اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال: شوہر نے بذریعہ خط بیوی کو طلاق دی تھی، پھر ساتھ رہنے لگا اور طلاق کا انکار کرنے لگا، کیا حکم ہے؟

جواب: خط کے ذریعے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اگر خط کے ذریعہ دی گئی طلاق رجعی تھی، تو ساتھ رہنے سے رجوع ہو گیا اور اگر وہ طلاق بائن تھی، تو اب دونوں کا اکٹھا رہنا جائز نہیں، مگر چونکہ شوہر اس طلاق کا انکار کرتا ہے، تو اس کے جھوٹے سچے ہونے کا وبال اسی پر ہے، بیوی پر گناہ نہیں۔

سوال: طلاق نامہ کی بات طے کی، مگر مسودہ میں ابھی طلاق کا لفظ نہیں آیا تھا کہ طلاق کا ارادہ ترک کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر نے کسی کو طلاق لکھنے کو کہا، تو کہنے سے ہی طلاق واقع ہوگئی، خواہ ابھی طلاق نامہ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو، البتہ اگر وہ خود طلاق نامہ لکھ رہا ہے، تو جب تک تحریر میں طلاق دینے کا ذکر نہیں آتا، طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال: شوہر نے بخوشی طلاق نامہ لکھوایا، مگر بیوی کے پاس نہیں بھیجا، اب شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۲)

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

سوال: کیا معلق طلاق تحریری صورت میں دی جا سکتی ہے؟

جواب: معلق یا مشروط طلاق زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں دی جا سکتی ہے۔

سوال: ایک طلاق دی، سترہ سال چھوڑ دیا، اب دوبارہ بسانا چاہتا ہے، تو کیا کرے؟

جواب: یہ رجعی طلاق ہے، نکاح جدید سے بیوی بنا سکتا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾(البقرة : ۲۳۲)

''جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تو تم (اولیا) انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہو جائیں۔''

❁ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، فَخَطَبَهَا، فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ : ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾(البقرة : ۲۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی، عدت ختم ہونے تک چھوڑے رکھا، پھر نکاح کا پیغام بھیجا، تو سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (البقرة : ٢٣٢) ’’انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو۔‘‘ (صحيح البخاري : ٤٥٢٩)

❀ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’مجھے اپنی بہن کی منگنی کا پیغام ملا۔ میرے چچازاد آئے، تو میں نے ان سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، اس نے طلاقِ رجعی دے دی، حتی کہ عدت ختم ہوگئی۔ پھر اس نے نکاحِ جدید کا پیغام بھیجا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز نکاح نہیں کروں گا، میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ’’جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تم انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہوں۔‘‘ اس کے بعد میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور ان سے شادی کر دی۔‘‘ (سنن أبي داود : ٢٠٨٧، وسندهٗ حسنٌ)

❀ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (٦٢٠ھ) لکھتے ہیں:

أَنْ يُطَلِّقَهَا دُونَ الثَّلَاثِ ثُمَّ تَعُودَ إِلَيْهِ بِرَجْعَةٍ، أَوْ نِكَاحٍ جَدِيدٍ قَبْلَ زَوْجٍ ثَانٍ فَهٰذِهٖ تَرْجِعُ إِلَيْهِ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا بِغَيْرِ

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

خِلَافٍ نَعْلَمُهُ.

”تین سے کم طلاقیں دے بیٹھے اور دوسرے خاوند سے نکاح کر لینے سے پہلے رجوع یا نکاحِ جدید کر کے اسے واپس لے آئے، تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ عورت اپنے خاوند کی طرف بقیہ طلاق کی بنا پر واپس آ سکتی ہے۔“

(المُغني : ٤٤١/٨)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس عورت کو اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے دے اور عدت ختم ہو جانے تک رجوع نہ کرے، عورت کسی اور سے شادی کر لے اور وہ فوت ہو جائے یا طلاق دے دے، پھر پہلے خاوند سے نکاح کر لے، تو یہ عورت پہلے خاوند کے پاس بقیہ طلاق کی بنا پر رشتۂ ازدواج قائم رکھ سکتی ہے۔“

(مؤطأ الإمام مالك : ٥٨٦/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔

(السّنن الکبرٰی للبیهقي : ٣٦٥/٧، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے دو طلاقیں دیں، پھر اس عورت سے کسی اور نے شادی کر لی۔ دوسرے خاوند نے طلاق دے دی یا فوت ہو گیا، تو وہ پہلے خاوند سے شادی کر لیتی ہے۔ اس صورت حال کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

وہ نئی تین طلاقوں کا مختار ہو گا۔“ (السّنن الکبرٰی : ٣٦٥/٧، وسندهٗ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رہا طلاقِ جدید کا مسئلہ، تو یہ مرجوح ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا مؤقف ہی راجح ہے۔

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کر کے امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَلٰی ذٰلِكَ السُّنَّةُ عِنْدَنَا الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا .

''اس مسئلہ میں ہمارے ہاں بغیر کسی اختلاف کے یہی طریقہ رائج ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : ٥٨٦/٢)

سوال: طلاق نامہ لکھ کر بیوی کو بھجوایا، مگر وہ بیوی تک نہ پہنچ پایا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق واقع ہو گئی۔

سوال: طلاق نامہ لکھا اور بیوی کو نہیں سنایا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق نامہ لکھنے سے ہی طلاق ہو گئی، بیوی کو سنانا ضروری نہیں۔

سوال: رخصتی سے پہلے طلاق در طلاق لکھوا کر بیوی کو بھیج دیا، کیا طلاق ہوئی؟

جواب: چونکہ بیوی غیر مدخولہ ہے، لہٰذا وہ ایک طلاق سے ہی نکاح سے خارج ہو گئی، شوہر نے جو دوسری طلاق لکھ کر بھیجی، وہ لغو ہے۔

سوال: طلاق نامہ شوہر نے لکھا اور زبان سے نہیں کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: طلاق نامہ ابھی مکمل نہیں لکھا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر خود طلاق نامہ لکھ رہا ہے، تو جب تک تحریر میں طلاق دینے کا ذکر نہیں کرتا، طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر کسی سے لکھواتا ہے، تو جب اسے طلاق لکھنے کا کہتا ہے، اسی وقت طلاق واقع ہو جاتی ہے، خواہ ابھی طلاق تحریر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کمپیوٹر میں طلاق لکھنے سے واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: کسی بھی چیز میں لکھنے یا لکھوانے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: غصہ میں طلاق نامہ لکھوایا، مگر دستخط نہیں کیے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق واقع ہو گئی۔

سوال: ایک طلاق لکھنے کا حکم دیا اور یہ ہی سمجھ کر دستخط کیے، مگر کاتب نے تین طلاق لکھ دیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوئی، کیونکہ شوہر نے ایک طلاق کا ہی حکم دیا تھا اور ایک ہی سمجھ کر دستخط کیے تھے۔

سوال: طلاق نامہ پر صرف انگوٹھا لگانے سے طلاق ہو گی یا نہیں؟

جواب: طلاق ہو جائے گی۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ تم طلاق نامہ لکھو، میں دستخط کر دوں گا، بعد میں دستخط نہیں کیے، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: جب شوہر نے بیوی سے طلاق نامہ لکھنے کا کہا، تو اسی وقت طلاق واقع ہو گئی، اب خواہ بیوی لکھے یا نہ لکھے۔

سوال: لڑکے نے اپنی والدہ کو لکھا کہ میری بیوی سے کہہ دیں کہ اگر وہ فلاں کے گھر گئی، تو اسے طلاق ہے، پھر وہ اس گھر چلی گئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہو چکی ہے، یہ طلاق معلق یا مشروط ہے، جو شرط کے پائے جانے سے نافذ ہو جاتی ہے۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو غصہ میں ''تلاک'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: طلاق واقع ہوگئی۔عوام میں عام طور پر تلفظ کا دیہان نہیں رکھا جاتا۔

سوال: ایک سولہ سالہ لڑکی کا شوہر گم ہو گیا،لڑکی کا کہنا ہے کہ شوہر نے جانے سے پہلے اسے کہا تھا کہ میں تجھے اپنے گھر نہیں رکھ سکتا، تجھے طلاق دیتا ہوں،تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں لڑکی مطلقہ متصور ہوگی، اب وہ عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔

سوال: مرتد ہونے کے بعد بیوی کو تین طلاقیں دیں،تو کیا حکم ہے؟

جواب: ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے،لہٰذا تینوں طلاقیں لغو ہیں،شمار نہ ہوں گی۔

سوال: بیوی کے متعلق کہا کہ اگر اس کے ہاتھ سے روٹی کھاؤں،تو میری ماں بہن کو طلاق،تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ لغو کلمہ ہے،اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال: شوہر اور بیوی کا باہم جھگڑا ہوا،تو شوہر نے کہا کہ چلو ہم طلاق دیتے ہیں،تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: ایک شخص کی دو بیویاں ہیں،ایک سے لڑائی ہوئی،تو اس نے غصہ میں کہہ دیا کہ میں طلاق دیتا ہوں،کسی بیوی کا نام نہیں لیا،نہ کسی بیوی کو مخاطب کیا،تو کیا حکم ہے؟

جواب: یقیناً یہ طلاق اسی بیوی کو ہوگی،جس سے جھگڑا ہوا ہے،کیونکہ ناراضی سب سے بڑا قرینہ ہے کہ یہ طلاق اسی بیوی کو ہوئی ہے۔

سوال: ایک شخص نے طلاق نامہ میں لکھا کہ بیوی مہر معاف کر دے،تو اسے طلاق دیتا ہوں،تو کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہ طلاق معلق یا مشروط ہے، لہٰذا بیوی حق مہر معاف کر دے گی، تو طلاق ہو جائے گی، ورنہ طلاق نہ ہوگی۔

سوال: ایک کنوارے لڑکے کے دل میں وسوسات آئے اور اسی اثنا میں زبان سے نکل گیا کہ میں طلاق دیتا ہوں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: پہلی بات کہ وسوسات کی وجہ سے اگر طلاق کے الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں، تو ان پر مؤاخذہ نہیں، اس طرح طلاق نافذ نہیں ہوتی۔

دوسری بات کہ جب لڑکا ہے ہی کنوارہ، تو اس کے طلاق دینے سے کچھ حاصل نہیں، لہٰذا جب وہ نکاح کرے گا، تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی۔ نکاح سے پہلے دی گئی طلاق لغو ہے، یہ واقع نہیں ہوتی۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

”جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔“

(مسند الإمام أحمد : 189/2، 207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181، سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن صحیح“، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ”صحیح“ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک : ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ”صحیح“ کہا ہے۔ اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

سوال: میاں بیوی کا جھگڑا ہوا، بیوی میکے چلی گئی، لوگوں نے شوہر سے پوچھا کہ کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟، تو اس نے کہا: ہاں، ایسا ہی سمجھو، تو کیا طلاق ہوئی؟

جواب: شوہر نے ہاں کہا، تو ایک طلاق ہو گئی۔

سوال: جبر کی وجہ سے جب شوہر بغیر بیوی کا نام لیے کہے کہ طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جبری طلاق کسی صورت واقع نہیں ہوتی، خواہ بیوی کا نام لے یا نہ لے۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر تو طلاق کے بعد فلاں شخص سے شادی کرے، تو میری طلاق صحیح، ورنہ میری طلاق نافذ نہ ہو گی، اب طلاق کے بعد اگر اسی شخص سے شادی نہ کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق ہو چکی ہے، شوہر کی شرط لغو اور باطل ہے۔ عورت عدت کے بعد اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: زید نے بیوی کو رجعی طلاق دی اور دو دن بعد فوت ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: زید کی طلاق صحیح ہے، بیوی چونکہ رجعی طلاق کی عدت میں ہے، تو وہ اپنی طلاق کی عدت کو وفات شوہر کی عدت میں تبدیل کر لے گی اور چار ماہ دس عدت عدت گزارے گی، وراثت کی بھی حق دار ہو گی۔

❁ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَرَضِهٖ فَبَتَّهَا قَالَ : أَمَّا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَرَّثَهَا، وَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرٰى أَنْ أُوَرِّثَهَا بِبَيْنُونَتِهٖ إِيَّاهَا .

"میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا، جو اپنے مرض الموت میں طلاقِ بتہ دے۔ فرمانے لگے: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تو اسے وارث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قرار دیتے ہیں، جب کہ میں اسے وارث نہیں سمجھتا، کیوں کہ وہ اسے طلاقِ بتہ دے چکا ہے۔‘‘(السّنن الکبریٰ للبیهقي : ٣٦٢/٧، وسندہٗ صحیحٌ)

✿ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (٤٥٦ھ) فرماتے ہیں:

’’رجعی طلاق یہ ہے، جس میں خاوند یا تو اپنی بیوی کو عدت کے اختتام تک چھوڑے رکھے۔ عدت کے بعد عورت آزاد ہے۔ خاوند دوبارہ بسانا چاہے، تو عورت کی رضا مندی، ولی کی اجازت اور نئے حق مہر کے ساتھ اسے بیوی بنا سکتا ہے، یا پھر (عدت کے دوران) گواہ بنا کر رجوع کر لے، تو وہ اس کی بیوی رہے گی، بیوی (اس رجوع پر) راضی ہو، یا نہ ہو۔ اس میں کسی ولی یا نئے حق مہر کی ضرورت نہیں، بس گواہی کافی ہے۔ عدت ختم ہونے یا رجوع سے پہلے خاوند یا بیوی فوت ہو جائے، تو دوسرا وارث بنے گا۔ اس میں ائمہ کا کوئی اختلاف نہیں۔‘‘(المحلّٰی بالآثار : ٤٨٤/٩)

نیز شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اجماع ذکر کیا ہے۔

(مجموع الفتاویٰ : ٩/٣٣)

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں نے دوسری شادی کی، تو تجھے طلاق، پھر اس نے دوسری شادی کر لی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مشروط طلاق ہے، اب چونکہ شرط پائی گئی، تو طلاق واقع ہو گئی۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر فلاں کام کرو گی، تو تجھے طلاق دے دوں گا، تو عورت نے اسی وقت وہ کام کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق نہیں ہے، لہٰذا واقع نہیں ہوئی۔ شوہر نے کہا کہ طلاق دے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوں گا، مگر دی نہیں، لہٰذا نافذ بھی نہیں ہوئی۔

سوال: شوہر کہے کہ میں نے ایک طلاق کہی ہے، جبکہ لوگ کہیں کہ سات طلاقیں کہی ہیں، تو کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

جواب: شوہر کی بات کا اعتبار ہوگا، کیونکہ وہ صاحب معاملہ ہے۔

سوال: شوہر نے طلاق کا اقرار کیا، بعد میں انکار کرنے لگا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب ایک بار اقرار کر لیا، تو طلاق ہوگئی، اب انکار کا کچھ فائدہ نہیں۔

سوال: میاں بیوی کی لڑائی ہوئی، تو شوہر نے بیوی سے کہا کہ اپنے گھر چلی جاؤ، کیا ان الفاظ سے طلاق ہو جائے گی؟

جواب: ''اپنے گھر چلی جاؤ۔'' طلاق میں یہ الفاظ صریح نہیں ہیں۔ شوہر کی نیت پر موقوف ہے، اگر اس کی ان الفاظ سے مراد طلاق تھی، تو طلاق واقع ہوئی، ورنہ نہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''جَون کی بیٹی جب (نکاح کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت گاہ میں آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے بڑی عظیم الشان ذات کی پناہ طلب کی ہے، آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائیں۔''

(صحيح البخاري: 5254)

سوال: ایک شخص نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ اگر میں جھوٹ کہوں، تو میری بیوی کو طلاق، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی طلاق کی قسم اٹھائے اور پھر جھوٹ بولے، تو طلاق واقع ہو جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، یہ مشروط طلاق ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں، تجھے طلاق ہے، کیا اس سے طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: یہ صریح طلاق ہے، اس کے وقوع میں کچھ شبہ نہیں۔

سوال: کیا تیسری طلاق کے بعد بیوی شوہر کے پاس جا سکتی ہے؟

جواب: جب عورت کو اس کا شوہر تیسری طلاق بھی دے دے، تو وہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، وہ پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی، تا آنکہ آگے کسی سے نکاح کرے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا فوت ہو جائے، تو عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (البقرۃ: ۲۳۰)

”اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک شخص نے کہا کہ مجھ پر میری عورت حرام ہے، کیا طلاق ہوئی ؟

جواب: ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: شوہر نے طلاق کا انکار کیا، پھر غصہ میں کہا کہ اگر طلاق نہیں بھی دی، تب بھی دیتا ہوں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس طلاق کا شوہر انکار کررہا ہے، اگر اس پر کوئی ثبوت نہیں، تو وہ طلاق تصور نہیں کی جائے گی، البتہ جو غصے میں شوہر نے یہ کہا کہ اگر طلاق نہیں بھی دی، تب بھی دیتا ہوں، اس سے طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: شوہر نے ایک شخص سے کہا کہ میں بیوی کو طلاق دے چکا ہوں، کیا اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق ہوگئی۔

سوال: عورت نے کہا کہ شوہر نے اسے طلاق دی اور عرصہ دراز سے الگ رکھا، اب میں نے دوسری جگہ نکاح کرلیا، مگر شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت کے پاس طلاق کا کوئی ثبوت ہے، تو درست، ورنہ شوہر کی بات کا اعتبار ہوگا اور عورت کا دوسرا نکاح فسخ ہوگا، وہ پہلے شوہر کی منکوحہ شمار ہوگی۔

سوال: ایک شخص نے دو طلاقوں کے بعد عدت کے اندر رجوع کرلیا، پھر کچھ عرصہ بعد طلاق دے دی، کیا اب دونوں کا نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: شوہر کو دو طلاقوں میں رجوع کا حق ہے، جب تیسری طلاق ہوگئی، تو اب اسے رجوع کا حق حاصل نہیں، اب وہ دونوں اسی صورت میں دوبارہ میاں بیوی بن سکتی ہے کہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ اپنی مرضی سے اسے طلاق دے دے یا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وہ فوت ہو جائے، تو عورت عدت کے بعد پہلے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: نیند میں طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: سوئے ہوئے شخص کا کوئی عمل معتبر نہیں، نیند میں انسان مکلّف نہیں رہتا، لہٰذا نیند میں دی گئی طلاق معتبر نہیں۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

”تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے: ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔“

(مسند علي بن الجعد : 741، وسندہٗ صحيحٌ)

سوال: میاں بیوی ایک طلاق کا کہتے ہیں، جبکہ گواہ تین طلاق بتاتے ہیں، کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

جواب: چونکہ میاں بیوی صاحب معاملہ ہیں، لہٰذا ان کی بات کا اعتبار ہوگا اور ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ تجھے ایک ماہ پہلے ہی طلاق دے چکا ہوں، تو عدت کب سے شروع ہوگی؟

جواب: جب شوہر کہتا ہے کہ وہ ایک ماہ پہلے طلاق دے چکا ہے، تو اگر اس دوران انہوں نے تعلقات قائم نہیں کیے، تو ایک ماہ پہلے سے ہی عدت شروع ہوگی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے فارغ کر دیا، جہاں چاہتی ہے، چلی جا، کیا طلاق ہوئی؟

(جواب): طلاق ہوگئی۔

(سوال): بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے چھوڑ دیا، لیکن بعد میں طلاق کا انکار کرنے لگا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کہنا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا، طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس کے بعد شوہر کے انکار کا اعتبار نہیں، طلاق ہو چکی ہے۔

(سوال): عورت کہتی ہے کہ شوہر نے اسے کئی بار طلاق دی، جبکہ شوہر ایک طلاق کا کہتا ہے، کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

(جواب): اگر بیوی کے پاس کوئی ثبوت نہیں، تو شوہر کی بات کا اعتبار ہوگا، کیونکہ طلاق شوہر کا وظیفہ ہے، باقی اس کا سچ جھوٹ اس کے ذمہ۔

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ اگر میں فلاں کام کروں، تو میری بیوی کو طلاق، پھر اس نے وہ کام کرنے سے پہلے بیوی کو ایک طلاق دے دی، عدت گزرنے کے بعد وہ کام بھی کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): شوہر نے جو طلاق دی، وہ نافذ ہوگی، اب چونکہ عدت کے بعد بیوی عقد سے نکل چکی تھی، تو مشروط کام کرنے سے طلاق نافذ نہیں ہوئی، یہ طلاق کالعدم ہوگئی، بیوی کو ایک طلاق ہی ہوئی ہے، لہٰذا دونوں نکاح جدید کے ساتھ میاں بیوی بن سکتے ہیں اور شوہر کے پاس دو طلاقوں کا حق باقی ہے۔

(سوال): بیوی نے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو شوہر نے کہا کہ طلاق ہی سہی، تو

اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: مذکورہ صورت میں طلاق ہو چکی ہے۔

سوال: دو آدمیوں نے باہم مصمم ارادہ کیا کہ وہ ایک دوسرے کی بیوی سے بیوی تبدیل کر لیں، گھر جا کر دونوں نے اپنی اپنی بیوی سے بات کی، تو انہوں نے انکار کر دیا، کیا دو شخصوں کے باہم ارادے سے بیویوں کو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: شوہر سے کہا گیا کہ فلاں کی لڑکی (یعنی اس کی بیوی) کو طلاق دی، اس کے جواب میں شوہر نے کہا کہ قبول کیا، کیا طلاق ہوئی؟

جواب: طلاق ہو گئی، کیونکہ شوہر نے طلاق کو قبول کر لیا ہے۔

سوال: میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں، مگر چار عادل گواہی دے رہے ہیں، تو کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

جواب: میاں بیوی کی بات کا اعتبار ہوگا، کیونکہ وہ صاحب معاملہ ہیں۔

سوال: شوہر نے ایک طلاق دی، بیوی میکے چلی گئی، اب شوہر رجوع کرنا چاہتا ہے، مگر لڑکی والے نہیں مانتے اور لڑکی کو بھیجنے سے انکاری ہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر عدت کے اندر رجوع کرنا چاہتا ہے، تو اسے حق حاصل ہے، لڑکی والے منع نہیں کر سکتے اور ان کے لیے لڑکی کو اپنے گھر روکنا جائز نہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَالِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا﴾

(البقرة: ۲۲۸)

www.KitaboSunnat.com

’’شوہر رجوع کا زیادہ حق رکھتے ہیں، اگر صلح کا ارادہ ہو۔‘‘

❁ قرآنی نص ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾

(البقرة : ٢٣١)

’’جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت کے قریب پہنچ جائیں، تو انہیں اچھے طریقے سے اپنے گھروں میں روک سکتے ہو۔‘‘

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(البقرة : ٢٢٩)

’’طلاق (سنی) دو مرتبہ ہے۔ اس میں یا تو اچھے طریقے سے رجوع کر لیا جائے یا حق تلفی کیے بغیر رخصت کر دیا جائے۔‘‘

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو ان کے والد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

’’انہیں کہیں کہ رجوع کر لیں، پھر طہر تک روکے رکھیں، تا آنکہ بیوی حیض کے بعد دوبارہ طہر میں آ جائے۔ پھر رکھنا چاہیں، تو رکھیں، طلاق دینا چاہیں، تو طلاق دے دیں۔ اللہ کا مقرر کردہ اندازِ طلاق یہی ہے۔‘‘

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

(صحیح البخاري : ٥٢٥١، صحیح مسلم : ١٤٧١)

❁ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کی بابت پوچھا گیا، جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے جماع کر لیتا ہے اور طلاق و رجوع پر کسی کو گواہ نہیں بناتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فتوی دیا کہ آپ نے طلاق ورجوع میں سنت کی مخالفت کی ہے۔ لہٰذا طلاق ورجوع پر گواہ بنائیں اور آئندہ ایسا مت کریں۔“

(سنن أبي داؤد : ٢١٨٦، سنن ابن ماجه : ٢٠٢٥، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”جید“ کہا ہے۔

(تُحفة المُحتاج : ١٤٨٨)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، بعد میں رجوع کر لیا۔“

(سنن أبي داؤد : ٢٢٨٣، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : ٥٧٢٣، سنن ابن ماجه : ٢٠١٦، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (٤٢٧٥) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَلَّقَ حَفْصَةَ أُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَرَاجَعَهَا .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رجوع کرنے کا کہا گیا، آپ نے رجوع کر لیا۔“

(الطّبقات الکبریٰ لابن سعد : ٦٧/٨، وسندہٗ حسنٌ)

❁ علامہ صنعانی رحمہ اللہ (١١٨٢ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ الزَّوْجَ رَجْعَةٌ .

”علمائے کرام کا اجماع ہے کہ خاوند رجوع کا حق رکھتا ہے۔“

(سُبُل السّلام : ٣٤٨/٣)

سوال: طلاق دینے کے بعد بیوی سے تعلقات قائم کر لیے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک یا دو طلاقوں کے بعد عدت گزرنے سے پہلے پہلے بیوی سے تعلقات قائم کیے، تو یہ رجوع ہے۔

سوال: شوہر بیوی کو کئی بار طلاق دے چکا ہے، مگر انکار کرتا ہے، بیوی کیا کرے؟

جواب: اگر بیوی کے پاس طلاق کا کوئی ثبوت ہے، تو پیش کرے، ورنہ خلع کے ذریعے نکاح فسخ کر دے۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاقن کہا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق ہو گئی۔

سوال: بلا ارادہ طلاق کہا، پھر کہا کہ طلاق نہیں، تم مجھ پر حرام ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کہنے سے طلاق واقع ہو گئی، خواہ طلاق کا ارادہ تھا یا نہیں تھا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ؛ اَلنِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

”تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۔نکاح ۲۔طلاق ۳۔رجوع۔‘‘

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ’’حسن غریب‘‘، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ’’صحیح‘‘ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ’’صحیح الاسناد‘‘ کہا ہے۔

سوال: لوگوں کے پوچھنے پر شوہر نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس طرح کا سوال لوگوں نے کئی بار کیا اور شوہر نے کئی بار جواب میں یہی کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کو ایک طلاق ہوگئی، جو بار بار شوہر نے جواب دیا، وہ لوگوں کے سوال کا جواب تھا، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر بار الگ طلاق دے رہا تھا، لہٰذا ایک رجعی طلاق ہوئی۔

سوال: ایک طلاق دی اور عدت گزر گئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: رجعی طلاق میں عدت گزر جائے، تو عورت عقد سے نکل جاتی ہے، وہ اپنی مرضی سے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، البتہ اگر دونوں دوبارہ میاں بیوی بننا چاہتے ہیں، تو نکاح جدید کے ساتھ بن سکتے ہیں، مگر اس صورت میں شوہر کو دو ہی طلاقوں کا اختیار باقی رہے گا، کیونکہ ایک حق وہ پہلے ہی استعمال کر چکا ہے۔

سوال: طلاق بائن سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسی طلاق جس کے بعد شوہر کو رجوع کا حق نہیں رہتا۔

سوال: ایک شخص سے اس شرط پر نکاح ہوا کہ وہ زوجہ کے گھر رہے گا، خلاف ورزی کی صورت میں نکاح رہا یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر نے شرط قبول کی تھی، تو اس کا پاس رکھنا اس کے لیے ضروری ہے،

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

البتہ اگر وہ شرط کی خلاف ورزی کرے،تو نکاح ختم نہ ہوگا اور نہ ہی طلاق واقع ہوگی۔

سوال: ایک تنازع میں شوہر نے کہا کہ ایسا ثابت ہو جائے،تو گولی مار دینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے، پھر بعد میں فیصلہ شوہر کے خلاف ہوگیا،تو کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر نے مشروط طلاق دی تھی، اب چونکہ شرط پوری ہوگئی، یعنی فیصلہ اس کے خلاف ہوگیا،تو اس کی بیوی کو طلاق واقع ہوگئی، یہ معلق طلاق ہے۔

سوال: ایک شخص نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق مسنون سے آزاد کر دیا، اب وہ جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے، کیا اس کو رجوع کا حق حاصل ہے؟

جواب: مذکورہ عبارت سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، شوہر عدت کے اندر اندر رجوع کا حق رکھتا ہے۔

سوال: داماد نے سسر کے کہنے پر بیوی کو طلاق دی، مگر بیوی شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے،تو کیا حکم ہے؟

جواب: سسر کے مطالبہ پر جو داماد نے طلاق دی، وہ واقع ہو چکی ہے، بیوی کے چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا، رجوع اور طلاق کا اختیار شوہر کو حاصل ہے، اگر وہ رجوع نہیں کرنا چاہتا،تو اسے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: ''میں طلاق دے چکا'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''تجھے طلاق دی، تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے۔'' کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: طلاق ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط۹۳)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر نے بیوی کو گھر سے نکال دیا، پھر ایک ماہ بعد کسی سے کہا کہ ''جب بیوی کو گھر سے نکال چکا، تو اسے طلاق ہے۔'' طلاق کب ہوئی؟

جواب: جب شوہر نے بیوی کو گھر سے نکالا، اس وقت طلاق نہیں ہوئی، بلکہ ایک ماہ بعد جب طلاق کا کہا، اس وقت طلاق ہوئی اور اسی وقت سے عورت عدت شمار کرے گی۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔''، بعد میں کہا کہ طلاق سے میری مراد کچھ اور تھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب طلاق کے صریح الفاظ بولے جائیں، تو اس میں دوسری مراد لینا جائز نہیں، لہٰذا مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی، نیت یا مراد کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے:

۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔''

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

’’صحیح‘‘ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ’’صحیح الاسناد‘‘ کہا ہے۔

سوال: باپ نے بیٹے سے کہا کہ بیوی کو طلاق دے دو، بیٹے نے انکار کر دیا، پھر باپ نے دھمکایا کہ اگر طلاق نہیں دو گے، تو گھر سے نکال دوں گا، تو اس ڈر سے بیٹے نے بیوی کو طلاق دے دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق واقع ہو گئی، یہ ایسا جبر نہیں کہ جس سے طلاق واقع نہ ہو، جبری طلاق تب ہوتی ہے، جب جان کا خطرہ ہو۔ مگر یہاں محض گھر سے نکل جانے کا خوف ہے، تو اس صورت میں دی گئی طلاق جبری طلاق شمار نہ ہوگی، لہٰذا یہ طلاق نافذ ہے۔

سوال: شوہر طلاق کا اقرار کرے، مگر لوگوں کے دباؤ سے سکوت اختیار کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق ہو چکی ہے، کیونکہ صاحب معاملہ خود اقرار کر رہا ہے، اب اگر کسی کے دباؤ پر سکوت اختیار کرتا ہے، تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

سوال: غصہ میں طلاق دی، اب یہ یاد نہیں کہ دو طلاقیں دیں یا ایک، کوئی گواہ بھی موجود نہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں ایک طلاق ہی شمار ہوگی۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ’’میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔‘‘ کیا یہ طلاق کے صریح الفاظ ہیں یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس میں شوہر کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ جیسے ہی شوہر بیوی سے یہ الفاظ کہے گا، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، اس نے کہا کہ ’’میری بیوی کو طلاق ہے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کسی بیوی کو نہ مخاطب کیا اور نہ کسی کا نام لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں ایک بیوی کو طلاق ہو جائے گی، مگر بیوی کا تعین شوہر کا حق ہے، جس کو متعین کر دے گا، اسے طلاق ہو جائے گی۔

سوال: ایک شخص نے طلاق دی، مگر بیوی کی طرف نسبت نہیں کی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں بھی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی۔

سوال: عورت کو طلاق نامہ موصول ہوا، شوہر نے اس طلاق نامہ کا انکار کیا، نہ اثبات کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر طلاق نامہ کا انکار نہیں کرتا، تو یہ اس کی رضامندی ہی سمجھی جائے اور بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: بیوی طلاق کا دعویٰ کرے اور گواہ بھی پیش کرے، مگر شوہر انکار کرے، تو کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

جواب: جب بیوی کے پاس گواہ موجود ہیں، تو اسی کی بات کا اعتبار ہوگا، شوہر کا انکار معتبر نہ ہوگا، لہٰذا طلاق شمار ہوگی، البتہ اگر طلاق رجعی ہے، تو عدت کے اندر اندر رجوع کا حق شوہر کو حاصل ہوگا۔

سوال: ایک شخص کو شک ہوا کہ میری بیوی نکاح سے پہلے ہی حاملہ تھی، تو اس نے طلاق دے دی، بعد میں معلوم ہوا کہ حمل نکاح کے بعد کا ہی تھا، تو کیا اس غلط فہمی کی وجہ سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: بہر صورت طلاق ہو چکی ہے۔

سوال: ایک شخص نے بیوی سے کہا ''جا، میں نے تجھے طلاق دی۔'' اس سے کتنی

www.KitaboSunnat.com

طلاقیں واقع ہوئیں؟

جواب: ایک طلاق واقع ہوئی۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی، مگر اس کے دشمنوں میں سے تین شخصوں نے گواہی دی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، تو دشمنوں کی گواہی کا اعتبار نہ ہوگا۔

سوال: شوہر نے بیوی سے ''ابھی طلاق دیتا ہوں۔'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: شوہر نے کسی کے کہنے سے بیوی کو طلاق دے دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب شوہر نے صریح طلاق دے دی، خواہ کسی کے کہنے پر دی، تو وہ واقع ہو چکی ہے، چاہے شوہر کا اپنا ارادہ طلاق دینے کا ہو یا نہ ہو۔

سوال: بے نمازی کی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: بے نمازی فاسق وفاجر ہے، اس کی عدالت ساقط ہے، شرعاً اسے گواہی کا حق حاصل نہیں، لہٰذا بے نمازی کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی۔

سوال: ''طلاق دے دوں گا۔'' کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ مستقبل کا الفاظ ہیں، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: بیوی کہتی ہے کہ شوہر نے اسے طلاق بائن دے دی ہے، جبکہ شوہر انکار کرتا ہے، بیوی کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں ہے؟

جواب: جب بیوی کے پاس گواہ نہیں ہے، تو شوہر کی بات کا اعتبار ہوگا، باقی اس کا سچ جھوٹ اس کے سر پر ہے، جھوٹ کی صورت میں بیوی گناہ گار نہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: دو مرتبہ کہا کہ ''طلاق دے دیں گے۔'' اور ایک مرتبہ کہا ''طلاق دی۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: اگر شوہر بیوی کا نان ونفقہ بند کر دے، تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: بیوی کو نان ونفقہ مہیا کرنا شوہر کے ذمہ ہے، مگر اس کی عدم ادائیگی سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور نکاح میں بھی حرج واقع نہیں ہوتا، البتہ شوہر گناہ گار ہوگا۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''میری طرف سے طلاق ہے، چلی جا۔'' کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

جواب: ایک طلاق واقع ہوئی ہے۔

سوال: ایک پیر نے مرید کی داڑھی پکڑ کر کہا کہ تیری بیوی زانیہ ہے، اسے طلاق دے دے، تو مرید نے پیر کے خوف سے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق واقع ہو چکی ہے، یہ ایسا جبر نہیں کہ جس میں طلاق واقع نہ ہو، جبری طلاق وہ ہے، جس میں جان جانے کا خطرہ ہو۔

سوال: ''چلی جا'' کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں ہیں، شوہر کی نیت پر موقوف ہے۔ اگر وہ اس سے طلاق مراد لے، تو طلاق ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''جَون کی بیٹی جب (نکاح کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خلوت گاہ میں آئی اور آپ اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے بڑی عظیم الشان ذات کی پناہ طلب کی ہے، آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائیں۔''

(صحيح البخاري : 5254)

سوال: کیا طلاق دینے سے پہلے مفتی سے مشورہ کرنا چاہیے؟

جواب: تمام شرعی مسائل میں اہل علم کی طرف رجوع کرنا دینی فریضہ ہے، طلاق دینے سے پہلے بھی علما سے دریافت کرنا چاہیے، تاکہ اس میں بھی سنت طریقہ کو اختیار کیا جا سکے۔

سوال: کیا حائضہ کو دی گئی طلاق شمار ہوتی ہے؟

جواب: حائضہ کو طلاق دی جائے، تو وہ نافذ ہو جاتی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں نے حیض میں طلاق دی۔ (میرے والد گرامی) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا، تو فرمایا: انہیں رجوع کا حکم دیں، پھر طلاق دینا چاہیں، تو طہر میں دیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے گا۔ فرمایا: جی ہاں۔''

(سنن الدارقطني : 5/4، السنن الكبرٰى للبيهقي : 326/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں نے حیض میں طلاق دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا، تو آپ ﷺ نے اسے ایک طلاق شمار کیا۔''

(مسند الطيالسي : 68، مسند عمر بن الخطّاب لابن النجّاد : 1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ ایک طلاق شمار ہوئی۔“(صحیح البخاري : 5253)

❀ نیز فرماتے ہیں:

فَرَاجَعْتُهَا، وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا .

”میں نے رجوع کرلیا اور اسے طلاق شمار کیا۔“

(صحیح مسلم :1471)

سوال: سالی کا نام لے کر طلاق دی، کیا بیوی کو طلاق ہو گی؟

جواب: جب سالی عقد میں ہی نہیں ہے، تو نہ اسے طلاق ہو گی اور نہ اس کی بہن جو اس کے عقد میں ہے، کو طلاق ہو گی، بلکہ یہ طلاق لغو ہے۔

سوال: مالی لالچ میں طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق ہو جاتی ہے۔

سوال: احتلام والے چودہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: احتلام بلوغت کی نشانی ہے، یہ چولہ سالہ لڑکا شرعاً بالغ شمار ہو گا، لہٰذا اس کی طلاق نافذ ہو گی۔

سوال: ایک شخص نے حالت نشہ میں اپنی بیوی سے کہا کہ ”طلاق کا طریقہ بتاؤ، طلاق دیتے ہیں۔“، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔”طلاق دیتے ہیں۔“ مستقبل کا وعدہ ہے، نیز حالت نشہ میں اگر مدہوشی چھا جائے، تو صریح الفاظ سے بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: ایک شخص نے کہا کہ ”میری طرف سے سب گھر والوں کو طلاق“، تو کسی نے کہا کہ اس سے تیری بیوی کو بھی طلاق واقع ہو جائے گی، تو اس نے کہا کہ ”ہونے دو“، کیا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق واقع ہو چکی ہے۔

سوال: بیوی نے شوہر سے کہا کہ اگر تم نے فلاں کام کیا، تو ہماری طلاق، شوہر نے شرط قبول کر لی، پھر بعد میں اس نے وہ کام کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب شوہر نے مشروط طلاق کو قبول کر لیا، تو اس شرط کے پائے جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی، لہٰذا مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہو گئی۔

سوال: شوہر نے بیوی کو طلاق کے مسائل سمجھاتے ہوئے بطور مثال کہا کہ ”تجھے طلاق ہے۔“ تو کیا طلاق ہوئی؟

جواب: اس طرح طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: ایک شخص نے نکاح کیا، پھر اپنی بیوی کے متعلق کہا کہ اس کا نکاح میرے چھوٹے بھائی سے کر دو، تو چھوٹے بھائی سے نکاح کی تاریخ طے ہو گئی، تو کیا طلاق ہوئی؟

جواب: جب تک شوہر طلاق نہیں دیتا، طلاق نہ ہوگی، خواہ دوسری جگہ نکاح کی تاریخ طے ہو جائے، عورت بدستور منکوحہ شمار ہوگی۔

سوال: کس غصہ میں طلاق ہوتی ہے اور کس میں نہیں؟

جواب: غصہ کی تین حالتیں ہیں؛

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْغَضَبُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ؛ أَحَدُهَا؛ مَا يُزِيلُ الْعَقْلَ، فَلَا يَشْعُرُ صَاحِبُهٗ بِمَا قَالَ، وَهٰذَا لَا يَقَعُ طَلَاقُهٗ بِلَا نِزَاعٍ، وَالثَّانِي؛ مَا يَكُونُ فِي مَبَادِيهِ بِحَيْثُ لَا يَمْنَعُ صَاحِبَهٗ مِنْ

www.KitaboSunnat.com

تَصَوُّرِ مَا يَقُولُ وَقَصْدِهِ، فَهٰذَا يَقَعُ طَلَاقُهٗ، وَالثَّالِث: أَنْ يَّسْتَحْكِمَ وَيَشْتَدَّ بِهِ، فَلَا يُزِيلُ عَقْلَهٗ بِالْكُلِّيَّةِ، وَلٰكِنْ يَحُولُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ نِيَّتِهٖ بِحَيْثُ يَنْدَمُ عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْهُ إِذَا زَالَ، فَهٰذَا مَحَلُّ نَظَرٍ، وَعَدَمُ الْوُقُوعِ فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ قَوِيٌّ مُتَّجِهٌ.

”غصہ تین طرح کا ہے: ① جو عقل کو زائل کر دے کہ آدمی کو شعور ہی نہ رہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، ایسے غصے میں دی ہوئی طلاق بلا اختلاف واقع نہیں ہوتی۔ ② جو غصہ ابتدائی مراحل میں ہو کہ جو آدمی کو سوچ بچار اور ارادہ ونیت سے مانع نہ ہو، اس غصہ میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ③ غصہ سخت ہو، کلی طور پر عقل کو زائل نہ کرے، مگر نیت وارادے پر اس قدر اثر انداز ہو کہ بعد وہ آدمی کو اپنے کیے پر ندامت ہو، اس غصہ میں دی گئی طلاق کے متعلق اختلاف ہے، البتہ قوی اور درست بات یہی ہے کہ اس غصہ میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔“

(زاد المعاد: 5/195-196)

سوال: نکاح کے وقت کچھ شرائط طے پائی تھیں، مگر نکاح کے بعد شوہر نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا، کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: نکاح کے وقت جو جائز شرائط طے پائیں، ان کو پورا کرنا چاہیے، ان شرائط کو پورا نہ کرنے کی صورت میں طلاق نہیں ہوتی، البتہ اگر نکاح کے وقت یہ طے پایا تھا کہ شوہر ان تمام یا بعض شرائط کو پورا نہیں کرے گا، تو بیوی کو طلاق ہو جائے گی اور شوہر نے ان شرائط کو قبول بھی کیا تھا، تو نکاح کے بعد اگر شوہر ان شرائط کی ادائیگی نہیں کرتا، تو طلاق ہو جائے گی، واللہ اعلم!

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر شوہر مجنون ہو جائے، تو بیوی کیا کرے؟

جواب: مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ شرعی احکام کا مکلّف نہیں رہتا۔

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

”تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے: ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔“

(مسند علي بن الجعد : 741، وسندهٗ صحيحٌ)

شوہر مجنون ہو جائے اور بیوی اس سے جدا ہونا چاہتی ہو، تو وہ شوہر کے تندرست ہونے کا انتظار کرے یا خلع کے ذریعے نکاح فسخ کروالے۔

سوال: نکاح حلالہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: حلالہ لعنتی عمل ہے۔

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور جس کے لیے کیا گیا، دونوں مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(مسند الإمام أحمد : 323/2، وسندهٗ حسنٌ)

نکاح حلالہ منعقد نہیں ہوتا، اس سے عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی، یہ زنا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

”دونوں زانی ہیں، خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(المَطالب العالية لابن حَجَر : 1693، وسندهٗ صحيحٌ)

علامۃ الہند نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ حلالہ کرنے والے پر لعنت کی احادیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہیں، جن میں سے بعض کی سند صحیح اور بعض کی حسن ہے۔ لعنت ہمیشہ اسی کام پر کی جاتی ہے کہ جو شریعت کی نظر میں ناجائز ہو، بلکہ جو بہت بڑا گناہ ہو۔ لہٰذا حلالہ کرنا ناجائز فعل ہے، کیونکہ اگر حلالہ جائز ہوتا، تو حلالہ کرنے والے اور اس پر راضی ہونے والے پر لعنت نہ کی جاتی۔ جب فاعل (حلالہ کرنے والا) ہی اپنے فعل کی حرمت پر دلالت کناں ہے، تو اس فعل کی حرمت پر کسی اور لفظ کی ضرورت نہ رہی۔ اور جب یہ فعل ہی حرام اور ناجائز ہوا، تو یہ وہ نکاح نہ ہوا کہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے: ﴿حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ﴾ (حتی کہ وہ کسی اور سے ازدواج کر لے۔) مثلاً جیسے کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی بیع کرنے والے پر لعنت کی ہے، لیکن ''بائع'' (بیع کرنے والے) کے لفظ سے یہ لازم نہیں آتا کہ شراب کی بیع جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت دہندہ بیوع میں داخل ہے: ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ﴾ (اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے۔) بات بالکل واضح ہے۔ (رد کی ضرورت نہیں)۔''

(الرّوضة النّدِيّة : 2/17-18)

(سوال): جس عورت کو تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں، کیا وہ کسی طرح دوبارہ پہلے شوہر کے عقد میں آ سکتی ہے؟

(جواب): وہ پہلے شوہر پر حرام ہو چکی ہے، الا یہ کہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے اور وہ مرد اپنی مرضی سے طلاق دے یا وفات پا جائے، تو عدت کے بعد عورت دوبارہ پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾(البقرۃ: ۲۳۰)

”اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔“

یاد رہے کہ عورت کے نکاح کا مقصد پہلے شوہر کے پاس جانے کے لیے حیلہ کرنا نہیں ہونا چاہیے، البتہ وہ بسنے کی نیت سے نکاح کرے۔

سوال: تین طلاق والی نے دوسری جگہ نکاح کیا، تو شوہر نے خلوت سے پہلے طلاق دے دی، کیا اب عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: جب تک دوسرا شوہر خلوت صحیحہ اختیار نہیں کر لیتا، عورت پہلے شوہر کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: رفاعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسی طلاق دی ہے کہ میں اس سے علیحدہ ہو گئی ہوں اور میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی ہے، مگر اس کا عضو کپڑے کی جھالر کی طرح ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر فرمانے لگے: آپ رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہیں؟ اس وقت تک نہیں جاسکتی، جب تک کہ وہ آپ کا اور آپ ان کا مزہ نہ چکھ لیں۔''

(صحيح البخاري: 2639، صحيح مسلم: 1433)

سوال: نکاح حلالہ کیا، بعد میں حلالہ کرنے والے نے لڑکی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا، لڑکی بھی راضی ہے، تو کیا ان کا نکاح صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب: جب نکاح حلالہ منعقد ہی نہیں ہوتا، تو طلاق دینے یا نہ دینے کا کیا مطلب؟ اگر عورت اور مرد راضی ہیں، تو وہ دوبارہ نکاح کر لیں، ورنہ زندگی بھر زانی بنے رہیں گے۔

❁ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ حلالہ کو غیر شرعی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِيُحَلِّلَهَا، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُّمْسِكَهَا، فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُّمْسِكَهَا، حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ.

''اگر کوئی مرد کسی عورت سے حلالہ کی نیت سے نکاح کرے، پھر اسے (مستقل طور پر) اپنے پاس رکھنے کا ارادہ کر لے، تو اس کے لیے نیا نکاح کیے بغیر اس عورت کو اپنے پاس رکھنا حرام ہے۔''

(جامع التّرمذي، تحت الحديث: 1120)

سوال: دو طلاق کے بعد شوہر نے رجوع کر لیا، بعد میں بیوی نے پھر طلاق کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطالبہ کیا، تو شوہر نے کہا ''جا، وہ بھی دے دی۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس عورت کو تیسری طلاق بھی واقع ہو چکی ہے، اب شوہر کے پاس رجوع کا کوئی حق باقی نہیں رہا، لہٰذا یہ عورت شوہر پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو چکی ہے، البتہ اگر عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا وفات پا جائے، تو عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کو طلاق دی، بعد میں اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے متعلق کہا کہ ''(نعوذ باللہ!) خدا مر گیا۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کو طلاق ہو چکی ہے، اب چونکہ شوہر نے کلمہ کفر ادا کر دیا ہے، تو وہ مرتد ہو گیا ہے اور نکاح فسخ ہو چکا ہے، اب بیوی پر طلاق کی عدت نہیں۔

سوال: ایک شخص نے غیر عورت کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے طلاق دی، تو کیا اس شخص کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: اس سے بیوی کو طلاق نہ ہوگی، یہ طلاق لغو ہے، کیونکہ جس عورت کو مخاطب کر کے اس نے طلاق دی ہے، وہ اس کی منکوحہ ہی نہیں ہے، لہٰذا اگر کبھی اس عورت سے نکاح ہو جائے، تو بھی اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ.

''جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 189/2، 207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک : ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

(سوال): ایک شخص نے سالی کی نیت کر کے بیوی کی چچی سے کہا کہ تیری بھتیجی کو طلاق دیتا ہوں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب طلاق کے صریح الفاظ بول دیے، تو اس میں نیت کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی، کیونکہ ''بھتیجی'' کا اطلاق بیوی پر بھی ہوتا ہے اور سالی پر بھی۔

(سوال): اگر کسی سے جبری تین طلاق کہلوالیا جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جبری طلاق واقع نہیں ہوتی، خواہ ایک دی جائے یا تین۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِمُكْرِهٍ، وَلَا لِمُضْطَهِدٍ طَلَاقٌ .

''مجبور و مقہور کی کوئی طلاق نہیں۔''

(سنن سعید بن منصور : 1143، وسندهٗ حسنٌ)

❀ ثابت بن عیاض احنف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب کی ام ولد لونڈی سے نکاح کیا۔ میں اس کے پاس آیا اور اس پر داخل ہوا، تو کوڑے لٹکے ہوئے تھے۔ لوہے کی دو بیڑیاں تھیں اور دو غلام بٹھائے ہوئے تھے۔ اس نے مجھے کہا: اپنی بیوی کو طلاق دے دے، ورنہ اللہ کی قسم تجھے ایسا ایسا کر دوں گا۔ میں نے کہا: اسے ایک ہزار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاق۔ میں اس کے پاس سے نکلا، تو مکہ کے راستے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو اپنا سارا واقعہ سنایا، تو وہ غصے ہو گئے اور فرمایا: یہ کوئی طلاق نہیں۔ وہ عورت آپ پر حرام نہیں ہوئی۔ آپ اپنی بیوی کی طرف لوٹ جائیے۔ مجھے اطمینان نہ ہوا یہاں تک کہ میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آ گیا اور ان سے اپنا واقعہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بھی فرمایا کہ آپ کی بیوی آپ پر حرام نہیں ہوئی، آپ اپنی بیوی کی طرف لوٹ جائیے۔''

(الموطا للإمام مالك : ٣٧٦، ح : ١٢٤٥، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک شخص نے فال دیکھ کر بتایا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو، تو میں نے اسی سے طلاق لکھوا کر بیوی کو بھیج دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: فال نکلوانا اور قسمت کا حال معلوم کروانا حرام اور ناجائز ہے، مگر جب شوہر نے طلاق نامہ لکھوا کر بھیج دیا، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر بیوی کو طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق ہو گئی۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کو ایک طلاق دی، تو لوگوں کے پوچھنے پر بار بار وہی الفاظ دہراتا رہا، جو طلاق کے وقت اس نے بیوی کو بولے تھے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک ہی طلاق واقع ہوئی۔

سوال: ایک شخص نے ہنسی میں کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ ہیں، طلاق ہو گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر کوئی کہے کہ ''میں جتنی شادیاں کروں گا، ان کو طلاق ہے۔'' پھر اس نے دو عورتوں سے نکاح کیا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: نکاح سے پہلے دی گئی طلاق لغو ہے، کیونکہ اس وقت کوئی عورت اس کے نکاح میں نہیں۔ یہ معلق طلاق نہیں ہے۔

سوال: مجنون نے ایک ہی وقت میں تین طلاق دے دیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتا، کیونکہ مجنون کا کوئی عمل شرعاً معتبر نہیں۔ وہ مرفوع القلم ہے۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰی يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰی يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی يَسْتَيْقِظَ.

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے؛ ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔''

(مسند علي بن الجعد: 741، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: غصہ کی حالت میں بیوی کو ماں بہن کہہ دیا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: غیر مدخولہ کو ایک طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: غیر مدخولہ کی ایک ہی طلاق ہے، اس کے بعد وہ شوہر کے عقد سے نکل جاتی ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: غیر مدخولہ کو طلاق دی، کیا اس سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: غیر مدخولہ کی ایک ہی طلاق ہے، اس پر کوئی عدت نہیں، اگر دونوں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں، تو کر سکتے ہیں۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ ''اس کی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں۔'' کیا اس سے طلاق ہوئی؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق دینے کی تھی، تو واقع ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کے متعلق کہا کہ ''مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں۔'' کیا اس سے طلاق ہو جائے گی؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: ''جہاں تیرا دل کرتا ہے، چلی جا، مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: ''گھر سے نکل، تو میرے کام کی نہیں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ الفاظ صریح نہیں، شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: ''میرا تجھ سے نباہ مشکل ہے۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: ''تم میری زوجیت سے باہر ہوگی۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: شوہر کی نیت، قرائن اور سیاق کا اعتبار ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: بیوی سے کہا کہ تم میری بہن کے برابر ہو، کیا طلاق ہوئی؟

جواب: یہ لغو کلمہ ہے، اس سے طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: ''تم میرے لائق نہیں ہو۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: شوہر کی نیت پر منحصر ہے۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو خط لکھا اور کہا کہ ''میں نے تجھے اپنی زوجیت سے الگ کر دیا۔'' کیا طلاق ہوئی؟

جواب: قرائن سے فیصلہ ہوگا۔

سوال: بیوی کے بارے میں ''میں اس کو نہیں رکھتا، وہ میرے لائق نہیں۔'' کے الفاظ کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: نیت پر موقوف ہے۔

سوال: ''تم میری عورت نہیں ہو۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: شوہر کی نیت پر منحصر ہے۔

سوال: ''مہر دلا دینا اور طلاق تحریری لے لینا۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: طلاق نہیں ہوئی، یہ آئندہ کا ارادہ ہے۔

سوال: شوہر نے سسر سے کہا کہ ''جہاں چاہو، اپنی لڑکی کا نکاح کر دو۔'' کیا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: شوہر کی نیت پر موقوف ہے۔

سوال: ایک شخص نے بیوی سے کہا کہ ''میں نے تجھے آزاد کر دیا۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: ''میں نے تجھے آزاد کر دیا۔'' طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس سے طلاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقع ہو جائے گی، شوہر کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔

سوال: ''میں اس کا شوہر نہیں ہوں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، لہٰذا شوہر سے پوچھا جائے گا کہ اس کی ان الفاظ سے کیا مراد لی تھی۔

سوال: تحریری ایک طلاق دی، بعد میں رجوع کرنا چاہتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: رجوع کر سکتا ہے۔

سوال: ''میری طرف سے جواب ہے۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: ''چلی جاؤ، کبھی میرے پاس نہ آنا۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے غیر صریح الفاظ ہیں، لہٰذا شوہر کی نیت کو دیکھا جائے گا۔

سوال: بیوی سے کہا کہ ''نکاح کرنا چاہتی ہے، تو کرلو۔'' کیا طلاق ہوئی؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، شوہر کی نیت پر موقوف ہے۔

سوال: ''میرے زیور دے دو، میں تجھے آزاد کر دوں گا۔'' سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ معلق طلاق نہیں ہے، بلکہ ''آزاد کر دوں گا۔'' مستقبل کے الفاظ ہیں، ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوگی، خواہ عورت زیور دے بھی دے۔

سوال: ایک شخص نے اپنے سسر سے کہا کہ ''میری بیوی کو میرے گھر بھیج دو، ورنہ میں طلاق دے دوں گا۔'' کیا اس سے طلاق واقع ہوئی؟

جواب: اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ یہ محض دھمکی ہے، طلاق نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: ''جہاں چاہے، چلی جا، مجھے دوبارہ اپنی صورت مت دکھانا۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر نے اس جملے سے طلاق مراد لی ہے، تو طلاق ہوگی، ورنہ نہیں، کیونکہ یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں ہیں۔

سوال: شوہر نے اپنے گھر والوں سے بیوی کے متعلق کہا کہ ''جس طرح لائے تھے، اس طرح نکال دو۔'' کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے لیے صریح کلام نہیں ہے۔لہٰذا شوہر کی نیت کو دیکھا جائے گا۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو لکھا کہ ''میرا اور تمہارا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا۔'' کیا اس جملے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے لیے کنایہ ہے، لہٰذا نیت پر موقوف ہے۔

سوال: بیوی کے متعلق کہا کہ ''اسے چھوڑ چکا ہوں۔'' کیا طلاق ہوئی؟

جواب: ''اسے چھوڑ چکا ہوں۔'' طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس سے طلاق ہو جائے گی، شوہر کی نیت کو نہیں دیکھا جائے گا۔

سوال: ''چلی جا، تو میرے کام کی نہیں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، لہٰذا شوہر کی نیت پر منحصر ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''تو کسی سے نکاح کر لے۔'' طلاق ہوئی؟

جواب: یہ الفاظ صریح نہیں، لہٰذا شوہر سے نیت پوچھی جائے گی۔

سوال: ''جا نکل جا، تجھے طلاق دی۔'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: شوہر کا بیوی کو ''تم اور تمہاری بستی کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جاتا ہوں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے لیے صریح نہیں، قرائن اور شوہر کی نیت کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''تو جان، تیرا کام جانے۔'' کیا طلاق ہوئی؟

جواب: یہ طلاق کے غیر صریح الفاظ ہے، شوہر نے جس نیت سے کہے ہوں گے، وہی معتبر ہے۔

سوال: ''مجھ کو اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ شوہر کی نیت پر منحصر ہے۔

سوال: بیوی سے کہا کہ ''جس سے چاہے، ہم بستر ہو۔'' کیا طلاق ہوئی؟

جواب: یہ طلاق کے لیے صریح جملہ نہیں، شوہر سے نیت بارے پوچھا جائے گا۔

سوال: ''مجھے اس سے سروکار نہیں۔'' کا جملہ طلاق کی نیت سے بولا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کی نیت سے بولا، تو طلاق ہوگئی۔

سوال: ''دوسرا خاوند کر لے۔'' طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: ''میں اسے اپنی عورت نہیں سمجھتا۔'' طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: ”کسی اور سے شادی کرلو۔“ کہا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: جس نیت سے یہ جملہ بولا، اسی کا اعتبار ہوگا۔

سوال: بیوی سے کہا ”تم میری ہمشیرہ ہو۔“ یہ طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: کسی نے ہنسی میں کہا کہ ”میں نے بیوی چھوڑ دی۔“ تو کیا حکم ہے؟

جواب: ”میں نے بیوی چھوڑ دی۔“ طلاق کے صریح الفاظ ہیں اور ہنسی مذاق میں بھی اگر طلاق کے صریح الفاظ بول دیے جائیں، تو طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

”تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے:

۱۔نکاح ۲۔طلاق ۳۔رجوع۔“

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن غریب“، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : 210/3)

سوال: ایک شخص نے بیوی سے کہا: ”میں نے تجھے چھوڑ دیا۔“ یہ جملہ ایک بار کہا، تو

www.KitaboSunnat.com

کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس سے ایک طلاق واقع ہو جاتی ہے، شوہر کو عدت کے اندر اندر رجوع کا حق حاصل ہے۔

✿ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی أَنَّ صَرِيحَ لَفْظِ الطَّلَاقِ إِذَا جَرٰی عَلٰی لِسَانِ الْبَالِغِ الْعَاقِلِ فَإِنَّهٗ مُؤَاخَذٌ بِهٖ وَلَا يَنْفَعُهٗ أَنْ يَّقُولَ : كُنْتُ لَاعِبًا أَوْ هَازِلًا أَوْ لَمْ أَنْوِ بِهٖ طَلَاقًا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأُمُورِ .

''تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ طلاق کا صریح لفظ جب کسی بالغ عاقل کی زبان پر جاری ہو جائے، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ گو وہ کہتا پھرے کہ میں نے مذاق کیا تھا یا طلاق کی نیت ہی نہیں کی تھی، یا اس طرح کی کوئی اور بات کرے۔''

(مَعالِم السّنن : ۲۴۳/۳، شرح السّنة للبَغوي : ۲۲۰/۹)

سوال: بیوی کے کسی جواب میں کہا کہ ''اچھا جاؤ، قطع تعلق۔'' مگر نیت طلاق کی نہ تھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر نے یہ جملہ طلاق کی نیت نہیں کہا، تو طلاق واقع نہیں ہو گی، کیونکہ یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں۔

سوال: ایک شخص نے غصہ میں اپنی بیوی سے کہا ''تم آزاد ہو۔'' مگر اس کی نیت طلاق کی نہ تھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ''تم آزاد ہو۔'' طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس میں شوہر کی نیت کو نہیں دیکھا جائے گا، وہ جس بھی نیت میں بیوی سے یہ الفاظ بولے گا، طلاق واقع ہو جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: بیوی سے کہا کہ ”میں تیرے لائق نہیں، تم دوسرا انتظام کرلو۔“ تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ جملہ طلاق کی نیت سے کہا، تو طلاق ہوئی، ورنہ نہیں۔

سوال: ”پانچ برس جو جی میں آئے، کرنا۔“ کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں شوہر سے نیت بارے پوچھا جائے گا، اگر ان الفاظ سے اس کی نیت طلاق کی تھی، تو واقع ہوجائے گی، ورنہ نہیں۔

سوال: شوہر نے پوچھا: ”طلاق چاہتی ہو؟“ بیوی نے کہا: ”جی ہاں۔“ شوہر نے کہا ”تو جا چلی جا۔“ کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگرچہ ”جا چلی جا“ طلاق کے لیے صریح الفاظ نہیں، مگر قرینہ اور سیاق کلام کے مطابق اس کی مراد اس جملہ سے طلاق تھی، لہٰذا ایک طلاق ہوچکی ہے۔

سوال: ”تو میرے گھر سے نکل جا اور اپنے پیکے چلی جا۔“ کا جملہ طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کا صریح جملہ نہیں، لہٰذا نیت کے مطابق طلاق ہوجائے گی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”جَون کی بیٹی جب (نکاح کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خلوت گاہ میں آئی اور آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے بڑی عظیم الشان ذات کی پناہ طلب کی ہے، آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائیں۔“

(صحيح البخاري : 5254)

سوال: ”تجھ کو نہیں رکھوں گا۔“ کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہ مستقبل کا جملہ ہے، لہٰذا اگر طلاق کی نیت سے بھی یہ جملہ بولا، تب بھی طلاق نہیں ہوئی، طلاق حال یا ماضی کے جملہ سے ہوتی ہے۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ”تم نے ایسا نہ کیا، تو آزاد سمجھی جاؤ گی۔“ پھر عورت نے ایسا نہ کیا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، جب شرط پائی جائے گی، طلاق واقع ہو جائے گی، لہٰذا مذکورہ صورت میں چونکہ شرط پائی گئی، تو طلاق ہوگئی۔

سوال: بیوی نے شوہر سے خرچہ کا مطالبہ کیا، تو اس نے کہا کہ ”جا، تجھے آزاد کیا۔“ کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہو چکی ہے، کیونکہ شوہر نے طلاق کے صریح الفاظ بولے ہیں، جس میں نیت کا اعتبار نہیں۔

سوال: ”اسے لے جاؤ، اس سے نکاح کر لینا۔“ طلاق کی نیت سے بولا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، لہٰذا طلاق کی نیت سے بولے جائیں، تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: ”یہ میرے مصرف کی نہیں۔“ کہا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

سوال: ”میں نے تمہاری صفائی کر دی۔“ طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کی نیت سے کہا ہے، تو طلاق ہو چکی ہے۔

سوال: کیا شوہر طلاق کا حق بیوی کو تفویض کر سکتا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: کرسکتا ہے۔

سوال: نکاح کے وقت طے پایا تھا کہ اگر شوہر طے کردہ شرائط پر عمل نہیں کرے گا، تو طلاق کا حق بیوی کو تفویض ہو جائے گا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو شرائط نکاح کے وقت طے کی گئی تھیں اور شوہر نے انہیں تسلیم کر لیا تھا، تو اگر شوہر ان شرائط کو پورا نہیں کرتا، تو معاہدہ کے مطابق طلاق کا حق بیوی کو تفویض ہو جائے گا اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے سکتی ہے۔

سوال: اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر اتنے اتنے دن تمہاری خبر گیری نہ کروں، تو تم کو طلاق واقع کرنے کا اختیار ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اگر شرط پوری ہو جائے، تو عورت کو طلاق کا اختیار حاصل ہو جائے گا اور وہ اپنا اختیار جب چاہے، استعمال کر سکتی ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر تمہاری اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کروں، تو تم کو طلاق کا اختیار ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ویسے تو یہ کتاب اللہ سے زائد شرائط ہیں، مگر چونکہ شوہر نے خود اس شرط کو مانا ہے، تو دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں عورت کو طلاق کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں، جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔''

(صحيح البخاري: 2560، صحيح مسلم: 1504)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا طلاق کا اختیار عورت کو سونپنے کے بعد وہ خود کو طلاق دے سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: نکاح سے پہلے تفویض نامہ کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: طلاق کو تفویض کرنا شوہر کا حق ہے، تو جب شوہر کو خود طلاق کا حق حاصل نہیں، تو وہ اسے دوسروں کو کیسے تفویض کر سکتا ہے، لہٰذا نکاح سے پہلے نہ کوئی خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ طلاق کا حق دوسروں کو تفویض کر سکتا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

”جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔“

(مسند الإمام أحمد : 2/189، 189-207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181، سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن صحیح“، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ”صحیح“ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ”صحیح“ کہا ہے۔ اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

سوال: کیا نکاح حلالہ میں عورت یہ شرط لگا سکتی ہے کہ جب میں چاہوں گی، تو طلاق دے کر آزاد ہو جاؤں گی؟

جواب: نکاح حلالہ زنا ہے، یہ منعقد نہیں ہوتا۔ جب یہ شرعی نکاح ہی نہیں، تو اس میں طلاق دینے یا تفویض کرنے کا کیا مطلب؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

✿ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

يَكُونُ كَنِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَيُبْطَلُ هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''نکاح حلالہ، نکاح متعہ کی طرح ہے، اسے باطل قرار دیا جائے گا، یہی درست معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم!۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المَعاني والأسانيد: 234/13)

✿ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (۶۸۵ھ) فرماتے ہیں:

''حلالہ کرنے والا وہ ہے، جو ایسی عورت سے شادی کرتا ہے، جس کو تین طلاقیں دے دی گئی ہیں، شادی سے اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ وطی کے بعد اسے طلاق دے دے گا، تاکہ جس شوہر نے پہلے طلاق دی تھی، اس کے لیے حلال ہو جائے، گویا وہ نکاح اور وطی کے ساتھ اس عورت کو پہلے خاوند پر حلال کر رہا ہے۔ جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے، اس سے مراد پہلا شوہر ہے۔ ان دونوں پر لعنت اس لیے کی گئی ہے، کیونکہ یہ عمل ان کی ہتک عزت اور قلت غیرت کا باعث ہے، نیز یہ عمل ان کے کمینے اور گھٹیا پن پر دلالت کرتا ہے۔ جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے، اس کی بہ نسبت تو یہ بالکل واضح ہے، جبکہ حلالہ کرنے والے کی بہ نسبت اس طرح کہ اس نے کسی کی غرض کے لیے عورت سے وطی کر کے خود کو گرا دیا ہے، کیونکہ اس نے وطی اس لیے کی ہے، تاکہ وہ اسے اس شخص کو وطی کے لیے دے، جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے کرائے کے سانڈ سے تشبیہ دی ہے۔''

(تحفة الأبرار: 392/2، مرقاة المفاتيح للملا علي القاري: 2149/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

”حلالہ کرنے والے کا (عارضی) نکاح، نکاح متعہ سے بھی بدتر ہے، کیونکہ نکاحِ حلالہ (اسلام کے) کسی دور میں بھی جائز نہیں ہوا، حلالہ کرنے والا عقد نکاح اس لیے باندھتا ہے کہ (بعد میں) اسے ختم کر دے گا اور یہ عارضی نکاح کسی صورت میں بھی درست نہیں۔“

(مَجموع الفتاوٰی: 108/32)

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

”خلاصہ کلام یہ ہے کہ حلالہ کا نکاح حرام اور باطل ہے، سب اہل علم کا یہی مذہب ہے۔......جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہم نے نام ذکر کیے ہیں، ان کا بھی یہی مذہب ہے، صحابہ میں کوئی مخالف نہیں، لہٰذا اس پر (صحابہ کا) اجماع ہوا۔“

(المُغني: 7/180-182)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوٰی كُلُّهُمْ أَنَّهٗ إِذَا شُرِطَ التَّحْلِيلُ فِي الْعَقْدِ كَانَ بَاطِلًا .

”تمام ائمہ فتویٰ کا اتفاق ہے کہ جب نکاح میں حلالہ کی شرط لگائی جائے، تو وہ باطل ہو جاتا ہے۔“ (مَجموع الفتاوٰی: ۱۵۵/۳۲)

❁ علامہ کرمانی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۴ھ) فرماتے ہیں:

بُطْلَانُ النِّكَاحِ حِينَئِذٍ اتِّفَاقًا .

”(حلالہ کی نیت سے کیا جانے والا) یہ نکاح بالاتفاق باطل ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(شرح المَصابیح: 33/4)

سوال: شوہر بیوی سے کہے کہ ”خود کو طلاق دے دو۔“ کیا طلاق ہوگئی یا نہیں؟

جواب: یہ جملہ طلاق کا حق بیوی کو تفویض کرنا ہے، تو جب تک بیوی خود کو طلاق نہیں دے دیتی، طلاق واقع نہیں ہوگی۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کو طلاق کا حق تفویض کیا، بیوی نے خود کو طلاق نہیں دی، تو کیا شوہر طلاق دے سکتا ہے؟

جواب: طلاق کا حق تفویض کرنے کے بعد بھی شوہر کو طلاق کا حق رہتا ہے، وہ جب چاہے اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔

سوال: اگر عرف میں ایک طلاق سے مراد تین طلاق ہوں، تو ایک بار طلاق دینے سے تین واقع ہوتی ہیں یا کیا حکم ہے؟

جواب: اس عرف کا اعتبار نہ ہوگا، ایک طلاق دینے سے ایک ہی واقع ہوتی ہے۔

سوال: طلاق کو کسی شرط سے معلق کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ جب وہ شرط پائی جائے گی، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: شوہر نے کہا اگر فلاں جگہ جاؤں، تو تمہیں طلاق ہے، پھر وہ بھول کر اس جگہ چلا گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب طلاق کو شرط کے ساتھ معلق کیا، تو شرط پائی جانے کی صورت میں طلاق ہو جائے گی، لہٰذا مذکورہ صورت میں جب شوہر مشروط جگہ چلا گیا، تو طلاق واقع ہو جائے گی، چاہے بھول کر ہی گیا ہو۔

سوال: ”اگر بچہ فلاں جگہ ہوا، تو طلاق۔“ کا جملہ بیوی سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہ معلق طلاق ہے، شرط پائی گئی، تو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: معلق طلاق میں شک ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب: معلق طلاق میں شک ہو، تو واقع نہیں ہوتی۔

سوال: اگر شوہر بیوی سے کہے کہ ''اگر تو نے فلاں کام کیا، تو تجھے طلاق دے دوں گا۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق نہیں۔ جب طلاق کو مستقبل کے لفظ مثلاً ''دے دوں گا۔'' کے ساتھ مشروط کیا جائے، تو شرط پائی جانے کی صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال: ''ساتھ روانہ کرو، ورنہ طلاق۔'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، اگر شرط پائی گئی، تو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: طلاق کو امر محال کے ساتھ معلق کرنے سے طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: معلق طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے، جب شرط پائی جائے، تو جب شرط کا پایا جانا ہی محال ہے، تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا ''اگر میں نے اس سے نکاح کیا، تو یہ مجھ پر حرام ہے۔'' اس کی نیت اس سے طلاق کی نہ تھی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ لغو طلاق ہے، جو کہ واقع نہیں ہوتی۔

سوال: شوہر سے کہا گیا کہ تم اپنی زوجہ کو طلاق دے دو، ہم اس کے بدلے تجھے اتنی رقم دیتے ہیں، تو شوہر نے طلاق نامہ میں لکھا کہ اگر وہ لوگ مجھے اتنی رقم دیں، تو میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، جب تک رقم دینے کی شرط پوری نہیں ہو جاتی، طلاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقع نہیں ہوگی۔

(سوال): بیوی سے کہا کہ اگر تو نے آٹھ دن تک کھانا کھایا، تو تجھے طلاق ہے، بیوی نے تین دن بعد کھانا کھالیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، لہٰذا واقع ہو چکی ہے۔

(سوال): ایک شخص نے طلاق دیتے وقت اسے کسی کام سے معلق نہیں کیا، مگر کچھ دیر بعد اس نے کسی کام سے معلق کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر طلاق دیتے وقت معلق نہیں کیا، تو طلاق ہوگئی، بعد میں معلق کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔

(سوال): زبان سے طلاق دی اور دل میں کسی شرط سے معلق کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق واقع ہوگئی، دل کے عمل کا اعتبار نہیں۔

(سوال): ''یہ کام نہ کرنا، ورنہ طلاق دے دوں گا۔'' کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق نہیں، بلکہ مستقبل کا وعدہ ہے، لہٰذا کسی صورت واقع نہ ہوگی۔

(سوال): ''اگر تمہیں جبراً کہیں لے جاؤں گا، تو تمہیں تعلق زوجیت ختم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔'' کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ طلاق کے لیے صریح کلمات نہیں، اگر ''تعلق زوجیت ختم کرنے'' سے شوہر کی مراد طلاق ہے، تو یہ معلق طلاق ہوگی اور شرط پائی جانے کی صورت میں طلاق کا اختیار بیوی کو تفویض ہو جائے گا اور وہ اپنی مرضی سے خود کو طلاق دے سکے گی۔

(سوال): ''تم نہیں جاؤ گی، تو تمہیں طلاق دے دوں گا۔'' کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ تعلیق نہیں، بلکہ وعدہ ہے، لہٰذا بہر صورت طلاق واقع نہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر شوہر ایک شخص سے کہے کہ اگر میں تمہیں عمرہ پر نہ بھیج سکا، تو میری بیوی کو طلاق ہے، تو طلاق کب واقع ہوگی؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، اب چونکہ شوہر نے عمرہ پر بھیجنے کا وقت متعین نہیں کیا، تو یہ شرط موت تک ہوگی، لہٰذا اگر عمرہ پر بھیجے بغیر شوہر یا اس شخص کی موت ہوگئی تو اس وقت بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: ''اگر اتنے دن خرچہ نہ دوں، تو حق شوہری نہیں۔'' یہ جملہ طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، اگر مشروط دنوں میں خرچہ نہ دے گا، تو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: ''اگر قرآن نہیں پڑھے گی، تو طلاق دے دوں گا۔'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق نہیں، بلکہ دھمکی ہے، بہر صورت طلاق نہیں ہوگی۔

سوال: اگر کسی نے کہا کہ ''اس صحن میں بیٹھ کر روزہ رکھوں، تو میری بیوی کو طلاق۔'' تو وہ کیا کرے؟

جواب: اسے چاہیے کہ صحن کے علاوہ دوسری جگہ بیٹھ کر روزہ رکھ لے۔

سوال: اگر کسی نے اپنی سسر کو لکھا کہ ''اگر فلاں تاریخ تک میری بیوی کو نہیں بھیجو گے، تو طلاق ہو جائے گی۔''، اب مذکورہ تاریخ تک عورت نہیں آئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق دی، جو کہ واقع ہوگئی۔

سوال: اگر کسی نے جبری معلق طلاق دلائی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جبری طلاق ہر صورت میں واقع نہیں ہوتی، خواہ معلق ہو یا غیر معلق، زبانی ہو یا تحریری۔ یاد رہے کہ جبر سے مراد جان کا خطرہ ہو۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾(النَّحل : ١٠٦)

”جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے (اس پر اللہ کا غضب ہے)، سوائے اس شخص کے جسے مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔“

جس کے دل میں ایمان پختہ ہو، اس کو کفر پر مجبور کیا جائے تو وہ کافر نہیں ہوتا، اسی طرح طلاق کا ارادہ نہ ہو تو جبری طلاق بالاولیٰ واقع نہیں ہوگی۔

❁ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشِّرْكُ أَعْظَمُ مِنَ الطَّلَاقِ.

”شرک طلاق سے بڑا معاملہ ہے۔“

(سنن سعید بن منصور : 1142، وسندهٗ صحیحٌ)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ عَنْهُ سَقَطَتْ أَحْكَامُ الْإِكْرَاهِ عَنِ الْقَوْلِ كُلِّهِ، لِأَنَّ الْأَعْظَمَ إِذَا سَقَطَ عَنِ النَّاسِ سَقَطَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ.

”جب اللہ تعالیٰ نے انسان سے (مجبوری کی صورت میں) کفر معاف کر دیا ہے، تو مجبوری کی صورت میں کہے گئے تمام دیگر اقوال بھی معاف ہیں، کیونکہ جب لوگوں کو بڑی چیز معاف کر دی جائے، تو چھوٹی چیز خود بخود معاف ہو جاتی ہے۔“

(السنن الکبریٰ للبیهقي : 122/2)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

سوال: طلاق کو مہر کی معافی کی شرط سے معلق کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، جب تک بیوی مہر معاف نہیں کرے گی، طلاق نہ ہوگی۔

سوال: شوہر نے اپنی کے متعلق کہا کہ اگر اس نے مجھے اپنی صورت دکھائی، تو یہی طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، اگر بیوی شوہر کے سامنے آئے گی، تو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: ''اگر اس احاطہ میں بود و باش کروں، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔'' کہنے سے کیا طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، جب شرط پائی جائے گی، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر میں نے زنا کیا ہو، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر بعد میں اس نے زنا کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب شوہر نے یہ جملہ بولا، اس سے پہلے اگر اس نے زنا نہیں کیا، تو طلاق واقع نہ ہوگی، خواہ یہ جملہ بولنے کے بعد وہ زنا کر لے، کیونکہ طلاق کو ماضی کی زندگی کے ساتھ معلق کیا گیا ہے، نہ کہ مستقبل کے ساتھ۔

سوال: یہ کہنا کہ میں جتنی شادیاں کروں، ان کو طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح سے پہلے دی گئی طلاق نہیں ہوتی، یہ معلق طلاق نہیں ہے، بلکہ لغو ہے۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر میں نے فلاں شخص سے اپنے پچاس ہزار زبردستی نہ نکلوا لیے، تو میری بیوی کو طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، شرط پائی جائے گی، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: کسی نے کہا کہ ''اللہ کی قسم! میں بیوی کو طلاق دے دوں گا۔'' تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہ مستقبل کے الفاظ ہیں، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ البتہ اسے چاہیے کہ اپنی قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔

❀ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ، فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَتَحَلَّلْتُهَا .

”میں کسی کام پر قسم اٹھاتا ہوں، بعدازاں محسوس کرتا ہوں کہ دوسرا کام اس سے بہتر ہے، تو میں بہتر کام کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔“

(صحيح البخاري : 3133، صحيح مسلم : 1649)

سوال: ایک شخص نے کہا کہ مجھے مہر معاف کر دیا جائے، تو میری بیوی کو طلاق ہے، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، جو اسی وقت واقع ہوتی ہے، جب شرط پائی جائے۔

سوال: ایک شخص نے دوسرے کے گھر سے قیمتی چیز چرا لی، تو اس نے کہا کہ ”کہو اگر میں نے وہ قیمتی چیز اٹھائی ہو، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔“ تو اس نے ایسا کہہ دیا، کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر واقع ہی اس نے وہ قیمتی چیز چرائی ہے، تو اس کی بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی۔ یہ معلق طلاق ہے۔

سوال: نکاح سے پہلے معلق طلاق دینا کیسا ہے؟

جواب: معلق طلاق اسی صورت میں ہو سکتی ہے، جب تعلیق کرتے وقت نکاح ہوا ہو، نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں۔ یہ لغو طلاق ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: یہ کہنا کہ ”جب میں نکاح کروں تو طلاق مغلظہ“ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح سے پہلے کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ جب تک نکاح نہیں کیا، طلاق کو معلق نہیں کیا جا سکتا ہے، اگر کوئی نکاح سے پہلے معلق طلاق دے، تو وہ لغو ہے۔

سوال: ایک شخص نے کہا کہ اگر میں فلاں چک میں جاؤں، تو میری زوجہ کو طلاق۔ پھر وہ زمین خرید کر اس چک میں چلا گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہو چکی ہے، کیونکہ معلق طلاق میں شرط پائی جائے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے، خواہ شرط کسی بھی طرح پائی جائے۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر تم اپنے باپ کے گھر گئی، تو تمہیں طلاق ہے۔ پھر وہ باپ کے مرنے کے بعد اس کے گھر گئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، جو کہ واقع ہو گئی، کیونکہ باپ کے مرنے کے بعد بھی گھر اسی کا تصور کیا جاتا ہے۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر فلاں شخص نے یہ کام نہ کیا، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر اس شخص نے وہ کام نہ کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، اب چونکہ شرط پائی گئی، لہٰذا طلاق نافذ ہو گئی۔

سوال: اگر شوہر نے معلق طلاق نامہ کو پڑھے سنے بغیر دستخط کر دیے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق نامہ معتبر نہ ہوگا، کیونکہ شوہر سے لاعلمی میں دستخط لیے گئے ہیں، لہٰذا اس تحریر میں جس شرط سے طلاق کو معلق کیا گیا ہے، اس کے پائے جانے سے اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

سوال: نکاح ثانی کے ساتھ طلاق کو معلق کیا، تو کسی نے اس کا دوسرا نکاح جبری کروا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ جبری نکاح منعقد نہیں ہوتا، لہٰذا طلاق معلق کی شرط نہیں پائی گئی۔ اس لیے طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: ایک شخص نے کبیرہ گناہ سے توبہ کی اور کہا کہ اگر آئندہ میں نے یہ گناہ کیا، تو اب کے بعد جو عورت میرے نکاح میں آئے گی، اسے تین طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح سے پہلے کسی قسم کی طلاق نہیں۔ یہ لغو ہے۔ لہٰذا اگر مذکورہ شخص دوبارہ وہی کبیرہ گناہ کرے گا، تو اس کے بعد جس عورت سے نکاح کرے گا، اسے طلاق واقع نہ ہو گی، کیونکہ یہ معلق طلاق ہے ہی نہیں۔

سوال: شوہر نے لکھا کہ اگر میں سسرال میں نہ رہوں، تو بیوی کو طلاق کا اختیار رہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر نے طلاق کو مشروط تفویض کیا ہے۔ لہٰذا اگر وہ سسرال میں نہیں رہے گا، تو بیوی کو طلاق کا اختیار حاصل ہو جائے گی، اس صورت میں اگر بیوی طلاق دیتی ہے، تو طلاق ہو گی، اگر نہیں دیتی، تو نہیں ہو گی۔ یہ طلاق معلق کی صورت نہیں ہے۔

سوال: کسی نے کہا کہ ''اگر میں اس مسجد کا کام کروں، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔'' پھر اس نے ثواب کی نیت سے مسجد کا کام کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بہر صورت طلاق ہو چکی ہے، کیونکہ معلق طلاق میں شرط پائی جائے، تو وہ نافذ ہو جاتی ہے، خواہ شرط کو کسی بھی نیت سے پورا کیا جائے۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر بیوی کی اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کروں، تو بیوی کو طلاق ہے، پھر دوسرا نکاح کیا، تو کیا حکم ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہ معلق طلاق ہے، اب چونکہ شرط پائی گئی، تو بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: نکاح کے وقت جو شرائط طے پائی تھیں، ان کی خلاف ورزی کی گئی، تو کیا طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: شرائط کی خلاف ورزی سے نکاح ختم نہیں ہوتا، البتہ اگر شرائط کی عدم ادائیگی کی صورت میں طلاق کا نافذ ہونا طے پایا تھا، تو طلاق نافذ ہو جائے گی۔

سوال: بیوی میکے میں ہے، شوہر نے کہا کہ اگر تم ایک ماہ کے اندر اندر واپس نہ آئی، تو تمہیں طلاق ہے۔ پھر ایک مہینے سے پہلے ہی شوہر فوت ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر نے معلق طلاق دی تھی، جو شرط کے پائے جانے سے نافذ ہونی تھی، اب چونکہ شرط کی مدت سے پہلے ہی شوہر فوت ہو گیا، تو اس معلق طلاق کا حکم ختم ہو جائے گا اور عورت بیوہ شمار ہو گی، لہٰذا وہ عدت وفات شوہر گزارے گی اور وراثت کی حق دار ہو گی۔

سوال: بیوی نے شوہر سے کہا کہ اگر تم نے فلاں تاریخ تک میرا حق مہر ادا نہیں کیا، تو میں تمہاری زوجیت سے علیحدہ ہو جاؤں گی۔ مگر شوہر نے مذکورہ تاریخ تک حق مہر ادا نہیں کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: معلق طلاق کا اختیار شوہر کو حاصل ہے، عورت کے شرط لگانے سے کچھ نہیں ہوتا، لہٰذا مذکورہ صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔

سوال: ''اگر میرے گھر سے باہر گئی، تو مجھ پر حرام ہے۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، ان سے اگر شوہر کی مراد طلاق ہے، تو یہ معلق طلاق ہو گی اور گھر سے باہر جانے کی صورت میں واقع ہو جائے گی۔ اگر شوہر کی ان الفاظ سے مراد طلاق نہیں ہے، تو گھر سے باہر جانے سے طلاق نہ ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر فلاں تاریخ تک ہر ماہ بیوی کو اتنے پیسے منی آڈر نہ کروں، تو بیوی کو طلاق ہے، پھر کسی اور ذریعہ سے پیسے بھیج دیے، طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر مقررہ تاریخ تک رقم بھیج دی، خواہ کسی بھی ذریعہ سے بھیج دی، تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

سوال: کیا معلق طلاق واپس ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: معلق طلاق واپس ہوسکتی۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر چھ ماہ تک بیوی کے نام جائیداد نہ کردوں، تو نکاح منسوخ و باطل ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ''منسوخ و باطل'' سے شوہر کی مراد طلاق تھی، تو چھ ماہ تک جائیداد نام نہ کرنے کی صورت میں طلاق ہو جائے گی اور اگر کچھ اور نیت تھی، تو طلاق نہ ہوگی۔

سوال: اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو طلاق کا مالک بنا دے اور بھائی اپنی بھابھی کو طلاق دے دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کو تفویض کرنا جائز ہے اور تفویض کردہ طلاق نافذ ہو جاتی ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں بھائی نے بھابھی کو جو طلاق دی، وہ واقع ہوگئی۔

سوال: شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر فلاں شخص نے فلاں عورت سے نکاح کیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو تجھے طلاق ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، شرط پائی جائے گی، تو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر اس دروازے سے جائے گی، تو تجھے طلاق ہے، پھر وہ دوسرے دروازے سے باہر گئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کے لیے جس دروازے سے جانے کی شرط لگائی تھی، اگر اس دروازے سے جاتی، تو طلاق ہو جاتی، اب چونکہ وہ دوسرے دروازے سے چلی گئی، لہٰذا طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: ایک شخص نے اپنے بہن بھائیوں سے کہا کہ میں اپنی زوجہ کو دوسرے مکان میں نان ونفقہ دیا کروں گا، اگر میں اسے اس گھر میں لاؤں، تو اسے طلاق ہے، پھر وہ کچھ دن بعد خود ہی اس گھر میں آ گئی، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: شوہر نے طلاق کے لیے شرط یہ لگائی تھی کہ اگر میں اسے گھر لاؤں گا، تو طلاق ہے۔ اب چونکہ وہ خود آئی ہے، شوہر لے کر نہیں آیا، تو اسے طلاق نہیں ہوگی، کیونکہ طلاق کی شرط نہیں پائی گئی۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر عمر اور اس کی اولاد کو زمین دوں، تو میری بیوی کو طلاق ہے، پھر عمر کے داماد کو زمین دے دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ طلاق اس شرط پر تھی کہ اگر عمر یا اس کی اولاد کو زمین دوں، جبکہ مذکورہ صورت میں داماد کو زمین دی ہے، جو کہ اولاد نہیں۔

سوال: کیا لڑکی کے ولی کو مشروط طلاق کا حق حاصل ہے؟

جواب: ولی کو کسی طلاق کا حق حاصل نہیں۔ یہ شوہر کا وظیفہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر میں فلاں کی زمین پر قبضہ نہ کروں، تو تجھے طلاق ہے، پھر اس نے توبہ کر کے یہ ارادہ ترک کر دیا، تو کیا بیوی کو طلاق ہو جائے گی؟

جواب: معلق طلاق کو واپس لیا جا سکتا ہے۔ اس نے اپنی شرط واپس لے لی، لہٰذا طلاق نہ ہو گی۔

سوال: ”اگر فلاں کو قتل نہ کیا، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔“ تو کیا حکم ہے؟

جواب: بہر حال قتل نہ کرنے کی صورت میں طلاق ہو جائے گی، اسے چاہیے کہ قتل کی شرط واپس لے لے، تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہو گی، اگر اس نے قتل کر دیا، تو بہت بڑے گناہ ارتکاب کر بیٹھے گا۔

سوال: کیا یہ معاہدہ لکھوانا جائز ہے کہ اگر پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کروں، تو اسے طلاق ہے؟

جواب: یہ باطل شرط ہے، البتہ اگر یہ شرط فریقین نے طے کر لی، تو دوسری شادی کرنے کی صورت میں پہلی بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں، جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔“

(صحيح البخاري : 2560، صحيح مسلم : 1504)

سوال: ایک شخص نے کہا کہ اگر میری بیوی مجھے مہر معاف کر دے، تو اسے طلاق دے دیتا ہوں، بیوی نے منظور کر لیا، پھر شوہر نے طلاق دے دی، مگر بیوی نے مہر معاف نہ

www.KitaboSunnat.com

کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق کو مہر کی معافی سے مشروط کیا گیا تھا، تو جب مہر معاف نہیں کیا، تو طلاق بھی واقع نہیں ہوئی، اسی طرح جب طلاق نہیں ہوئی، تو مہر بھی معاف نہ ہوگا۔

(سوال): شرط طے پائی کہ اگر شوہر نے موجودہ بیوی کے رہتے ہوئے دوسری شادی کی، تو پہلی بیوی کو طلاق ہے، اب کیا شوہر شادی کر سکتا ہے؟

(جواب): ایسی شرائط لگانا، جو کتاب میں نہیں ہیں، جائز نہیں۔ البتہ اگر ایسی کوئی شرط طے پا گئی ہے، تو اسے پورا کرنا چاہیے، ورنہ مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ اگر میں فلاں کی اجازت کے بغیر فلاں عورت سے نکاح کروں، تو اسے طلاق ہے، کیا بغیر اجازت اس عورت سے نکاح کرنے سے طلاق ہو گی یا نہیں؟

(جواب): یہ معلق طلاق نہیں ہے، معلق طلاق اس وقت معتبر ہوتی ہے، جب عورت نکاح میں ہو، جو عورت نکاح میں ہی نہیں، اس کو معلق طلاق دینے کا کیا معنی؟ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی، یہ لغو طلاق ہے۔ لہٰذا اگر وہ بغیر اجازت اس عورت سے نکاح کرے گا، تو طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ یہ معلق طلاق ہے ہی نہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

”جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔“

(مسند الإمام أحمد : 2/189، 207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

سوال: طلاق کے ساتھ ''ان شاءاللہ'' کہہ دیا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر طلاق کے متصل بعد ''ان شاءاللہ'' کہہ دیا، طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی، تو تمہیں طلاق ہے، تو کیا وہ خالہ کے گھر جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بہر صورت اگر وہ خالہ کے گھر چلی گئی، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: ایک شخص نے کہا کہ اگر میں فلاں سے ملاقات کروں، تو میرا نکاح فسخ ہے، کیا اس سے طلاق ہو گی یا نہیں؟

جواب: اگر نکاح فسخ کرنے سے اس شخص کی مراد طلاق تھی، تو یہ معلق طلاق ہو گی اور شرط پائے جانے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر بات کروں، تو میری بیوی کو طلاق ہے، پھر اس نے بات کر دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں طلاق ہو جائے گی۔ یہ معلق طلاق ہے۔

سوال: مشروط طلاق کب واقع ہوتی ہے؟

جواب: مشروط طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے، جب شرط پائی جاتی ہے، اسی کے مطابق عورت عدت گزارے گی، نہ کہ اس وقت کے مطابق، جب مشروط طلاق دی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر خلاف شریعت کوئی کام کروں، تو میری بیوی کو طلاق کا اختیار ہوگا، اب اس نے قبر کو سجدہ کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: قبر کو سجدہ کرنا حرام اور خلاف شرع ہے۔ بت پرستی کی ابتدا یہی ہے۔

❀ علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَصْلَ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ اتِّخَاذُ قُبُورِ الصَّالِحِينَ مَسَاجِدَ .

''بت پرستی کی اصل نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانا ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 380/1)

لہٰذا مذکورہ صورت میں طلاق کا حق بیوی کو تفویض ہو چکا ہے، وہ اگر اپنے آپ کو طلاق دے گی، تو نافذ ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

سوال: شوہر نے کہا کہ موجودہ بیوی کے رہتے دوسری شادی کروں، تو دوسری بیوی کو طلاق ہے، پھر دوسری شادی کر لی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق نہیں ہے، کیونکہ معلق طلاق اس صورت میں ہوتی ہے، جب عورت سے نکاح ہو، اب مذکورہ صورت میں چونکہ ابھی دوسری عورت سے نکاح ہوا ہی نہیں، تو اسے معلق طلاق دینے کا کیا مطلب؟ کیونکہ نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں ہوتی۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔''

(مسند الإمام أحمد: 189/2، 207، سنن أبي داوٗد: 2190، سنن التّرمذي: 1181،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن ابن ماجه : 2047، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح: ۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کو رات کے وقت غصہ میں کہا کہ اگر تو نے ایک دن تک میرا بدن چھوا، تو تجھے طلاق ہے، بیوی گھبرا گئی اور اس نے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر معافی مانگنی چاہی، تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں، جبکہ شوہر کا کہنا ہے کہ میری طلاق کی نیت نہیں تھی؟

جواب: طلاق کے لیے جب صریح الفاظ بولے جائیں، تو اس میں نیت کا اعتبار نہیں ہوتا، وہ ہر حالت میں نافذ ہو جاتی ہے، اسی طرح دن کے الفاظ بولے جائیں، تو اس میں رات بھی شامل ہوتی ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں شوہر نے جو معلق طلاق دی، وہ نافذ ہو چکی ہے، کیونکہ بیوی نے شوہر کے ہاتھ کو چھوا ہے۔

سوال: بیوی کے جیل کاٹنے کے بعد شوہر کو طلاق دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟

جواب: شوہر کو مجبور نہیں کیا جا سکتا، طلاق کا اختیار اسے حاصل ہے، وہ چاہے، تو طلاق دے اور چاہے، تو نہ دے۔

سوال: کیا عورت کو رخصتی پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نکاح عورت کی رضامندی سے ہوا ہے، تو اسے رخصتی پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: طلاق کا اختیار صرف شوہر کو حاصل ہے، دوسرا کوئی طلاق نہیں دے سکتا۔

سوال: ایک شخص نے لکھا کہ میں نے فلاں دن سے خاوند ہونے کا خیال دل سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکال دیا ہے، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے لیے صریح الفاظ نہیں ہیں، شوہر سے پوچھا جائے گا کہ یہ الفاظ بولتے وقت اس کی نیت کیا تھی، اگر طلاق کی نیت تھی، تو اسی دن سے طلاق واقع ہوگئی اور اگر طلاق کی نیت نہیں تھی، تو طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: جبراً طلاق دلانا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ طلاق کا حق شوہر کو حاصل ہے، اس کی مرضی کے خلاف اس کے حق کو استعمال کروانا شرعاً وقانوناً ممنوع ہے۔

سوال: کیا کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع ہوتی ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: اقرار نامہ لکھا کہ میں نے اپنا حقِ طلاق روحِ نبوت یعنی نبی کریم ﷺ کی روح کو تفویض کیا، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ لغو اقرار نامہ ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اقرار نامہ لکھنے والے کی نیت اگر یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارکہ دنیا میں تشریف لاتی ہے اور ہر بات جانتی سمجھتی ہے، تو یہ باطل نظریہ ہے۔

❁ علامہ صنع اللہ حنفی (۱۱۲۰ھ) لکھتے ہیں:

''جو یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے علاوہ نبی، ولی، روح یا کسی اور ہستی کو مصیبت دور کرنے اور حاجت پوری کرنے کا اختیار ہے، تو وہ جہالت کی خطرناک وادی میں واقع ہوگیا ہے اور وہ جہنم کے دھانے پر کھڑا ہے۔

بعض لوگ دلیل دیتے ہیں کہ اولیائے کرام (حاجب روائی) اپنی کرامات کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ کرتے ہیں۔ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ اللہ کے ولیوں کو ایسے مقام پر سمجھا جائے اور ان سے یہ گمان رکھا جائے کہ وہ کرامت کے ذریعے لوگوں کی تکلیفیں دور کرتے اور ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں، یہ تو بتوں کے پجاریوں کا عقیدہ ہوا کرتا تھا، جیسا کہ اللہ کریم ان کا یہ جملہ نقل فرماتے ہیں:

﴿هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ ''یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔'' اسی طرح ان کا ایک اور جملہ یوں نقل کیا: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ ''ہم ان کی عبادت محض اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں۔''

(سيف اللّٰه على من كذب على أولياء اللّٰه، ص 48)

سوال: کیا فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے؟

جواب: فاسقوں کی گواہی قبول نہیں، تا آنکہ تائب ہو جائیں۔

سوال: کیا یہ بات درست ہے کہ جس عورت کے بیس بچے ہو جائیں، وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے؟

جواب: یہ فضول بات ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں، وہ منکوحہ ہی رہتی ہے۔

سوال: استاذ طلاق دینے کو کہے اور باپ وغیرہ روکے، تو کیا کرے؟

جواب: جس کی بات بہتر لگے، اس پر عمل کرے۔

سوال: جو عورت زنا میں مبتلا ہو جائے، اسے طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اگر عورت زنا کرلے اور توبہ نہ کرے، تو اسے طلاق دینا ضروری ہے۔ اگر وہ زانیہ عورت کو اپنے عقد میں رکھے گا، تو دیوث قرار پائے گا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور: ٢٦)

''خبیث (زانی) مردوں کے لیے خبیث (زانی) عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ .

''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا: ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔''

(مسند الإمام أحمد: 6180، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: طلاق بائن کے بعد حلالہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح حلالہ زنا ہے، یہ منعقد نہیں ہوتا۔ اس کے بطلان پر کتاب وسنت اور آثار صحابہ دلالت کناں ہیں، نیز اہل علم کا اجماع بھی ہے۔

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (٦٢٠ھ) فرماتے ہیں:

جُمْلَتُهٗ أَنَّ نِكَاحَ الْمُحَلِّلِ حَرَامٌ بَاطِلٌ، فِي قَوْلِ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ ...... وَقَوْلُ مَنْ سَمَّيْنَا مِنَ الصَّحَابَةِ، وَلَا مُخَالِفَ لَهُمْ، فَيَكُونُ إِجْمَاعًا .

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ حلالہ کا نکاح حرام اور باطل ہے، سب اہل علم کا یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہب ہے۔......جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہم نے نام ذکر کیے ہیں، ان کا بھی یہی مذہب ہے، صحابہ میں کوئی مخالف نہیں، لہٰذا اس پر (صحابہ کا) اجماع ہوا۔''

(المُغني : ٧/١٨٠ـ١٨٢)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوٰى كُلُّهُمْ أَنَّهٗ إِذَا شُرِطَ التَّحْلِيلُ فِي الْعَقْدِ كَانَ بَاطِلًا .

''تمام ائمہ فتویٰ کا اتفاق ہے کہ جب نکاح میں حلالہ کی شرط لگائی جائے، تو وہ باطل ہوجاتا ہے۔''(مَجموع الفتاویٰ : ٣٢/١٥٥)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

نِكَاحُ الْمُحَلِّلِ لَمْ يُبَحْ فِي مِلَّةٍ مِّنَ الْمِلَلِ قَطُّ وَلَمْ يَفْعَلْهُ أَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ، وَلَا أَفْتٰى بِهٖ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ؟ .

''حلالہ کسی بھی دین میں کبھی بھی حلال نہیں ہوا، کسی صحابی نے نکاح حلالہ کیا، نہ اس کے جواز کا فتویٰ دیا۔''

(إعلام الموقعين : ٣/٤٤)

❁ علامہ کرمانی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۴ھ) فرماتے ہیں:

بُطْلَانُ النِّكَاحِ حِينَئِذٍ اتِّفَاقًا .

''(حلالہ کی نیت سے کیا جانے والا) یہ نکاح بالاتفاق باطل ہے۔''

(شرح المَصابيح : 33/4)

جس عورت کو طلاق بائن ہو جائے، وہ اس حیلے کی نیت سے نکاح نہیں کرسکتی۔ البتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ نکاح کر لے، تو اس کی مرضی سے طلاق ہو جائے یا وہ وفات پا جائے، تو پہلے شوہر کے لیے حلال ہو سکتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (البقرة: ٢٣٠)

”اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔“

سوال: نکاح کے وقت مہر معجّل طے پایا تھا، مگر شوہر ابھی تک ادا نہیں کر سکا، تو کیا میاں بیوی کے مابین تفریق یا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: مہر معجّل کا مطالبہ عورت نکاح کے بعد کسی بھی وقت کر سکتی ہے، البتہ عدم ادائیگی کی صورت میں طلاق یا تفریق واقع نہیں ہوتی، مگر عورت مہر معجّل کی ادائیگی تک شوہر کو پاس آنے سے روک سکتی ہے، بلکہ شوہر کے گھر رخصت ہونے سے بھی منع کر سکتی ہے۔

سوال: کیا مطلقہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: ولی کی اجازت کے ساتھ کر سکتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: پردہ نشیں کے سامنے اجنبی مرد جائے، تو کیا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نکاح نہیں ٹوٹتا، البتہ غیر محرم کا اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾(النّور : ٣٠)

”(اے نبی!) مؤمن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزگی کی بات ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے اچھی طرح خبردار ہے۔“

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس کو اپنی سواری کے پیچھے سوار کرلیا، جو حسین بالوں، سفید رنگت اور خوبصورت چہرے والے شخص تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے، تو فضل ان عورتوں کو دیکھنے لگے جو ہودجوں میں بیٹھی جا رہی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور فضل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف اپنا ہاتھ رکھا، تو فضل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا، وہ انہیں دیکھ رہے تھے۔“

(صحیح مسلم : 1218)

سوال: جس عورت پر زنا کا شبہ ہو، اسے طلاق دینی چاہیے یا نہیں؟

جواب: جب تک زنا ثابت نہ ہو جائے، اسے زانیہ نہیں کہا جا سکتا، لہٰذا ایسی عورت کو طلاق نہیں دینی چاہیے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: طلاق کا وکیل بنانا کیسا ہے؟

جواب: اگر شوہر طلاق کے لیے کسی کو وکیل مقرر کر دے، تو ایسا کرنا جائز ہے اور وکیل کی دی گئی طلاق نافذ ہو گی۔

سوال: ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، مگر وکیل نے تین طلاق دے دیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ شوہر نے ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، تو ایک ہی نافذ ہو گی۔

سوال: عدالت کے ذریعے طلاق دلوانا کیسا ہے؟

جواب: طلاق کا اختیار شوہر کے پاس ہے، کوئی قاضی یا جج طلاق نہیں دے سکتا، لہٰذا عدالت کے ذریعے طلاق دلوانا جائز نہیں۔

سوال: جو شخص بیوی سے زنا کا دھندا کرائے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص دیوث ہے، زنا کی کمائی کھانا حرام اور ناجائز ہے۔ البتہ جو شخص بیوی سے زنا کرائے، اس کا نکاح ختم نہیں ہوتا۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ.

”تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا: ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔“

(مسند الإمام أحمد: 6180، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

”رسول اللہ ﷺ نے کتے کی کمائی، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی کمائی سے منع کیا ہے۔“

(صحيح البخاري : 2237، صحيح مسلم : 1567)

❁ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ .

”کتے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور سینگی لگانے کی مزدوری بھی خبیث ہے۔“

(صحيح مسلم : 1568)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ .

”رسول اللہ ﷺ نے، کتے، زنا اور سینگی کی کمائی سے منع کیا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 7976، سنن النسائي : 4673، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ، وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ، وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ .

”کتے کی کمائی حلال نہیں ہے، اسی طرح کاہن کی کمائی اور زانیہ کی اجرت بھی حلال نہیں ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(سنن أبي داود : 3484، صحيح أبي عوانة : 5273، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 4/426)

سوال: جو شخص شراب کا کاروبار کرتا ہو، کیا اس کی بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: شراب حرام ہے اور حرام چیز کا کاروبار بھی حرام ہے، مگر اس سے بیوی کو طلاق نہیں ہوتی، البتہ جو شخص شراب کی حرمت کو جانتے بوجھتے اسے حلال سمجھے، تو وہ کافر و مرتد ہے، اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا، کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہے، شراب کی حرمت قرآن، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

سوال: حاملہ عورت کہتی ہے کہ مجھے طلاق ہو چکی ہے، تو کیا وضع حمل کے بعد اس کا دوسری جگہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حاملہ کو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اس کی عدت وضع حمل ہے، اس کے بعد وہ دوسری جگہ شادی کر سکتی ہے، خواہ طلاق کے کچھ دنوں بعد ہی وضع حمل ہو جائے۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

''وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہیں، تم کو اگر ماہواری کے خون کے بارے میں شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمل ہے۔"

سوال: ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، وہ ایک کو طلاق دے کر اس کی شادی اپنے بھائی سے کرانا چاہتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بیوی راضی ہے، تو وہ ایک کو طلاق دے کر عدت کے بعد اس کا نکاح اپنے بھائی سے کرا سکتا ہے۔ اس ارادے سے طلاق دینا جائز ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے امیر ترین صحابی سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو ان کا بھائی بنا دیا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے: عبد الرحمٰن! آپ جانتے ہیں کہ میں انصار کا امیر ترین فرد ہوں، آپ میرا آدھا مال لے لیجئے، میری دو بیویاں ہیں، ان میں جو خوبصورت لگے، اسے طلاق دے دیتا ہوں، عدت کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیجئے گا۔ سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ آپ کے گھر میں برکت دے، مجھے آپ بازار کا رستہ بتلا دیجئے، بازار گئے اور کچھ گھی اور پنیر کما کر لے آئے۔"

(صحیح البخاري: 3781، وغیرہ)

سوال: شوہر بیوی کی ہر جائز خواہش پوری کرتا ہے، مگر وہ پھر بھی طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بلا وجہ طلاق کا مطالبہ گناہ ہے، اس پر وعید آئی ہے۔

❀ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ .

''جس عورت نے بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 283/5، سنن أبي داوٗد : 2226، سنن التّرمذي : 1187، سنن ابن ماجه : 2055، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۸۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۰۰) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سوال: شوہر اور بیوی کے مابین جھگڑا ہے، بیوی میکے میں ہے، شوہر کو نباہ کی اُمید نہیں، مگر وہ طلاق بھی نہیں دیتا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں شوہر کو چاہیے کہ اسے طلاق دے دے۔

سوال: تنہائی میں دی گئی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: تنہائی میں دی گئی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: نابالغ شوہر کی منکوحہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: اگر عورت کا نکاح نابالغی کی عمر میں ہوا تھا اور اب وہ بالغ ہو چکی ہے، تو اسے خیار بلوغ حاصل ہے، اگر وہ نابالغ شوہر سے کیا گیا نکاح قائم نہیں رکھنا چاہتی، تو پہلے اس نکاح کو فسخ کرے گی، پھر دوسری جگہ شادی کرے گی، مگر پہلے نکاح کو فسخ کیے بغیر دوسری جگہ نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ منکوحہ ہے۔

سوال: نکاح ہوا، مگر شوہر نے نہ نان ونفقہ دیا اور نہ حقوق شوہری ادا کیے، تو لڑکی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نے دوسری جگہ نکاح کرلیا، کیا حکم ہے؟

جواب: جب نکاح ہو چکا، تو اب لڑکی کے لیے بغیر خلع یا طلاق کے دوسری جگہ نکاح کرنا جائز نہیں، وہ بدستور منکوحہ شمار ہوگی۔ نان ونفقہ یا حقوق شوہری ادا نہ کرنے سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی، نکاح سے نکلنے کے لیے طلاق یا خلع ضروری ہے۔

سوال: ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر میں دوسرا نکاح کروں، تو دوسری منکوحہ مجھ پر حرام ہے، پھر اس نے دوسری شادی کرلی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی، تو بھی یہ معلق طلاق نہیں، کیونکہ معلق طلاق اسی وقت معتبر ہوتی ہے، جب نکاح کے بعد دی جائے، نکاح سے پہلے دی گئی طلاق معتبر نہیں ہوتی، یہ لغو ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ﴾

(الأحزاب : ٤٩)

”اہل ایمان! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرلو، پھر انہیں طلاق دے دو۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے نکاح کا ذکر کیا، بعد میں طلاق کا ذکر کیا، اس میں اشارہ ہے کہ جب تک نکاح نہ ہو، طلاق کا اختیار نہیں۔

سوال: یہ کہنا کہ دنیا کی ساری عورتیں میری ماں ہیں، کیا حکم ہے؟

جواب: یہ لغو کلام ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

سوال: ایک شخص طلاق یافتہ بیوی سے جماع کرتا ہے، کیا اسے امام بنانا جائز ہے؟

جواب: اگر رجعی طلاق کے بعد اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے، تو کوئی حرج نہیں، یہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رجوع ہے۔ البتہ اگر طلاق بائن کے بعد جماع کرتا ہے، تو وہ زانی ہے، ایسے شخص کو امامت کا منصب دینا جائز نہیں۔

سوال: جو شخص نکاح حلالہ کرتا ہے، اسے امام مسجد مقرر کرنا کیسا ہے؟

جواب: حلالہ کرنے اور کرانے والا ملعون ہے۔ ایسا شخص زانی ہے، اسے امام مسجد مقرر کرنا جائز نہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ .

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا، دونوں مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : ٣٢٣/٢، مسند البزّار(كشف الأستار : ١٤٤٢)، مسند إسحاق ومسند أبي يعلٰى (نصب الرّاية : ٢٤٠/٣)، السنن الكبرٰى للبيهقي : ٢٠٨/٧، المتفق للخطيب : ١٧٠٥، وسندهٗ حسنٌ)

❀ امام ابن الجارود رحمہ اللہ (٦٨٤) نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

سوال: گونگے کی طلاق کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: گونگا اگر لکھنا پڑھنا جانتا ہے، تو وہ لکھ کر طلاق دے گا، اگر گونگا اَن پڑھ ہے، تو عرف میں جو اشارہ طلاق کے لیے مستعمل ہے، اس سے طلاق دے سکتا ہے۔

سوال: عورت پابند شرع ہے، جبکہ شوہر پابند شرع نہیں، کیا نکاح فسخ ہو جائے گا؟

جواب: شوہر کے پابند شرع نہ ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ البتہ اگر شوہر یا بیوی میں سے کوئی مرتد ہو جائے، تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: بیوی کو دو طلاقیں واقع ہوئیں، ابھی عدت میں ہے کہ شوہر نے ہم بستری کر لی، تو کیا یہ رجوع ہوگا؟

جواب: ہم بستری سے رجوع ہو جائے گا۔

سوال: دو طلاقوں کے بعد شوہر رجوع کرنا چاہتا ہے، مگر بیوی انکار کرتی ہے، کیا شوہر زبردستی رجوع کر سکتا ہے؟

جواب: دو طلاقیں رجعی ہیں، ان کے بعد جب تک بیوی عدت میں ہے، شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہے، وہ زبردستی بھی رجوع کر سکتا ہے، خواہ بیوی رجوع کرنا چاہے یا نہ چاہے، خواہ بیوی کا ولی بھی رجوع کے حق میں نہ ہو، کیونکہ رجعی طلاق کے بعد عدت کے اندر اندر رجوع کا حق شوہر کو حاصل ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَالِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا﴾

(البقرة : ۲۲۸)

”شوہر رجوع کا زیادہ حق رکھتے ہیں، اگر صلح کا ارادہ ہو۔“

❀ قرآنی نص ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(البقرة : ٢٣١)

”جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت کے قریب پہنچ جائیں، تو انہیں اچھے طریقے سے اپنے گھروں میں روک سکتے ہو۔“

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(البقرة : ٢٢٩)

”طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔ اس میں یا تو اچھے طریقے سے رجوع کر لیا جائے یا حق تلفی کیے بغیر رخصت کر دیا جائے۔“

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، تو ان کے والد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ .

”انہیں کہیں کہ رجوع کر لیں، پھر طہر تک روکے رکھیں، تا آنکہ بیوی حیض کے بعد دوبارہ طہر میں آ جائے۔ پھر رکھنا چاہیں، تو رکھیں، طلاق دینا چاہیں، تو طلاق دے دیں۔ اللہ کا مقرر کردہ اندازِ طلاق یہی ہے۔“

(صحيح البخاري : ٥٢٥١، صحيح مسلم : ١٤٧١)

❁ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يَقَعُ بِهَا، وَلَمْ يُشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا، وَلَا عَلٰى رَجْعَتِهَا، فَقَالَ: طَلَّقْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ، وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ سُنَّةٍ، أَشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا، وَعَلٰى رَجْعَتِهَا، وَلَا تَعُدْ.

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کی بابت پوچھا گیا، جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے جماع کر لیتا ہے اور طلاق و رجوع پر کسی کو گواہ نہیں بناتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فتوی دیا کہ آپ نے طلاق و رجوع میں سنت کی مخالفت کی ہے۔ لہٰذا طلاق و رجوع پر گواہ بنائیں اور آئندہ ایسا مت کریں۔''

(سنن أبي داؤد: ٢١٨٦، سنن ابن ماجه: ٢٠٢٥، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔

(تُحفة المُحتاج: ١٤٨٨)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، بعد میں رجوع کر لیا۔''

(سنن أبي داؤد: ٢٢٨٣، السّنن الكبرىٰ للنّسائي: ٥٧٢٣، سنن ابن ماجه: ٢٠١٦، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (٤٢٧٥) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَلَّقَ حَفْصَةَ أُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَرَاجَعَهَا.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”نبی کریم ﷺ نے جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، تو آپ ﷺ کو رجوع کرنے کا کہا گیا، آپ نے رجوع کرلیا۔“

(الطّبقات الکبریٰ لابن سعد : ٦٧/٨، وسندہٗ حسنٌ)

❁ علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ (١١٨٢ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی أَنَّ الزَّوْجَ رَجْعَةٌ .

”علمائے کرام کا اجماع ہے کہ خاوند رجوع کا حق رکھتا ہے۔“

(سُبُل السّلام : ٣٤٨/٣)

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ”چاہو تو نکاح میں رہو اور چاہو تو طلاق لے لو۔“ تو بیوی نے کہا کہ ”میں طلاق لیتی ہوں۔“ کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ شوہر نے بیوی کو طلاق لینے یا نکاح میں رہنے کا اختیار دیا تھا، تو جب بیوی نے طلاق کو اختیار کرلیا، تو طلاق رجعی واقع ہوئی۔

سوال: ”ہم اس کو طلاق دیتے ہیں۔“ کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوئی؟

جواب: اس طرح کہنے یا لکھنے سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔

سوال: ایک جھگڑے میں شوہر نے بیوی سے کہا کہ ”آج تم اس کو طلاق ہی سمجھو۔“ کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایک رجعی طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: شراب پی کر طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شراب پینے سے اتنا مدہوش ہوگیا کہ اسے معلوم نہ رہا کہ کیا کہہ رہا ہے، تو ایسے شرابی کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کیونکہ یہ مجنون کے قائم مقام ہے، البتہ اگر نشے کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حالت میں سمجھ بوجھ قائم ہے اور وہ اپنے قول وفعل سے واقف ہے، تو اس حالت میں دی گئی طلاق واقع ہو جائے گی۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾(النساء : ٤٣)

”ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ اس بات کو جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو۔“

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جَعَلَ سُبْحَانَهٗ قَوْلَ السَّكْرَانِ غَيْرَ مُعْتَبَرٍ، لِأَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ.

”اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نشے میں دھت شخص کی بات کو غیر معتبر قرار دیا ہے، کیوں کہ وہ جو کہہ رہا ہوتا ہے، اسے جانتا نہیں ہوتا۔“

(زاد المعاد في هدي خير العباد : 190/5)

❁ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

”نشے میں دھت شخص سے ایسے اقوال وافعال سرزد ہو جاتے ہیں کہ ہوش وحواس میں وہ ایسا نہیں کرسکتا۔ اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾(النساء 4 : 43) (یہاں تک کہ تم جاننے لگ جاؤ جو تم کہہ رہے ہو)۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جو شخص اپنی بات کو جان رہا ہو، وہ نشے میں نہیں ہوتا۔“(فتح الباري : 390/9)

معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا آیتِ کریمہ نشے میں دی گئی طلاق کے واقع نہ ہونے کی دلیل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے، کیوں کہ اس وقت آدمی کو اپنے کہے کا کوئی پتا نہیں ہوتا۔

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”اسلم قبیلہ کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔اس نے آکر بتایا کہ اس سے زنا سرزد ہو گیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چہرۂ مبارک موڑ لیا۔وہ شخص اس طرف آ گیا جدھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ مبارک کیا تھا اور چار دفعہ قسم اٹھائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تمہیں جنون تو لاحق نہیں؟“

(صحيح البخاري: 5270، صحيح مسلم: 1691)

❀ امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر ان الفاظ سے باب قائم فرماتے ہیں:

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ، وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا، وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ والشِّرْكِ وَغَيْرِهِ .

”زبردستی اور مجبور کر کے لی گئی طلاق، نشے میں دھت اور مجنون کی طلاق، نیز طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک کا بیان۔“

❀ اس کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”امام بخاری رحمہ اللہ کی اس تبویب میں بہت سے احکام موجود ہیں،جن کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت کا حکم اس شخص پر لاگو ہوتا ہے، جو ذی شعور ہو، اپنے اختیار اور مرضی سے کام کر رہا ہو، نیز وہ ہوش وحواس میں ہو۔(نیت والی) حدیثِ نبوی سے استدلال بھی ان چیزوں کا اثبات کرتا ہے، کیوں کہ جو ذی شعور نہ ہو اور اپنی مرضی واختیار سے کچھ کر رہا ہو، اس کے قول وفعل میں اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی نیت شامل نہیں ہوتی۔ یہی حکم غلطی سے، بھول چوک کر یا مجبور ہو کر کسی کام کو کرنے والے کا ہے۔''

(فتح الباري: 389/9)

اگر مجنون اپنے بارے میں زنا کرنے کا اعتراف کرے تو اس پر حد بھی لاگو نہیں ہوگی، لہٰذا ایسے شخص کی دی گئی طلاق بالا ولی واقع نہیں ہوگی۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اونٹنی کو قتل کر دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی شکایت کی تو: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے فعل پر ملامت کرنے لگے۔ وہ نشے میں تھے، ان کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (سرسری نظر سے) دیکھا۔ پھر اپنی نظر تھوڑی اوپر اٹھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو دیکھا، پھر تھوڑی اور اوپر اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف تک نظر گئی، پھر اور اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھا، پھر کہنے لگے: تم سب تو میرے والد کے غلام ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نشے میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں واپس لوٹ آئے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی واپس آ گئے۔''

(صحيح البخاري: 3091، صحيح مسلم: 1979)

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''جو لوگ نشے کی حالت میں طلاق دینے والے شخص کی طلاق کو کالعدم قرار دیتے ہیں، ان میں سے بعض نے اس حدیث سے بھی دلیل لی ہے اور کہا ہے کہ نشے کی حالت میں کہے گئے اقوال پر کوئی شرعی حکم نافذ نہیں ہوگا۔ اگر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالت میں کہے گئے اقوال کا کچھ اثر ہوتا تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طریقے سے مخاطب کیا تھا، اس وجہ سے وہ دین سے خارج ہو جاتے (لیکن نشے کی حالت میں کہنے کی وجہ سے ان کی بات کالعدم ہوگئی اور گستاخی شمار نہیں ہوئی)۔“

(معالم السنن : 26/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ مِنْ أَقْوٰى أَدِلَّةِ مَنْ لَّمْ يُؤَاخِذِ السَّكْرَانَ بِمَا يَقَعُ مِنْهُ فِي حَالِ سُكْرِهٖ مِنْ طَلَاقٍ وَّغَيْرِهٖ .

”یہ ان لوگوں کی سب سے قوی دلیل ہے، جو نشے والے آدمی کے حالتِ نشہ میں طلاق وغیرہ جیسے افعال پر مؤاخذہ کرنے کے قائل نہیں۔“

(فتح الباري : 391/9)

❁ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِلْمَجْنُونِ وَلَا لِلسَّكْرَانِ طَلَاقٌ .

”مجنون اور نشے میں دھت شخص کی کوئی طلاق نہیں۔“

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 359/7، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: دوسری طلاق کے بعد رجوع کرلیا، اب چار سال بعد دوبارہ طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: رجعی طلاقیں دو ہیں، تیسری طلاق کے بعد رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے، نیز عدت کے بعد نکاح جدید بھی نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں عورت ہمیشہ کے لیے اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پر حرام ہو چکی ہے، یہ میاں بیوی نہیں بن سکتے، ہاں اگر بیوی دوسری جگہ نکاح کرے اور اس کا شوہر اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا وفات پا جائے، تو اب وہ عورت عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾(البقرة: ۲۳۰)

''اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس عورت کو اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے دے اور عدت ختم ہو جانے تک رجوع نہ کرے، عورت کسی اور سے شادی کر لے اور وہ فوت ہو جائے یا طلاق دے دے، پھر پہلے خاوند سے نکاح کر لے، تو یہ عورت پہلے خاوند کے پاس بقیہ طلاق کی بنا پر رشتۂ ازدواج قائم رکھ سکتی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مؤطأ الإمام مالك : 586/2، وسندہٗ صحیحٌ)

سوال: شوہر نے لکھا کہ ''ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں۔''، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک طلاق رجعی ہو گئی۔

سوال: ایک طلاق دی، کیا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: طلاق رجعی یعنی پہلی یا دوسری طلاق کے بعد اگر بیوی عدت میں ہے، تو رجوع ہو سکتا ہے، نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر عدت ختم ہو جائے، تو نئے نکاح سے رشتۂ ازدواج قائم ہو سکتا ہے۔

سوال: طلاق رجعی میں ''رجوع کرتا ہوں۔'' کہنے سے رجوع ہو جائے گا یا ہم بستر ہونا ضروری ہے؟

جواب: دونوں طرح رجوع ہو جائے گا۔

سوال: طلاق رجعی کے بعد بوسہ و کنار سے رجوع ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: رجوع ہو جائے گا۔

سوال: کیا عدت میں رجوع کرنا جائز ہے؟

جواب: بالکل جائز ہے۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(البقرۃ : ۲۲۹)

''طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔ اس میں یا تو اچھے طریقے سے رجوع کر لیا جائے یا حق تلفی کیے بغیر رخصت کر دیا جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کی بابت پوچھا گیا، جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے جماع کر لیتا ہے اور طلاق و رجوع پر کسی کو گواہ نہیں بناتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فتوی دیا کہ آپ نے طلاق و رجوع میں سنت کی مخالفت کی ہے۔ لہٰذا طلاق و رجوع پر گواہ بنائیں اور آئندہ ایسا مت کریں۔''

(سنن أبي داؤد : ٢١٨٦، سنن ابن ماجه : ٢٠٢٥، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی، بعد میں رجوع کر لیا۔''

(سنن أبي داؤد : ٢٢٨٣، السّنن الكبرىٰ للنّسائي : ٥٧٢٣، سنن ابن ماجه : ٢٠١٦، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: کیا طلاق بائن کے بعد رجوع ہو سکتا ہے؟

جواب: طلاق بائن کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا۔

سوال: ایک شخص کی دو بیویاں تھیں، دونوں باہم جھگڑ رہی تھیں، تو شوہر نے ایک کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تو خاموش نہیں ہوئی، تو تجھے طلاق ہے، پھر وہ بیوی دو تین مرتبہ بولی، تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

جواب: ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔

سوال: بیوی کو طلاق دی، پھر مذاق میں کہا کہ میں رجوع کرتا ہوں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مذاق میں رجوع کرنے سے رجوع ہو جاتا ہے، اس میں نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

”تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔“

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن غریب“، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : 210/3)

سوال: ایک شخص نے حاملہ کو طلاق رجعی دی، سات دن بعد بچہ پیدا ہوا، کیا اب وہ رجوع کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حاملہ کو طلاق ہو یا اس کا شوہر فوت ہو، ہر صورت اس کی عدت وضع حمل ہے، خواہ اگلے ہی لمحے بچہ پیدا ہو جائے، لہٰذا مذکورہ صورت میں خاوند کو رجوع کا حق حاصل نہیں، کیونکہ بیوی کی عدت ختم ہو چکی ہے، اب چونکہ اس نے طلاق رجعی دی تھی، لہٰذا اب وہ نکاح جدید سے رشتۂ ازدواج قائم کرسکتے ہیں۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : 4)

”وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے نا امید ہو چکی ہیں، ان کو اگر ماہواری کے خون بارے شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔“

سوال: اگر کوئی شخص بیوی کو اپنے عقد سے الگ کرنا چاہتا ہے، تو وہ کیا کرے؟

جواب: اسے چاہیے کہ طلاق سنی کے ذریعے بیوی کو الگ کردے۔ طلاق سنی یہ ہے کہ عورت کو اس طہر کے دوران، جس میں اس کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم نہ کیے گئے ہوں، ایک رجعی طلاق دے دی جائے اور عدت مکمل ہونے تک دوسری یا تیسری طلاق نہ دی جائے۔ طلاق سنی کا یہ فائدہ ہے کہ عدت تک شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے اور اسے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کا پورا موقع میسر آتا ہے۔

سوال: بیوی میکے میں ہے، شوہر نے کہا کہ اگر وہ آج رات میرے گھر واپس نہ آئی، تو اسے طلاق ہے، پھر وہ رات کو واپس نہ آئی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، چونکہ شرط پوری ہوگئی، لہٰذا رجعی طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: نشہ کی حالت میں طلاق دی، تو ہوش کے بعد رجوع کرلیا، کیا حکم ہے؟

جواب: نشہ میں اگر اتنی مدہوشی ہے کہ نشی اپنے قول وفعل کو سمجھ نہیں پا رہا، تو اس حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی اور افاقہ کے بعد رجوع کی ضرورت نہیں اور اگر مدہوشی اتنی زیادہ نہیں، بلکہ نشی اپنے قول وفعل کو سمجھ رہا تھا، تو یہ طلاق واقع ہوگئی اور نشہ کے بعد جب رجوع کرلیا، تو رجوع ہوگیا۔

سوال: رجعی طلاق کے بعد اگر عدت گزر جائے، تو کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: رجعی طلاق کے بعد عدت گزر جائے، تو رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے، البتہ اگر میاں بیوی راضی ہیں، تو نئے نکاح سے رشتہ ازدواج قائم کر سکتے ہیں۔

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

''رجعی طلاق یہ ہے، جس میں خاوند یا تو اپنی بیوی کو عدت کے اختتام تک چھوڑے رکھے۔ عدت کے بعد عورت آزاد ہے۔ خاوند دوبارہ بسانا چاہے، تو عورت کی رضا مندی، ولی کی اجازت اور نئے حق مہر کے ساتھ اسے بیوی بنا سکتا ہے، یا پھر (عدت کے دوران) گواہ بنا کر رجوع کر لے، تو وہ اس کی بیوی رہے گی، بیوی (اس رجوع پر) راضی ہو، یا نہ ہو۔ اس میں کسی ولی یا نئے حق مہر کی ضرورت نہیں، بس گواہی کافی ہے۔ عدت ختم ہونے یا رجوع سے پہلے خاوند یا بیوی فوت ہو جائے، تو دوسرا وارث بنے گا۔ اس میں ائمہ کا کوئی اختلاف نہیں۔''

(المحلّٰی بالآثار : ۴۸٤/۹)

سوال: کیا طلاق رجعی کی عدت میں بیوی کا سکنی شوہر کے ذمہ ہے؟

جواب: طلاق رجعی کی عدت میں بیوی کا نان ونفقہ اور رہائش شوہر کے ذمہ ہے۔

❁ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ .

''رجعی طلاق میں ہی عورت کے لیے نفقہ وسکنی ہے۔''

(سنن النّسائي : ۳٤۰۳، وسندهٗ صحيحٌ)

اس پر مسلمانوں کا اجماع واتفاق ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۶ھ) لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُعْتَدَّةِ الرَّجْعِيَّةِ أَنَّهَا تَسْتَحِقُّ النَّفَقَةَ، وَالسُّكْنٰى عَلٰى زَوْجِهَا.

''اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ طلاقِ رجعی کی عدت گزارنے والی عورت کا نفقہ وسکنی خاوند کے ذمہ ہے۔'' (شرح السُّنّة : ۹/۳۰۲)

سوال: طلاق کی عدت گزرنے کے بعد بیوی کو اپنے گھر رکھنا کیسا ہے؟

جواب: طلاق کی عدت گزر جائے، تو بیوی عقد سے نکل جاتی ہے، اسے اپنے گھر رکھنا جائز نہیں، اس سے ازدواج قائم کرنا زنا ہے، نیز اس سے پیدا ہونے والی اولاد بھی ناجائز وحرام ہوگی۔

سوال: شوہر نے بیوی کو کہا کہ ''میں نے تجھے طلاق دی، تو میری ماں کی طرح ہے۔'' کیا طلاق ہوئی؟

جواب: ''میں نے تجھے طلاق دی۔'' کہنے سے ایک رجعی طلاق واقع ہوگئی، ''تو میری ماں کی طرح ہے۔'' لغو کلام ہے، اس سے طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: شوہر نے بیوی کو لکھا کہ ''تجھے طلاق شرعی دی۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک رجعی طلاق واقع ہوگئی، شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہے۔

سوال: طلاق کے بعد میاں بیوی ایک ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: طلاق رجعی ہے، تو اس کے بعد عدت ختم ہونے تک میاں بیوی ایک ساتھ رہ سکتے ہیں، اس طرح رجوع کے امکان زیادہ ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا، فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾(الطّلاق : ١ـ٢)

”اے نبی! (لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو، تو عدت (طہر کے آغاز) میں طلاق دو اور عدت کو شمار کرلو، اپنے رب اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، (طلاق کے بعد) تم اپنی بیویوں کو گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ خود ہی گھروں سے نکلیں، البتہ اگر وہ واضح برائی کا ارتکاب کریں (تو انہیں نکالا جا سکتا ہے۔) یہ حدود اللہ ہیں، جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا، وہ اپنے نفس پر ظلم ڈھائے گا، کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نیا حکم بیان کردے۔ پس جب وہ اپنی عدت کے قریب پہنچ جائیں، تو (رجوع کرکے) انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا دستور کے مطابق فارغ کردو۔“

سوال: لونڈی کی عدت طلاق کیا ہے؟

جواب: لونڈی کی عدت آزاد عورت سے مختلف ہے۔

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عِدَّةُ الْأَمَةِ إِذَا لَمْ تَحِضْ شَهْرَيْنِ، وَإِذَا حَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”لونڈی کو حیض نہ آتا ہو، تو عدت دو ماہ ہے، آتا ہو، تو دو حیض۔“

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : 425/7، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

عِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ، وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

”آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔“

(المؤطّأ للإمام مالك : 574/2، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: اگر کسی کو تیسری طلاق یاد نہ ہو، تو کیا رجوع درست ہے؟

جواب: اگر یہ یقین نہ ہو کہ تیسری طلاق تھی یا دوسری، تو وہ دوسری رجعی طلاق ہی سمجھے گا اور اس صورت میں عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے، کیونکہ تیسری طلاق کا ہونا شک ہے اور دوسری طلاق کا ہونا یقینی ہے، لہٰذا شک کو چھوڑ دے اور یقین پر بنیاد رکھے، جیسا کہ نماز میں شک ہو جائے، تو اس بارے میں حکم ہے:

❁ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب کسی کو نماز میں شک پڑ جائے کہ اس نے تین رکعتیں ادا کی ہیں یا چار تو اسے چاہیے کہ شک ختم کرے، یقین پر بنیاد ڈالے......۔“

(صحيح مسلم :571)

لہٰذا دوسری طلاق سمجھے گا اور عدت میں رجوع کر سکتا ہے، کیونکہ یہی یقین ہے۔

سوال: شوہر سے نباہ مشکل ہو اور وہ طلاق بھی نہ دے رہا ہو، تو کیا خلع کرنا بہتر ہے؟

جواب: اگر عورت محسوس کرے کہ کوشش کے باوجود اس کا شوہر سے نباہ مشکل ہے، صلح صفائی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور شوہر طلاق بھی نہیں دیتا، تو وہ خلع کے ذریعے اپنے ولی کا کیا گیا نکاح فسخ کرا سکتی ہے، اس کے لیے یہی بہتر ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: میں ثابت کے دین اور اخلاق پر کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن اسلام میں کفر کرنے (شوہر کی نافرمانی) سے ڈرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ ان کا باغ واپس کر دیں گی؟ کہا: جی ہاں!، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا: ان (ثابت) کا باغ انہیں لوٹا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان جدائی کر دی۔“

(صحيح البخاري: 5276)

سوال: کیا شوہر کی مرضی کے خلاف خلع ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہو سکتا ہے۔

سوال: میاں بیوی ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے، دونوں اکھٹے بھی نہیں رہنا چاہتے، مگر شوہر طلاق دیتا ہے، نہ عورت خلع لیتی ہے، کیا بغیر خلع یا طلاق کے عورت دوسری جگہ شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح صحیح ہو، تو جب تک طلاق نہ دی جائے یا خلع سے نکاح فسخ نہ کیا جائے، تب تک عورت دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی، یہ منکوحہ شمار ہوگی اور منکوحہ کا غیر مرد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...... وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النّساء: ٢٤)

”......اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔“

سوال: کیا نابالغ عورت خلع کرا سکتی ہے یا نہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جواب): نابالغ عورت خلع نہیں کرا سکتی، البتہ بلوغت کے بعد اسے خیار بلوغ حاصل ہوگا، جس سے وہ اپنے ولی کے کیے گئے نکاح کو قائم رکھنے یا فسخ کرنے کی مختار ہوگی۔

(سوال): ولی کی اجازت کے بغیر خلع ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): خلع میں ولی کی رضامندی ضروری نہیں۔

(سوال): کیا ولی خلع کرا سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): عورت راضی ہو، تو ولی خلع کرا سکتا ہے، عورت کی رضامندی کے بغیر خلع نہیں۔

(سوال): مہر کے عوض خلع ہوا، کیا شوہر دیا گیا مہر واپس لے سکتا ہے؟

(جواب): خلع کی صورت میں شوہر حق مہر واپس لے سکتا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: میں ثابت کے دین اور اخلاق پر کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن اسلام میں کفر کرنے (شوہر کی نافرمانی) سے ڈرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ ان کا باغ واپس کر دیں گی؟ کہا: جی ہاں!، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا: ان (ثابت) کا باغ انہیں لوٹا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان جدائی کر دی۔“

(صحيح البخاري: 5276)

(سوال): ”چھوڑتا ہوں، جہاں دل چاہتا ہے، وہاں چلی جا۔“ کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی یا طلاق بائن؟

(جواب): مذکورہ کلام طلاق کے لیے صریح ہے، اس سے ایک رجعی طلاق واقع ہوئی۔

(سوال): اگر بیوی شوہر سے علیحدگی چاہے، تو کیا کیا جائے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر زوجین میں نباہ کی کوئی صورت باقی نہ رہے، تو شوہر کو چاہیے کہ جب اس کی بیوی حیض سے پاک ہو، تو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے، تا کہ دونوں کے لیے واپسی کے دروازے کھلے رہیں۔ اسے طلاق سنی کہتے ہیں۔

سوال: ایک شخص نے ایک عورت کو اس شرط پر پیسے دیے کہ وہ یہ رقم دے کر اپنے شوہر سے خلع کر لے اور خلع کے بعد اس کے ساتھ نکاح کر لے، تو عورت نے ایسا ہی کیا اور دوسرے مرد سے نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: قطع نظر اس کے کہ عورت کا یہ اقدام جائز ہے یا نہیں، صورت مذکورہ مسئولہ میں عورت کا خلع اور دوسرے مرد سے نکاح درست ہے۔

سوال: اگر طلاق کا رقعہ شوہر کی رضا مندی سے لکھا گیا ہو، تو کیا وہ اس رقعہ کی واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

جواب: اگر طلاق کا رقعہ شوہر کی رضا مندی سے لکھا گیا ہو، تو طلاق واقع ہو جائے گی، اب شوہر رقعہ واپس نہیں لے سکتا۔

سوال: کیا خلع یا طلاق کا ارادہ ظاہر کرنے سے اس کا وقوع ہو جاتا ہے؟

جواب: خلع یا طلاق کا ارادہ ظاہر کرنے سے وہ واقع نہیں ہوتے۔

سوال: خلع کا معاملہ زیر بحث تھا کہ فیصلہ ہونے سے پہلے میاں بیوی صلح کے لیے راضی ہو گئے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خلع کا فیصلہ ہونے سے پہلے میاں بیوی راضی ہو جائیں، تو یہ بہت اچھا ہے، اس طرح خلع نہیں ہوتا، ان کا نکاح قائم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر نے روپیہ لے کر اپنی بیوی کے متعلق کہا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں، خلع ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ خلع نہیں، البتہ شوہر کی ان الفاظ سے مراد طلاق تھی، تو طلاق ہو جائے گی۔

سوال: خلع لکھنے سے ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہو جاتا ہے۔

سوال: خلع طلاق بائن ہے یا فسخ نکاح؟

جواب: خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

”ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں خلع لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔“

(سنن أبي داوٗد: 2229، سنن الترمذي: 1185، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”حسن غریب“ قرار دیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”یہ حدیث دلیل ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ﴾(البقرة : 228)

”طلاق یافتہ عورتیں تین حیض نکاح سے رکی رہیں۔“ اگر خلعہ لینے والی طلاق یافتہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک حیض پر اکتفا نہ کرتے۔“

(معالم السنن : 256/3)

❀ علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنْ كَانَ ثَابِتًا؛ فَهُوَ حُجَّةٌ لِّمَنْ قَالَ : الْخُلْعُ لَيْسَ بِطَلَاقٍ، لِّأَنَّهُ لَوْ كَانَ طَلَاقًا لَّمْ يُعْتَدَّ فِيهِ بِحَيْضَةٍ .

”یہ حدیث ثابت ہو تو خلع کو فسخ نکاح کہنے والے کی دلیل ہے، کیونکہ اگر یہ طلاق ہوتا، تو عدت ایک حیض نہ ہوتی۔“

(تنقيح التحقيق : 416/4)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْخُلْعَ لَيْسَ بِطَلَاقٍ .

”یہ دلیل ہے کہ خلع طلاق نہیں۔“

(الدراية في تخريج أحاديث الهداية : 75/2)

سوال: زوجہ میکے میں ناراض ہے، شوہر یہ جھوٹ بول کر بیوی کو اپنے گھر واپس لے آیا کہ میری ماں فوت ہو چکی ہے، جبکہ فوت نہیں ہوئی تھی، کیا اس جھوٹ کی بنا پر عورت خلع کا مطالبہ کرنے کی مجاز ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جواب): عورت کو اپنے گھر لانے کا شوہر کو شرعاً و قانوناً حق ہے، اسے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں، اس پر وہ گناہ گار رہوا، اس پر توبہ واستغفار لازم ہے، مگر صرف اس جھوٹ کو عذر بنا پر عورت کے لیے خلع کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔

(سوال): شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کی ڈگری جاری کی جا سکتی ہے؟

(جواب): شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کی ڈگری جاری ہو سکتی ہے، البتہ بیوی کی مرضی یا اجازت کے بغیر خلع نہیں ہو سکتا۔

(سوال): خلع کی عدت کتنی ہے؟

(جواب): عورت نکاح سے نکلنا چاہے اور پنچائیت یا عدالت حق مہر واپس دلوا کر نکاح ختم کرا دے، تو اسے خلع کہتے ہیں۔

خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں، لہٰذا خلع والی عورت کی عدت وہ نہیں جو مطلقہ عورت کی ہوتی ہے۔ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

❁ امام ابو جعفر نحاس (م: 338ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصِّحَابَةِ خِلَافُهُ .

''کسی صحابی سے بھی اس کے خلاف ثابت نہیں۔''

(الناسخ والمنسوخ، ص: 229، زاد المعاد لابن القيّم: 594/5)

❁ سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی جمیلہ بنت عبداللہ بن اُبَی کو مارا اور ان کا ہاتھ توڑ دیا۔ ان کا بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت لے کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف ایک آدمی بھیجا اور اسے فرمایا:

خُذِ الَّذِي لَهَا عَلَيْكَ، وَخَلِّ سَبِيلَهَا .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”حق مہر لے لیں اور اس کا راستہ جدا کر دیں۔“

اس کے بعد:

فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضَةً وَّاحِدَةً، فَتَلْحَق بِأَهْلِهَا .

”رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ایک حیض انتظار کریں، پھر گھر والوں کے پاس چلی جائیں۔“

(سنن النسائي : 3497، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدہ ربیع بنتِ معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اِخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِي، ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ، فَسَأَلْتُ : مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ ؟ فَقَالَ : لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِكِ، فَتَمْكُثِينَ عِنْدَهٗ حَتّٰى تَحِيضِينَ حَيْضَةً، قَالَتْ : وَإِنَّمَا تَبعَ فِي ذٰلِكَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ، وَكَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ .

”میں نے اپنے خاوند سے خلع لے لیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: مجھ پر کتنی عدت ہے؟ فرمایا: کوئی عدت نہیں، ہاں خاوند سے قریب قریب کوئی تعلق قائم ہوا ہے تو اس کے پاس ایک حیض گزاریں۔ (سیدہ ربیع کہتی ہیں:) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ نبی کریم ﷺ کے اس فیصلے کے موافق تھا جو آپ نے مریم مغالیہ کے بارے میں فرمایا تھا۔ وہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر ان سے خلع لے لیا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(سنن ابن ماجه : 2058، سنن النسائي :3528، المعجم الكبير للطبراني : 265/24، 266، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں۔

إِنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

''انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں خلع لیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک حیض عدت گزاریں۔''

(سنن الترمذي : 1185، وسندهٗ صحيحٌ، وصحّحه ابن الجارود : 763)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُ الرُّبَيِّعِ الصَّحِيحُ أَنَّهَا أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

''ربیع رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

''ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں خلع لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔''

(سنن أبي داوٗد : 2229، سنن الترمذي : 1185، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن غریب'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۞ حافظ خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”یہ حدیث دلیل ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ﴾(البقرة 2 : 228)”طلاق یافتہ عورتیں تین حیض نکاح سے رکی رہیں۔“اگر خلعہ لینے والی طلاق یافتہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک حیض پر اکتفا نہ کرتے۔“

(معالم السنن : 256/3)

۞ علامہ ابن عبد الہادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنْ كَانَ ثَابِتًا؛ فَهُوَ حُجَّةٌ لِّمَنْ قَالَ : الْخُلْعُ لَيْسَ بِطَلَاقٍ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ طَلَاقًا لَّمْ يُعْتَدَّ فِيهِ بِحَيْضَةٍ .

”یہ حدیث ثابت ہو تو خلع کو فسخ نکاح کہنے والے کی دلیل ہے، کیونکہ اگر یہ طلاق ہوتا، تو عدت ایک حیض نہ ہوتی۔“

(تنقيح التحقيق : 416/4)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْخُلْعَ لَيْسَ بِطَلَاقٍ .

”یہ دلیل ہے کہ خلع طلاق نہیں۔“

(الدراية في تخريج أحاديث الهداية : 75/2)

۞ علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”شاید جو اس حدیث کو تسلیم نہیں کرتا، وہ کہے کہ عدت میں تین حیض پورا کرنا واجب ہے، خبر واحد کے ذریعے اس نص کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔۔۔ یہ حدیث

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

دلیل ہے کہ خلع طلاق نہیں۔ اسے طلاق مان لیا جائے، تو یہ نص مخصوص ہے اور اس کی تخصیص جائز ہے۔“

(حاشية السندي على سنن ابن ماجه :634/1)

ملاحظہ:

❁ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اِقْبَلِ الْحَدِيقَةَ، وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً.

”حق مہر والا باغ قبول کریں اور اس کا راستہ جدا کر دیں۔“

(صحيح البخاري : 5273)

حدیث کا معنی ومفہوم دوسری احادیث سے متعین ہوتا ہے، اسی باب کی دوسری حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

خُذِ الَّذِي لَهَا عَلَيْكَ، وَخَلِّ سَبِيلَهَا.

”حق مہر واپس لے لیں اور اس کا راستہ جدا کر دیں۔“

(سنن النسائي : 3497، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ.

”خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے۔“

(مؤطأ الإمام مالك برواية القعنبي : 565/2، سنن أبي داؤد : 223، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ : تَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ، حَتّٰى قَالَ هٰذَا عُثْمَانُ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَكَانَ يُفْتِي بِهٖ وَيَقُولُ : خَيْرُنَا وَأَعْلَمُنَا .

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خلع کی عدت تین حیض شمار کرتے تھے، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک حیض کا فتوی دیا تو آپ رضی اللہ عنہما بھی ایک حیض کا فتوی دینے لگے، آپ فرماتے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر اور ہم سے بڑے عالم ہیں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 114/5، وسندہٗ صحیحٌ)

تنبیہ:

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ : إِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ؛ ثَلَاثُ حِيَضٍ .

”صحابہ کرام اور دیگر اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت مطلقہ عورت کی طرح تین حیض ہے۔“ (سنن الترمذي، تحت الحديث : 1185)

یہ امام صاحب رحمہ اللہ کا تسامح ہے، کسی صحابی سے ثابت نہیں کہ انہوں نے خلع والی عورت کی عدت تین حیض قرار دی ہو۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رجوع ثابت ہے۔

❀ اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلٰى هٰذَا؛ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ .

”ایک حیض والا مذہب قوی ہے۔“

(سنن الترمذي، تحت الحديث : 1185)

اعتراض نمبر ①:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ بعض لوگ کہتے ہیں:

”جمہور کے نزدیک حدیثِ باب میں حیضۃ سے مراد جنس حیض ہے۔ اس پر بعض ان روایات سے اشکال ہوتا ہے، جن میں حیضۃ کے ساتھ واحدۃ کی قید مصرح ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ راوی کا تصرف ہے۔ دراصل اس حیضۃ میں ۃ تاءِ وحدت نہیں، بلکہ بیانِ جنس کے لئے ۃ لائی گئی ہے۔“
(درسِ ترمذی از تقی عثمانی: 496/2)

جواب:

یہ منکرین حدیث کی روش ہے کہ جو حدیث اپنے موقف کے خلاف دیکھی، اسے راوی کا تصرف کہہ کر حدیث کو مطعون و مشکوک بنا دیا۔

حیضۃٌ، یَحِیضُ کا مصدر ہے، اصل میں حیضٌ تھا، اس میں ۃ وحدت کی ہے۔ ثلاثی مجرد کا مصدر فَعْلَۃٌ کے وزن پر آئے، تو وحدت کا فائدہ دیتا ہے۔ ثلاثی مجرد کا مصدر یا تو ۃ سے خالی ہوتا ہے یا ۃ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے، جیسے رحمۃٌ ہے۔ اگر ۃ سے خالی ہو اور اس سے وحدت مراد لینی ہو تو ۃ لائی جاتی ہے اور اگر پہلے سے ۃ کے ساتھ مستعمل ہو، تو وحدت مراد لینے کے لئے واحدۃ کی قید بڑھائی جاتی ہے، جیسے رَحِمْتُہٗ رَحْمَۃً وَّاحِدَۃً.

بالفرض ان کی بات تسلیم کر لی جائے کہ حیضۃٌ میں ۃ جنس کے لئے اور جنس واحد، تثنیہ اور جمع کو شامل ہوتی ہے تو ہم روایت کے لفظ واحدۃ کے ساتھ جنس سے وحدت مراد لے لیں گے، کیونکہ واحد بھی جنس کے افراد میں سے ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا یہی فتویٰ ہے کہ خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ سیدنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اپنے فتویٰ سے رجوع کرلیا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا فتویٰ قبول فرمایا۔ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ اسے قوی مذہب قرار دیتے ہیں۔ اس کے باوجود بعض لوگ حدیث میں واحدۃ کے لفظ کو راوی کا تصرف کہتے ہیں۔ کیا موصوف سے پہلے کسی نے یہ اعتراض کیا؟

اعتراض نمبر ②:

❁ لکھتے ہیں:

"نیز یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ روایت جو خبر واحد ہے، نص قرآنی: ﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾(البقرۃ 2 : 228) کا معارضہ نہیں کرسکتی۔"

(درسِ ترمذی:3/496)

جواب:

① منکرین حدیث یہی ہتھیار صدیوں سے حدیثِ نبوی ردّ کرنے کے لئے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔

آیتِ کریمہ کا حکم عام ہے، جس طرح نصِ قرآن سے حاملہ کی عدت اس عموم سے مستثنیٰ ہے، اسی طرح نص حدیث سے خلع والی کی عدت بھی اس عموم سے مستثنیٰ ہے۔

② یہ آیت عام مخصوص منہ البعض ہے۔ خود انہی لوگوں کے نزدیک عام مخصوص منہ البعض کی تخصیص خبر واحد سے بالاتفاق جائز ہے، کیونکہ ان کے نزدیک عام مخصوص منہ البعض ظنی ہے اور خبر واحد بھی ظنی ہے، لہٰذا ظنی کی تخصیص ظنی سے ان کے نزدیک بلا اختلاف جائز ہے۔

③ اس آیت کا تعلق طلاق سے ہے، جبکہ حدیث خلع کے متعلق ہے اور خلع طلاق نہیں بلکہ فسخ نکاح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصۃ التحقیق:

خلع کی عدت ایک حیض ہے، کیونکہ خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔

تنبیہ:

خلع کے بعد سابقہ شوہر سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتی ہوتو کوئی عدت نہیں۔فوراً نکاح کرسکتی ہے، کیونکہ عدت استبراءِ رحم کے لیے ہوتی ہے۔

سوال: کیا پنچائیت کے ذریعے خلع درست ہے؟

جواب: پنچائیت کے ذریعے خلع درست ہے، مگر ریاست کو باخبر کرنا ضروری ہے، کیونکہ نکاح کا اندراج سرکاری ریکارڈ میں موجود ہے۔

سوال: ایلاء کیا ہے؟

جواب: شوہر قسم اٹھائے کہ میں اپنی بیوی کے قریب نہیں آؤں گا، اسے ایلاء کہتے ہیں۔ایلاء زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک کے لیے کیا جاسکتا ہے، اس کے بعد بیوی کے قریب جانا یا اس کو طلاق دینا ضروری ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاؤُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ، وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

(البقرة : ٢٢٦ـ٢٢٧)

”جو لوگ اپنی بیویوں سے ایلا کریں، وہ (زیادہ سے زیادہ) چار ماہ تک علیحدہ رہ سکتے ہیں، پھر اگر وہ (اپنی بیویوں کے پاس) واپس لوٹ آئیں، تو اللہ تعالیٰ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خوب بخشنے والا اور بے حد رحم والا ہے اور اگر وہ طلاق کا پختہ ارادہ کر لیں، تو اللہ تعالیٰ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

سوال: اگر شوہر قسم اٹھائے کہ چار ماہ تک بیوی کے قریب نہیں جاؤں گا، تو اس سے کون سی طلاق واقع ہوگی؟

جواب: یہ صورت ایلا کی ہے، اس سے طلاق نہیں ہوتی۔ مذکورہ صورت میں اگر آدمی چار ماہ بعد بیوی کے پاس چلا جائے، تو اس پر کوئی حرج نہیں، البتہ اگر چار ماہ کے بعد بھی بیوی کے پاس نہ جائے، تو اسے بیوی کو اختیار کرنے یا طلاق دینے کا حکم ہے۔ البتہ اگر وہ چار ماہ سے پہلے بیوی کے پاس چلا جائے، تو اس پر قسم کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال: اگر شوہر نے بیوی پر زنا کی تہمت لگائی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر نے بیوی پر تہمت زنا لگائی ہے اور بیوی اقرار نہ کرے، تو شوہر پر لازم ہے کہ چار عینی معتبر گواہ لے کر آئے، اگر گواہ لے آئے، تو درست، ورنہ میاں بیوی کے مابین لعان کا حکم نافذ ہوگا۔ لعان کے احکام کے لیے مندرجہ ذیل روایات کا مطالعہ فرمائیں:

❁ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں مجھ سے دو لعان کرنے والوں (خاوند، بیوی) کے متعلق پوچھا گیا: کیا ان کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی؟ مجھے علم نہیں تھا کہ میں کیا جواب دوں، چنانچہ میں اپنے گھر سے اٹھا اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر چلا گیا، میں نے پوچھا: ابو عبدالرحمٰن! کیا دو لعان کرنے والوں (خاوند بیوی) کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! جی ہاں! سب سے پہلے اس بارے میں فلاں بن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فلاں نے پوچھا تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھ لے (تو کیا کرے)؟ اگر بات کرتا ہے، تو بہت بڑی بات ہے، اگر چپ کرتا ہے، تو پھر بھی ایسے ہی ہے۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، اگلے دن وہ آدمی آ کر کہنے لگا: جو بات میں نے آپ سے پوچھی تھی، میں اس میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیت اتاری: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ .... وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ (النور : 6-9) (جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں ......الخ) آپ نے (لعان) مرد سے شروع کیا اسے وعظ و نصیحت کی اور بتایا کہ دنیا کی سزا آخرت کے مقابلے میں ہلکی ہے۔ اس (مرد) نے کہا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے جھوٹ نہیں کہا۔ پھر آپ عورت کی طرف متوجہ ہوئے، اسے وعظ و نصیحت کی اور بتایا کہ دنیا کی سزا آخرت کے مقابلے میں ہلکی ہے۔ اس (عورت) نے کہا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! یہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ مرد سے شروع ہوئے اور اس نے اللہ کے نام کی چار گواہیاں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں گواہی یہ دی کہ اگر وہ جھوٹا ہے، تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس نے اللہ کے نام کی چار گواہیاں دیں کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں گواہی یہ دی کہ اگر وہ سچا ہے، تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ پھر آپ نے ان کو الگ الگ کر دیا۔''

(صحیح مسلم : 1493، المنتقی لابن الجارود : 753)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی کو جدا جدا کر دیا اور انہیں فرمایا: آپ کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے، آپ میں ایک تو جھوٹا ہے، اب آپ کو بیوی پر کوئی اختیار نہیں۔ اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! میرا مال (مہر تو واپس دلوا دیں) فرمایا: ان کے ذمہ آپ کا کوئی مال نہیں ہے، اگر آپ سچے ہیں، تو وہ مال ان کی شرمگاہ کے بدلے میں گیا، جو آپ نے حلال کی ہے اور اگر آپ جھوٹے ہیں، تو وہ مال (مانگنا) آپ کے شایان شان نہیں ہے۔“

(صحيح البخاري: 5312، صحيح مسلم: 1493، المنتقى لابن الجارود: 753)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ایک آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کا انکار کیا (کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا اور بچہ عورت کو دے دیا۔“

(صحيح البخاري: 5315، صحيح مسلم: 1497)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهِ، وَكَانَتْ حُبْلٰى.

”رسول اللہ ﷺ نے (عویمر) عجلانی اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور وہ حاملہ تھیں۔“

(صحيح البخاري: 6855، صحيح مسلم: 1497)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''عویمر رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے حدیث کا کچھ حصہ ذکر کیا، کہتے ہیں: انہوں (عویمر) نے اپنی بیوی سے لعان کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر (اب) آپ نے اسے اپنے نکاح میں رکھا، تو اس پر ظلم ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اسے طلاق دے دی، اس کے بعد ہر لعان کرنے والے کے لیے یہی دستور رائج ہوگیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھیں اگر اس (عورت) نے کالے رنگ والا، شدید کالی آنکھوں والا، بھاری کولھوں والا اور موٹی موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنا، تو میں عویمر کو سچا سمجھوں گا، اگر اس نے سرخ رنگ اور بدصورت (پست قد) بچہ جنا، تو میں عویمر کو جھوٹا سمجھوں گا۔ راوی کہتے ہیں: اس نے ان اوصاف پر مشتمل بچہ جنا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق میں بیان کیے تھے۔ بعد میں اس (بچے) کو ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔''

(صحيح البخاري: 4745، صحيح مسلم: 1492، المنتقى لابن الجارود: 756)

سوال: صرف ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کرتے دیکھا، کیا زنا ثابت ہوا؟

جواب: زنا کے ثبوت کے لیے چار عینی گواہ ضروری ہیں، اس سے ایک بھی گواہ کم ہوا، تو زنا کا حکم ثابت نہ ہوگا۔ البتہ تہمت لگانے والوں کو حد قذف میں اَسی کوڑے لگائے جائیں گے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾(النّور : ٤)

”جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر چار گواہ بھی نہیں لے کر آتے، تو انہیں اَسی کوڑے (حد قذف میں) لگاؤ اور آئندہ ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو، یہ فاسق لوگ ہیں۔“

سوال: کیا لعان قاضی کرائے گا یا میاں بیوی آپس میں بھی کر سکتے ہیں؟

جواب: میاں بیوی آپس میں لعان نہیں کر سکتے، بلکہ یہ قاضی کا کام ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور دو گواہ پیش کیے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک چار عینی گواہ نہیں مل جاتے، زنا ثابت نہیں ہوگا۔

سوال: اگر میاں بیوی لعان نہ کرانا چاہیں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر بیوی کو زنا کرتے دیکھے اور اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں، تو یا وہ لعان کے ذریعے اس سے جدا ہو جائے گا یا دیوث بن کر اس کو اپنے عقد میں رکھے گا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ .

”تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا: ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔“

(مسند الإمام أحمد : 6180، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: تہمت لگانے کی سزا کیا ہے؟

جواب: جس نے زنا کی تہمت لگائی، پھر چار گواہ نہ لا سکا، تو تہمت لگانے کے جرم میں اسے حد قذف لگے گی، جو کہ اَسی (۸۰) کوڑے ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾(النّور: ٤)

”جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر چار گواہ بھی نہیں لے کر آتے، تو انہیں اَسی کوڑے (حد قذف میں) لگاؤ اور آئندہ ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو، یہ فاسق لوگ ہیں۔“

سوال: اگر کوئی شخص طلاق کی نیت سے اپنی بیوی کو کہے کہ ”تو میری بہن کی طرح ہے۔“ تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کی نیت سے یہ الفاظ بولے جائیں، تو ایک طلاق رجعی ہو جائے گی۔

سوال: شوہر بیوی کو ”ماتحت“ کہنا چاہتا تھا، مگر غلطی سے نکلا کہ ”میری ماں“ تو کیا طلاق یا ظہار ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی جان بوجھ کر بھی ”میری ماں“ کہہ دے، تو بغیر نیت طلاق کے طلاق نہ ہوگی اور نہ ہی ظہار ہوگا۔

سوال: اگر کوئی غصہ میں طلاق کی نیت سے کہے کہ ”تو میری بیٹی کی مثل ہے۔“ تو کیا طلاق ہوگی یا نہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: ”تو میری بیٹی کی مثل ہے۔“ کے الفاظ طلاق کی نیت سے کہے جائیں، تو ایک طلاق رجعی واقع ہو جائے گی۔

سوال: شوہر نے کہا کہ ”اگر تیرے ساتھ ہم بستر ہوں، تو ماں کے ساتھ ہوں۔“ کیا طلاق واقع ہوئی؟

جواب: ان الفاظ سے اگر طلاق کی نیت نہ تھی، تو طلاق واقع نہ ہوگی، نہ ظہار ہوگا۔

سوال: کیا ”اگر تجھ سے بولوں، تو اپنی بہن سے بولوں۔“ کہنے سے طلاق ہوئی؟

جواب: طلاق نہیں ہوئی۔

سوال: ”تجھ سے جماع کروں، تو اپنی ماں سے کروں۔“ کہنے سے ظہار ہوا؟

جواب: ان الفاظ سے طلاق یا ظہار نہیں ہوا۔

سوال: بیوی کو بہن کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ لغو کلمہ ہے، اس سے نکاح میں فرق نہیں پڑتا۔ یہ ظہار نہیں ہے۔

سوال: ظہار کیا ہے؟

جواب: اپنی ماں، بہن، بیٹی یا کسی بھی محرم عورت کی پیٹھ وغیرہ کی طرح اپنی بیوی کا عضو قرار دینا، ظہار ہے۔ اس پر کفارہ ہے۔ کفارہ کی ادائیگی تک شوہر اپنی بیوی کے قریب نہیں آسکتا۔ اگر ظہار کو ”ان شاء اللہ“ کے ساتھ معلق کر دے، تو ظہار واقع نہیں ہوگا۔

سوال: اگر کوئی شخص ظہار کا کفارہ ادا کیے بغیر بیوی سے جماع کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ شخص گناہ گار ہے، اس پر توبہ و استغفار لازم ہے، اسے چاہیے کہ پہلے ظہار کا کفارہ ادا کرے، پھر بیوی کے قریب جائے۔

سوال: بیوی کو بہن کے برابر کہنے سے ظہار ہوتا ہے یا نہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہ لغو بات ہے، اس سے ظہار یا طلاق کا حکم نہیں ہوتا۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا: ''مجھ پر تیری شرمگاہ اسی طرح حرام ہے، جس طرح میری بہن کی شرمگاہ حرام ہے۔'' کیا ظہار ہوا؟

جواب: ان الفاظ سے ظہار ثابت ہو چکا ہے، بغیر کفارہ ادا کیے، وہ اپنی بیوی کے پاس نہیں جا سکتا۔

سوال: نکاح سے پہلے کسی عورت سے ظہار کرنا کیسا ہے؟

جواب: نکاح سے پہلے نہ طلاق ہے اور نہ ظہار۔ کیونکہ جب عورت ملکیت میں ہی نہیں، تو ظہار کا کیا معنی؟

سوال: ایک شخص نے بیوی سے کہا ''میری دادی، باز آ جا۔'' کیا ظہار ہوا؟

جواب: ان الفاظ سے ظہار نہیں ہوا۔ ظہار میں بیوی کے کسی عضو کو کسی محرم عورت کے عضو سے تشبیہ دے کر حرام کیا جاتا ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی کی بدچلنی سے پریشان ہو کر کہا کہ ''اگر تجھ سے شادی کروں، تو اپنی بہن سے شادی کروں۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر کا کلام لغو ہے۔ اس سے طلاق ہوتی ہے، نہ ظہار۔

سوال: ''تجھ کو ہمشیرہ کے برابر سمجھوں گا۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہ طلاق ہوئی، نہ ظہار۔

سوال: بیوی نے شوہر سے کہا کہ ''تم میرے بھائی جیسے ہو۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ لغو کلام ہے، اس سے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''تیرے گھر گھسوں، تو اپنی ماں سے بدفعلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کروں۔'' کیا طلاق یا ظہار ہوا؟

(جواب): یہ لغو کلام ہے، ایسے کلام سے گریز کرنا چاہیے، البتہ اس سے طلاق یا ظہار کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔

(سوال): ظہار کا کفارہ کیا ہے؟

(جواب): ظہار کا کفارہ بالترتیب یہ ہے: ایک غلام آزاد کرے، اگر غلام میسر نہیں، تو دو ماہ لگاتار روزے رکھے، اگر روزوں کی استطاعت نہیں، تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دے۔ کفارہ کی ادائیگی تک حق زوجیت ادا نہیں کرے گا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّتَمَاسَّا ذٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّتَمَاسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا﴾(المجادلة : ٣-٤)

''جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر لیں، پھر اپنی بات سے رجوع کریں، تو (میاں بیوی کا) باہم ملنے سے پہلے (شوہر پر) ایک غلام آزاد کرنا ہے، یہ تمہارے لیے وعظ و نصیحت ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔ جسے غلام میسر نہ آئے، وہ باہم ملنے سے پہلے دو ماہ کے لگاتار روزے رکھ لے، جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو وہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دے۔''

❁❁❁❁❁❁❁

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۸)

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

سوال: جس سے نکاح ہوا، وہ نامرد تھا، کیا نکاح ہوا؟

جواب: نامرد سے نکاح کیا جائے، تو وہ صحیح ہے، عورت اس سے طلاق لیے بغیر دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: نابالغی میں ایک مرد سے نکاح ہو گیا، اب کیا کرے؟

جواب: بلوغت کے بعد خیار بلوغ حاصل ہو گا، عورت اور مرد دونوں کو حق حاصل ہے کہ وہ اس نکاح کو قائم رکھیں یا فسخ کر دیں۔

سوال: اگر نامرد سے نکاح ہو گیا اور عورت علیحدگی چاہتی ہے، تو کیا کرے؟

جواب: اگر نامرد کا علاج ممکن ہے، تو بیوی کو چاہیے کہ علاج تک صبر کرے، ورنہ شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے، وہ طلاق نہ دے، تو بیوی خلع سے نکاح فسخ کرا لے۔

سوال: اگر نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کو اختیار ہے کہ شوہر کے ساتھ رہے یا خلع سے نکاح فسخ کرا لے۔

سوال: جو نامرد بیوی سے زنا کرائے، تو بیوی کیا کرے؟

جواب: بیوی کو چاہیے کہ ایسے دیوث کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے کہ اس سے طلاق لے لے، وہ طلاق نہ دے، تو خلع سے نکاح فسخ کرا لے اور دوسری جگہ نکاح کر لے، ورنہ وہ زانیہ قرار پائے گی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: اگر نامرد علاج کے بعد تندرست ہو جائے، تو کیا بیوی اس سے طلاق کا مطالبہ کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جب نامرد علاج سے تندرست ہو چکا ہے، تو اب بیوی نامردی کی وجہ سے طلاق کا مطالبہ کرنے کی مجاز نہیں۔

سوال: شوہر کو جذام کا مرض لاحق ہوا، بیوی کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بیوی شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے، تو رہ سکتی ہے اور اگر ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے، وہ طلاق دے دے، تو درست، ورنہ خلع کے ذریعے نکاح فسخ کرالے۔

سوال: مجنون کی زوجہ کیا کرے؟

جواب: اگر مجنون کی بیوی اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو وہ دیکھے گی کہ اگر اس کے شوہر کو کبھی کبھار آفاقہ ہوتا ہے، تو اس دوران وہ اس سے طلاق کا مطالبہ کرلے، وہ طلاق دے دے، تو درست، ورنہ خلع کے ذریعے نکاح فسخ کرائے اور عدت کے بعد ولی کی اجازت سے دوسری جگہ نکاح کرلے۔

سوال: کیا حالت جنون میں نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: مجنون مرفوع القلم ہوتا ہے، اس کا کوئی عمل شرعاً معتبر نہیں، البتہ حالت آفاقہ میں اس کا عمل لکھا جاتا ہے۔لہٰذا اگر نکاح کے وقت مجنون حالت جنون میں تھا، تو اس کا نکاح منعقد نہیں ہوا۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

”تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے: ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔“

(مسند علي بن الجعد :741، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: جب شوہر بیوی کی خبر نہ لے، تو وہ کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں اگر بیوی شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو وہ اس سے طلاق کا مطالبہ کرے، ورنہ خلع کے ذریعے نکاح فسخ کرالے۔

سوال: شوہر بداطوار ہو اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرے، تو کیا بیوی علیحدگی کا مطالبہ کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بیوی علیحدگی کا مطالبہ کرسکتی ہے۔

سوال: نان ونفقہ نہ دینے والے شوہر کا نکاح فسخ ہوگا یا نہیں؟

جواب: نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہے، اگر وہ اپنی ذمہ داری ادا نہ کرے، تو گناہ گار ہو گا، مگر اس سے نکاح میں کچھ اثر نہیں پڑتا۔

﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا﴾(البقرة : ٢٣٣)

”باپوں پر دستور کے مطابق بیویوں کا روٹی کپڑا ہے، ہر کسی کو اس کی وسعت کے مطابق مکلّف ٹھہرایا جائے گا۔“

سوال: جو شوہر وطی کے بجائے لواطت کرے، تو کیا بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: لواطت بدترین گناہ ہے، یہ ملعون ہے، بیوی کو چاہیے کہ اسے سمجھائے، سمجھ جائے، تو درست، ورنہ فوراً اس سے علیحدگی کر لے اور خود کو ایسے بدکردار سے جدا کر لے، طلاق کا مطالبہ کرے، طلاق دے دے، تو درست، ورنہ خلع سے نکاح فسخ کرا لے، مگر کسی صورت اس کے ساتھ نہ رہے، ورنہ وہ برابر کی مجرم ہوگی، کیونکہ لواطت بہت بڑا جرم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بے غایت لطف وکرم سے عورت مرد کے لیے سکون کا باعث ہے۔ یہ سکون اس وقت ناپید ہو جاتا ہے، جب مرد، عورت سے غیر فطری مباشرت کر کے اس کا تقدس پامال کر دیتا ہے، کیونکہ یہ اقدام حکمِ شریعت کی سخت خلاف ورزی ہے، نیز اخلاق وشرافت کے منافی بھی ہے۔ اس قبیح فعل کو عقل تسلیم کرتی ہے نہ نقل تصدیق کرتی ہے۔ البتہ گدھے، کتے اور خنزیر جیسے جانور ایسا کر سکتے ہیں یا کفار۔ فطرتِ سلیمہ اور طبعِ مستقیم کے حامل مسلمان سے اس جریمہ کا ارتکاب ناممکن ہے۔

Anual sex گناہ کی سب سے بھیانک اور بدبخت صورت ہے۔ اس سے قوائے فکری وعملی پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ اس قبیح فعل کا نتیجہ ذلت وخسران اور تباہی وبربادی کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس کے فاعل کو ہمیشہ ذلت ونامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ مغضوب علیہم قوموں کے آثارِ سیئہ اور اخلاقِ قبیحہ میں سے ایک گناہ ہم جنس پرستی، عملِ قومِ لوط اور عورت سے لواطت ہے۔ فواحش ورذائل کی لسٹ میں اور طبعِ سلیم کی کراہت ونکارت کے لحاظ سے یہ گناہ بدکاری سے بڑھ کر ہے۔ کفر کے بعد اس کا نمبر آتا ہے۔ اس کے نقصانات اور بداثرات معاشرہ پر قتل سے بڑھ کر ہیں۔

اسے جائز کہنا محض دعویٰ بلا دلیل پر اصرار ہے، یہ اسلام کی بے لوث اور پاکیزہ تعلیمات پر حملہ ہے، نیز اسلامی تہذیب کی تمام نزاکتیں تار تار کر دینے کے مترادف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دینی وانسانی مصلحت سے عاری ایسا عظیم جرم ہے، جو ایک مسلمان سے ثقاہت وتقویٰ کی دولت چھین لیتا ہے۔ یہ شوہر وزن کے خوشگوار تعلقات نفرت وعداوت میں بدل دیتا ہے۔ رشتہ ازدواج کا تقدس پامال کر دیتا ہے، انسانی صحت کو روگ لگا دیتا ہے، روحانیت کو سلب کر لیتا ہے۔

جب کوئی اپنی بیوی سے لواطت کرتا ہے، اس وقت وہ عقل وفکر کے نزدیک مسلمات کو للکار رہا ہوتا ہے۔ قرآنِ عزیز اور حدیث شریف کی پرنور تعلیمات سے آشنا شخص سے اس بُرے فعل کا ارتکاب مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے۔

واضح رہے کہ جس قوم کے اندر یہ بے ہودہ اور فحش گناہ پایا گیا، مولائے کریم نے انہیں دنیا ہی میں مرقعِ عبرت اور داستانِ موعظت بنایا ہے۔ یہ انعکاسِ فطرت پر مبنی نازیبا عمل بے راہروی اور آوارہ مزاجی کی ایسی لعین عادت ہے، جو اخلاق باختہ اور لادینی فسق وفجور میں غرقاب، شہوات ولذات میں منہمک، عصیان ومعاصی کے دلدل میں بری طرح پھنسے ہوئے، بلکہ دھنسے ہوئے یورپ کے پانچ ملکوں میں قانون کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور انسانیت کے لیے باعثِ ننگ وعار اس قانون پر کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوتی۔

تُف ہے ایسی تہذیب پر!

شریعتِ اسلامیہ چونکہ پاکیزہ، صاف ستھرے، شگفتہ اور بہار آفریں احکامات پر مبنی ہے، لہٰذا وہ انسان کو بہیمی خواہشات، نفس پرستی، شیطانی اعمال اور افعالِ خبیثہ سے بچاتی ہے۔ وہ ہمارے اندر نیکی کا جذبہ اور بُرائی سے اجتناب کی قوت پیدا کرتی ہے۔ وہ ہماری خواہشوں اور تمناؤں کو حدِ اعتدال فراہم کرتی ہے۔ اس لیے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ایسی رذالتوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ حتی کہ ایک شخص اپنی حلال اور منکوحہ بیوی کو بھی پشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے استعمال نہیں کرسکتا، کیونکہ ایسا کرنا مقصدِ شریعت کے خلاف ہے اور محض حیوانی جذبہ کی تسکین ہے۔

روزانہ کتنے لوگ اس مذموم فعل کا مرتکب ہو کر دل اور منہ پہ کالک ملتے ہیں۔ اگر ہم معاشرہ کو اسلامی اصولوں پر استوار کرنا چاہتے ہیں اور معاشرے کے لیے مفید افراد پیدا کرنے کے خواہاں ہیں تو انسانوں میں صالحیت اور تقویٰ لانا ہوگا۔ انسانی ہمدری کے جذبہ سے سرشار ہو کر آگے بڑھنا ہوگا اور اس گناہ کے بھیانک نتائج سے انسانوں کو آگاہ کرنا ہو گا۔ یہ لعین عادت فاعل و مفعول میں سوزاک، جریان، جسم میں سوزش، نیز مفعول کے لیے لیکوریا اور بواسیر کا سبب ہے۔

لواطت ایسا قبیح فعل ہے، جو شرعاً ناجائز و حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا باعث ہے۔ اسے لواطت صغریٰ کہا گیا ہے، لہٰذا اس کے حرام ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں، بلکہ اس کی حرمت تمام ادیان میں مسلم ہے۔

علامہ مظہری زیدانی حنفی رحمہ اللہ (۷۲۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْوَطْءَ فِي الدُّبُرِ مُحَرَّمٌ فِي جَمِيعِ الْأَدْيَانِ .

”عورت کے ساتھ غیر فطری مجامعت تمام ادیان میں حرام ہے۔“

(المَفاتيح في شرح المَصابيح : ٥٤/٤)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الدُّبُرُ فَلَمْ يُبَحْ قَطُّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَمَنْ نَسَبَ إِلٰى بَعْضِ السَّلَفِ إِبَاحَةَ وَطْئِ الزَّوْجَةِ فِي دُبُرِهَا، فَقَدْ غَلَطَ عَلَيْهِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’عورت سے غیر فطری مجامعت کسی نبی کی شریعت میں روا نہیں تھی، بعض سلف کی طرف اس کا جواز منسوب کرنے والا جھوٹا ہے۔‘‘

(زاد المَعاد : ٤/٢٥٧)

حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْإِتْيَانُ فِي الدُّبُرِ فَحَرَامٌ، فَمَنْ فَعَلَهُ جَاهِلًا بِتَحْرِيمِهٖ، نُهِيَ عَنْهُ، فَإِنْ عَادَ عُزِّرَ .

’’بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں جماع حرام ہے، جو اس کی حرمت سے ناواقفیت کی بنا پر ایسا کرے، اسے روکا جائے گا، دوبارہ کرے، تو اسے تعزیرا سزا دی جائے گی۔‘‘

(شرح السُّنّة : ٦/٩)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

’’عورتوں سے غیر فطری مجامعت کرنا قومِ لوط کے عمل سے ملتا جلتا کام ہے، اس کے حرام ہونے پر علما کا اجماع ہے، سوائے سلف میں سے ایک شاذ قول کے، حالانکہ اس فعل سے ممانعت کے بارے میں کئی احادیث مروی ہیں۔‘‘

(تفسير ابن كثير : ٣/١٨٣)

علامہ ابن نجیم حنفی (۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

اِسْتِحْلَالُ اللِّوَاطَةِ بِزَوْجَتِهٖ كُفْرٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ .

’’بیوی سے غیر فطری مجامعت کو حلال سمجھنا جمہور علما کے نزدیک کفر ہے۔‘‘

(الأشباه والنّظائر، ص ١٩١)

سوال: شوہر بیس سال کے لیے قید ہو جائے، تو بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: ایسی عورت شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے، وہ طلاق دے دے، تو درست، ورنہ عدالت کے ذریعے خلع لے سکتی ہے۔

سوال: دائم المرض شوہر کی بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: شوہر طلاق نہ دے، تو خلع کے ذریعے نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔

سوال: بدچلن شوہر کی بیوی کیا کرے؟

جواب: اسے سمجھائے، ورنہ طلاق یا خلع سے علیحدگی اختیار کر لے۔

سوال: عورت ''کابل'' کی طرف ہجرت کر جائے، تو کیا نکاح فسخ ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر عورت شوہر کو چھوڑ کر کہیں چلی جائے، تو اس سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، نہ ہی طلاق ہوتی ہے۔

سوال: اگر شوہر نان ونفقہ بند کر دے، تو بیوی کیا کرے؟

جواب: وہ خلع لے سکتی ہے۔

سوال: اگر شوہر آوارہ اور شرابی ہو، تو عورت کیا کرے؟

جواب: اس سے علیحدگی اختیار کر لے، ورنہ وہ اپنا ایمان بھی نہیں بچا پائے گی۔

سوال: جس کا شوہر دس سال تک نامعلوم ہو، وہ کیا کرے؟

جواب: جس کا شوہر دس سال سے لاپتہ ہو اور اس کی واپسی کی اُمید ختم ہو جائے، تو وہ عورت شوہر کو فوت شدہ سمجھے گی اور چار ماہ دس دن عدت وفات شوہر میں گزارے گی، اس کے بعد آگے نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: عورت کہتی ہے کہ میرا شوہر خنثیٰ ہے، تو کیا وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: بغیر طلاق یا خلع کے وہ دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: شوہر اندھا ہو جائے، تو عورت کیا کرے؟

جواب: اگر شوہر بیوی کے نان ونفقہ کا خیال رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے اندھے شوہر کی خدمت کرے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے، اندھے پن کی وجہ سے طلاق کا مطالبہ کرنا یا خلع لینا جائز نہیں۔ یہ مطالبہ غیر شرعی ہے۔

❁ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ .

''جس عورت نے بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 283/5، سنن أبي داوٗد : 2226، سنن التّرمذي : 1187، سنن ابن ماجه : 2055، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۸۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/ ۲۰۰) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سوال: مخبوط الحواس کی بیوی کیا کرے؟

جواب: اگر بیوی علیحدگی چاہتی ہے، تو طلاق یا خلع سے الگ ہو سکتی ہے۔

سوال: جس کا شوہر اوباش ہو اور حقوق زوجیت ادا نہ کرتا ہو، تو وہ کیا کرے؟

جواب: اسے چاہیے کہ طلاق یا خلع کے ذریعہ سے الگ ہو جائے۔

سوال: جس کا شوہر احکام شرعیہ کا مخالف ہو، وہ عورت کیا کرے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: اپنے شوہر کو نصیحت کرے، نہ سمجھے تو اس سے طلاق کا مطالبہ کرے، ورنہ خلع کے ذریعے نکاح فسخ کر لے۔ یہی اس کے لیے بہتر ہے۔

سوال: جس کا شوہر ظالم ہو، وہ کیا کرے؟

جواب: طلاق یا خلع سے خلاصی حاصل کر لے۔

سوال: کیا دیوث کی بیوی کا اپنے شوہر کے ساتھ رہنا درست ہے؟

جواب: جس کا شوہر دیوث ہو، اسے چاہیے کہ فوراً جدائی اختیار کرے، ورنہ وہ خود بھی اس کی شریک جرم ہوگی۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ.

”تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا؛ ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔“

(مسند الإمام أحمد: 6180، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: ایک شخص نے اپنا جذام کا مرض چھپا کر نکاح کیا، بعد میں معلوم ہوا کہ اسے جذام کا مرض ہے، تو نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: شوہر اپنا مرض چھپانے کی وجہ سے گناہ گار رہوا، البتہ نکاح منعقد ہوگیا، بیوی اگر ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو طلاق یا خلع سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے۔

سوال: جو شخص اپنی بیوی کو مارتا پیٹتا ہو، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: بیوی کو سخت مارنا پیٹنا گناہ ہے۔ اسے چاہیے کہ توبہ کرے اور ایسے بہیمانہ سلوک سے باز آ جائے، ورنہ اسے اپنے عقد سے جدا کر دے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾(البقرة : ٢٢٩)

''(بیوی کو) اچھے طریقے سے بسانا ہے یا اچھے انداز میں فارغ کر دینا ہے۔''

سوال: مجنون کی بیوی، جسے خود پر زنا کا اندیشہ ہے، وہ کیا کرے؟

جواب: اسے چاہیے کہ خلع کے ذریعہ نکاح فسخ کر لے اور عدت کے بعد دوسری جگہ شادی کر لے۔

سوال: جو مجنون پاگل خانہ میں ہے، اس کی بیوی کیا کرے؟

جواب: خلع کے ذریعے جدائی اختیار کر لے اور دوسری جگہ نکاح کر لے۔

سوال: جس مجنون کو کبھی کبھار آفاقہ ہو جاتا ہے، اس کی بیوی کیا کرے؟

جواب: اگر بیوی مجنون کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو وہ حالت آفاقہ میں شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے، وہ طلاق دے دے، تو درست، ورنہ خلع سے نکاح فسخ کر لے۔

سوال: ایسا شخص، جس کے حواس ٹھیک نہیں، وہ کس طرح طلاق دے گا؟

جواب: مخبوط الحواس مجنون کے حکم میں ہے، اس کی طلاق معتبر نہیں، البتہ اگر اسے کبھی آفاقہ ہوتا ہے، تو اس دوران دی گئی طلاق معتبر ہے۔

سوال: ساٹھ سال کا آدمی سات سال سے غائب ہے، اسے زندہ سمجھا جائے یا مردہ؟

جواب: اگر اس کی واپسی کی کوئی اُمید باقی نہیں، تو اسے فوت شدہ سمجھا جائے گا۔

سوال: شوہر کے دو سال غائب رہنے کے بعد اس کی بیوی نے دوسرا نکاح کر لیا، تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی کے لیے کم سے کم چار سال انتظار کرنا ضروری ہے، اس سے پہلے وہ دوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی۔

سوال: دس برس شوہر کا انتظار کر کے بیوی نے دوسری شادی کر لے، اب پہلا شوہر واپس آ گیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسرے نکاح کے بعد پہلا شوہر واپس آ گیا اور دوسرے شوہر نے خلوت اختیار نہیں کی، تو بیوی پہلے کے پاس جائے گی۔ اگر دوسرے شوہر نے تعلق قائم کرلیا، تو پہلا شوہر بغیر طلاق لیے اسے اپنے پاس لا سکتا ہے، لیکن تعلق قائم کرنے کے لیے ایک حیض تک انتظار کرے گا۔ اگر پہلا خاوند واپس نہ لانا چاہے، تو دوسرے خاوند سے حق مہر وصول کر لے۔

سوال: مفقود الخبر کی جائیداد کی تقسیم کب کی جائے گی؟

جواب: جب وہ چار سال سے غائب ہو اور واپسی کی اُمید ختم ہو جائے، تو اس وقت جو ورثہ زندہ ہوں گے، وہ مفقود کے وارث قرار پائیں گے۔

سوال: جس کی واپسی کی اُمید باقی ہو، کیا اس کی بیوی دوسرا نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: وہ بدستور منکوحہ ہے، دوسرا نکاح نہیں کرسکتی۔

سوال: جس عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کی گئی ہو اور اسے طلاق ہو جائے، تو اس کی عدت کیا ہے؟

جواب: غیر مدخولہ کی ایک طلاق ہے، اس پر کوئی عدت نہیں، وہ اگلے ہی لمحے دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾(الأحزاب : ٤٩)

''مؤمنو! جب مومن عورتوں سے نکاح کرلو، پھر دخول سے قبل طلاق دے دو، تو ان پر کوئی عدت نہیں۔ بس انہیں فائدہ پہنچائیں اور عمدگی کے ساتھ چھوڑ دیں۔''

سوال: جس غیر مدخولہ کا شوہر فوت ہو جائے، تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جس غیر مدخولہ کا شوہر فوت ہو جائے، تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے، وہ وارث بھی بنے گی۔ وفات شوہر کی عدت سے غیر مدخولہ کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(البقرة : ٢٣٤)

''تم میں جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ عورتیں چار ماہ دس تک عدت میں رہیں، جب وہ مقررہ مدت مکمل کرلیں، تو وہ عمدگی کے ساتھ جو کریں، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔''

سوال: جس حاملہ کو طلاق ہو اور اس کا حمل نو ماہ سے زائد عرصہ تک وضع نہ ہو، تو اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی مدت کیا ہے؟

جواب: حاملہ کی طلاق یا وفات شوہر کی عدت وضع حمل ہی ہے، خواہ وہ نو ماہ بعد وضع ہو یا اس سے کم یا زیادہ مدت میں، بہر حال عدت وضع حمل ہی ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

''حاملہ عورتوں کی (طلاق یا وفات شوہر کی) عدت وضع حمل ہے۔''

❁ سیدہ سُبَیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا حاملہ تھیں، ان کے خاوند فوت ہو گئے۔ چند دنوں بعد ان کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو نیا نکاح کرنے کی اجازت دے دی۔

(صحيح البخاري : 5318، 6906، صحيح مسلم : 1485)

نیز دیکھیں(صحيح البخاري : 5319، صحيح مسلم : 1484، صحيح البخاري : 5320)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے، جن میں نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام بھی شامل ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ ہو تو بچے کی ولادت کے بعد اس کے لیے نکاح کرنا جائز ہے، خواہ اس کی عدت کا عرصہ ابھی نہ گزرا ہو۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 1193)

سوال: جس عورت کو حیض نہ آتا ہو، اس کی طلاق کی عدت کیا ہے؟

جواب: جس عورت کو حیض نہ آتا ہو، اس کی عدتِ طلاق تین ماہ ہے۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : 4)

”وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہیں، تم کو اگر ماہواری کے خون بارے شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔“

سوال: کیا خلع اور طلاق کی عدت ایک جیسی ہے؟

جواب: خلع فسخ نکاح ہے اور اس کی عدت ایک حیض ہے۔

❀ سیدہ ربیع بنتِ معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اِخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِي، ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ، فَسَأَلْتُ : مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ ؟ فَقَالَ : لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِكِ، فَتَمْكُثِينَ عِنْدَهُ حَتّٰى تَحِيضِينَ حَيْضَةً، قَالَتْ : وَإِنَّمَا تَبِعَ فِي ذٰلِكَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ، وَكَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ.

”میں نے اپنے خاوند سے خلع لے لیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: مجھ پر کتنی عدت ہے؟ فرمایا: کوئی عدت نہیں، ہاں خاوند سے قریب قریب کوئی تعلق قائم ہوا ہے تو اس کے پاس ایک حیض گزاریں۔ (سیدہ ربیع کہتی ہیں:) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلے کے موافق تھا جو آپ نے مریم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مغالیہ کے بارے میں فرمایا تھا۔ وہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر ان سے خلع لے لیا۔“

(سنن ابن ماجه : 2058، سنن النسائي :3528، المعجم الكبير للطبراني : 265/24، 266، وسندهٗ حسنٌ)

❀ سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں۔

إِنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

”انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں خلع لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک حیض عدت گزاریں۔“

(سنن الترمذي : 1185، وسندهٗ صحيحٌ، وصحّحه ابن الجارود : 763)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُ الرُّبَيِّعِ الصَّحِيحُ أَنَّهَا أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

”ربیع رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا۔“

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

”ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں خلع لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(سنن أبي داوٗد : 2229، سنن الترمذي : 1185، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن غریب'' قرار دیا ہے۔

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ حدیث دلیل ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾(البقرة 2 : 228)''طلاق یافتہ عورتیں تین حیض نکاح سے رکی رہیں۔'' اگر خلعہ لینے والی طلاق یافتہ ہوتی تو آپ ﷺ کبھی ایک حیض پر اکتفا نہ کرتے۔''

(معالم السنن : 256/3)

❁ علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنْ كَانَ ثَابِتًا؛ فَهُوَ حُجَّةٌ لِّمَنْ قَالَ : الْخُلْعُ لَيْسَ بِطَلَاقٍ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ طَلَاقًا لَّمْ يُعْتَدَّ فِيهِ بِحَيْضَةٍ .

''یہ حدیث ثابت ہو تو خلع کو فسخ نکاح کہنے والے کی دلیل ہے، کیونکہ اگر یہ طلاق ہوتا، تو عدت ایک حیض نہ ہوتی۔''

(تنقيح التحقيق : 416/4)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْخُلْعَ لَيْسَ بِطَلَاقٍ .

''یہ دلیل ہے کہ خلع طلاق نہیں۔''

(الدراية في تخريج أحاديث الهداية : 75/2)

سوال: طلاق کی عدت طلاق نامہ لکھنے سے شمار ہو گی یا جب شوہر نے بیوی کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

طرف بھیجا یا جب بیوی کو موصول ہوا؟

جواب: طلاق کی عدت اسی وقت سے شمار ہوگی، جب طلاق نامہ لکھا گیا، بھیجنے یا موصول ہونے کے وقت کا اعتبار نہیں ہوگا۔

سوال: عدت میں حیض کا اعتبار ہوگا یا طہر کا؟

جواب: عدت میں حیض کا اعتبار ہوگا۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ﴾(البقرة : ٢٢٨)

''طلاق یافتہ عورتیں تین حیض نکاح سے رکی رہیں۔''

اہل عرب کے نزدیک ''قرء'' کا لفظ مشترک ہے، جو طہر اور حیض دونوں پر بولا جاتا ہے۔البتہ اس آیت میں اس سے مراد ''حیض'' ہے، لہٰذا عدت میں حیض کا اعتبار ہوگا۔

سوال: کیا ماں کے پیٹ میں پانچ سال تک حمل رہ سکتا ہے؟

جواب: دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی، یہ محض مفروضہ ہے، لہٰذا اس بارے میں گفتگو کرنا بے فائدہ ہے۔

سوال: کیا بیوہ عدت کے دوران کہیں جا سکتی ہے؟

جواب: دوران عدت بیوہ کے لیے گھر سے باہر جانا جائز نہیں۔

سوال: کیا نامرد کی بیوی پر بھی عدت ہے؟

جواب: اگر خلوت اختیار کی ہے، تو طلاق کی صورت میں نامرد کی بیوی بھی تین حیض عدت گزارے گی۔

سوال: جو کافرہ عورت مسلمان ہو، تو وہ کتنی عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر کافرہ عورت مسلمان ہونے سے پہلے کسی کے عقد میں تھی، تو قبول اسلام کے بعد استبرائے رحم کے لیے ایک حیض عدت گزارے گی اور اس کے بعد کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے، البتہ اگر قبول اسلام سے پہلے کنواری تھی، تو اس پر کوئی عدت نہیں، کیونکہ عدت کا مقصد استبرائے رحم ہے، تو جب کنواری کا نکاح ہی نہیں ہوا، تو عدت کا کیا معنی؟

سوال: وفات شوہر کی عدت مکمل ہونے سے پہلے مکان تبدیل کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر موجودہ مکان میں کسی قسم کا خطرہ یا خوف نہیں ہے، تو تکمیل عدت سے پہلے اس مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہونا جائز نہیں۔ بصورت دیگر مجبوری کی وجہ سے منتقل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا عدت وفات شوہر کے بعد بیوہ کی شادی درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بیوہ عدت گزار لے، تو وہ ولی کی اجازت سے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے، بلکہ نکاح کرنا بہتر ہے، ورنہ وہ زندگی بھر دوسروں کے سہارے کی محتاج رہے گی۔ یہ مسلمانوں کا متوارث عمل تھا، جو ختم ہوتا جا رہا ہے، نتیجتاً بہت سی معاشرتی برائیاں جنم لے رہی ہیں، مسلمانوں کو اس بارے تفکر کرنا ہوگا۔ یاد رہے کہ جس طرح کنواری لڑکی کی شادی کرنا ولی کی ذمہ داری ہے، اسی طرح بیوہ کی رضامندی سے اس کی شادی کرنا بھی ولی کی ہی ذمہ داری ہے، ورنہ ہر قسم کے دینی ودنیاوی نقصان کا ذمہ دار وہ خود ہوگا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے خاوند سیدنا ابنِ حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے، مدینہ میں فوت ہو گئے، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کو پیشکش کی، میں نے کہا: اگر آپ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چاہیں،تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کردوں،انہوں نے فرمایا: میں غور وفکر کروں گا، (پھر بتاؤں گا)، میں کچھ راتیں ٹھہر گیا، پھر عثمان رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور فرمایا: میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ میں اس وقت شادی نہ کروں۔عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: اگر آپ چاہیں،تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کردوں (آخران کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا)۔‘‘

(صحيح البخاري : 5129)

سوال: کیا مطلقہ عدت کے بعد نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: کرسکتی ہے، بلکہ اسے نکاح ضرور کرنا چاہیے۔

سوال: بیوہ کو عدت کہاں گزارنی چاہیے؟

جواب: شوہر کے گھر میں عدت گزارنی چاہیے۔

سوال: اگر نابالغ عورت کا شوہر فوت ہوجائے،تو کیا اس پر بھی عدت ہے؟

جواب: اس صورت میں نابالغ عورت بھی بیوہ شمار ہوگی، چار ماہ دس دن عدت گزارے گی اور وراثت کی حق دار ہوگی۔

سوال: شوہر بلوغت سے پہلے فوت ہوگیا،تو کیا اس کی بالغ بیوی عدت گزارے گی؟

جواب: بہرصورت چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔

سوال: کافرہ عورت غیر مدخولہ ہو اور مسلمان ہوجائے،تو کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: اس پر عدت نہیں ہے، کیونکہ عدت استبرائے رحم کے لیے ہوتی ہے،تو جب اس نے خلوت ہی اختیار نہیں کی،تو عدت کی ضرورت نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا نابالغ بیوہ بھی عدت گزارے گی؟

جواب: عدت وفات شوہر ہر حال میں ضروری ہے، خواہ بیوہ بالغہ ہو یا نابالغہ، فوت شدہ شوہر بالغ تھا یا نابالغ۔

سوال: بیوہ اپنی عدت شوہر کے گھر میں گزارے یا اپنے والدین کے گھر میں؟

جواب: بیوہ عدت شوہر کے گھر میں گزارے گی۔

سوال: ایک عورت سے دو مرد شادی کا دعویٰ کریں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس کے پاس ثبوت اور گواہ ہوں، اس کی منکوحہ سمجھی جائے گی، اگر کسی کے پاس کوئی ثبوت یا گواہ نہ ہوں، تو کسی کی بات کا اعتبار نہ ہوگا۔

سوال: اگر کوئی عورت مرتدہ ہو کر دوبارہ مسلمان ہو جائے اور وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہے، تو کیا عدت گزارے گی؟

جواب: جی ہاں، ایک حیض عدت گزارے گی۔

سوال: ایک بیوہ دوران عدت زنا سے حاملہ ہوگئی، تو عدت کیا ہوگی؟

جواب: اس کی عدت چار ماہ دس دن ہی ہوگی۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی سے تین سال علیحدہ رہ کر طلاق دی، تو کیا وہ عدت گزارے گی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر نکاح کے بعد ایک بار بھی خلوت ہوئی ہے، تو طلاق کے بعد عدت گزارنا ضروری ہے، خواہ اس سے پہلے کئی سال تک ملاقات نہ بھی ہوئی ہو۔

سوال: کیا خلع والی عورت کا پہلے شوہر سے نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔ فسخ نکاح کا مطلب یہ ہے کہ نکاح فسخ ہونے کے بعد عورت اس حالت میں چلی جاتی ہے کہ گویا اس کا پہلے شوہر سے کبھی نکاح ہوا ہی نہیں، تو جیسے پہلی بار نکاح ہوگیا تھا، تو فسخ نکاح کے بعد بھی دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ خلع کو طلاق بائن کہنا مرجوح ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ .

"ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خلع لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔"

(سنن أبي داوٗد : 2229، سنن الترمذي : 1185، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "حسن غریب" قرار دیا ہے۔

❀ حافظ خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"یہ حدیث دلیل ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ﴾ (البقرة : 228) "طلاق یافتہ عورتیں تین حیض نکاح سے رکی رہیں۔" اگر خلعہ لینے والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاق یافتہ ہوتی تو آپ ﷺ کبھی ایک حیض پر اکتفا نہ کرتے۔“

(معالم السنن : 256/3)

علامہ ابن عبد الہادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنْ كَانَ ثَابِتًا؛ فَهُوَ حُجَّةٌ لِّمَنْ قَالَ : الْخُلْعُ لَيْسَ بِطَلَاقٍ، لِّأَنَّهٗ لَوْ كَانَ طَلَاقًا لَّمْ يُعْتَدَّ فِيهِ بِحَيْضَةٍ .

”یہ حدیث ثابت ہو تو خلع کو فسخ نکاح کہنے والے کی دلیل ہے، کیونکہ اگر یہ طلاق ہوتا، تو عدت ایک حیض نہ ہوتی۔“

(تنقيح التّحقيق : 416/4)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْخُلْعَ لَيْسَ بِطَلَاقٍ .

”یہ دلیل ہے کہ خلع طلاق نہیں۔“

(الدراية في تخريج أحاديث الهداية : 75/2)

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”شاید جو اس حدیث کو تسلیم نہیں کرتا، وہ کہے کہ عدت میں تین حیض پورا کرنا واجب ہے، خبر واحد کے ذریعے اس نص کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔۔۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ خلع طلاق نہیں۔ اسے طلاق مان لیا جائے، تو یہ نص مخصوص ہے اور اس کی تخصیص جائز ہے۔“

(حاشية السندي على سنن ابن ماجه :634/1)

سوال: غیر مدخولہ کا نکاح فسخ ہوا، کیا دوبارہ پہلے شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: ہوسکتا ہے۔

سوال: نکاح باطل اور فاسد میں کیا فرق ہے؟

جواب: کوئی فرق نہیں۔

سوال: عورت کو تین طلاق ہو چکی ہیں، کیا وہ نکاح باطل کے بعد دوبارہ پہلے شوہر کے لیے حلال ہوسکتی ہے؟

جواب: تیسری طلاق کے بعد عورت شوہر کے عقد سے نکل جاتی ہے اور اس کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، وہ رجوع کرسکتا ہے، نہ نکاح جدید، البتہ اگر عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح صحیح کرے، تو طلاق یا وفات شوہر کی صورت میں عدت کے بعد پہلے خاوند کے لیے حلال ہوسکتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ نکاح صحیح سے ہوسکتا ہے، اب چونکہ نکاح حلالہ باطل ہے، اس سے عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (البقرة: ٢٣٠)

''اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔‘‘

اس آیت میں ’’نکاح‘‘ سے مراد نکاح صحیح ہے، نہ کہ نکاح باطل، کیونکہ نکاح باطل سے عورت سے مجامعت جائز نہیں ہوتی، یہ زنا ہے۔

سوال: کیا خلع والی عورت سے بغیر عدت کے نکاح درست ہے؟

جواب: خلع فسخ نکاح ہے، اس کی عدت ایک حیض ہے، اس عدت سے پہلے نکاح جائز نہیں، البتہ اگر سابقہ شوہر سے ہی نکاح ہو، تو عدت کے اندر کیا جا سکتا ہے، کیونکہ عدت کا مقصد استبرائے رحم ہے کہ کہیں عورت پہلے شوہر سے حاملہ نہ ہو، اب چونکہ نکاح پہلے شوہر سے ہی ہو رہا ہے، تو اگر حاملہ ہوئی بھی، تو اسی شوہر سے ہوں گی۔ لہٰذا عدت نہیں۔

سوال: جس نے عدت میں نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عدت میں نکاح نہیں ہوتا۔ ایسا نکاح باطل ہے۔

سوال: جس سے عدت میں نکاح کر کے خلوت اختیار کر لی، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عدت میں نکاح باطل ہے، اس کے بعد خلوت نا جائز ہے۔

سوال: عورت میکے میں تھی کہ شوہر فوت ہو گیا، تو وہ عدت کہاں گزارے گی؟

جواب: میکے میں ہی عدت گزارے گی۔

سوال: جس عورت کو بیماری کی وجہ سے حیض نہیں آتا، اس کی عدت طلاق کیا ہے؟

جواب: جس کو بیماری کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو، اس کی طلاق کی عدت تین ماہ ہے۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

”وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہیں، ان کو اگر ماہواری کے خون بارے شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔“

(سوال): بیوی کو شوہر کی موت کی خبر ملی، تو اس نے عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر لیا، پھر کچھ سال بعد پہلا شوہر واپس آ گیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): دوسرے نکاح کے بعد پہلا شوہر واپس آ گیا اور دوسرے شوہر نے خلوت اختیار نہیں کی، تو بیوی پہلے کے پاس جائے گی۔ اگر دوسرے شوہر نے تعلق قائم کر لیا، تو پہلا شوہر بغیر طلاق لیے اسے اپنے پاس لا سکتا ہے، لیکن تعلق قائم کرنے کے لیے ایک حیض تک انتظار کرے گا۔ اگر پہلا خاوند واپس نہ لانا چاہے، تو دوسرے خاوند سے حق مہر وصول کر لے۔

(سوال): جس بیوہ کو شوہر کے گھر میں آبروریزی کا خوف ہو، کیا وہ والدین کے گھر آ کر عدت گزار سکتی ہے؟

(جواب): اگر آبرو کا خوف ہے، تو بیوہ والدین کے گھر آ کر عدت گزار سکتی ہے۔

❁ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں غیر موجودگی میں بتّہ طلاق دے دی اور اپنے وکیل کے ہمراہ کچھ جو بھیجے، تو وہ (یہ تھوڑے سے جو دیکھ کر) اس سے ناراض ہوئیں، اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ذمہ آپ کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور سارا معاملہ آپ کے سامنے پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان کے ذمہ آپ کا کوئی نفقہ نہیں۔ اسے ام شریک کے گھر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عدت گزارنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: وہ (ام شریک) ایسی خاتون ہیں کہ اس کے پاس میرے صحابہ بکثرت آتے جاتے ہیں، لہٰذا آپ ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزار لیں، کیوں کہ وہ نابینا آدمی ہیں اگر آپ کسی وقت (فوری) کپڑے اتار بھی دیں، تو کوئی حرج نہیں اور جب عدت پوری کرلو، تو مجھے اطلاع دینا۔ وہ بیان کرتی ہیں: جب عدت مکمل ہوگئی، تو میں نے آپ کو اطلاع دی کہ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما اور ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوجہم تو مارتا بہت ہے اور معاویہ فقیر آدمی ہے اس کے پاس کوئی مال نہیں، لہٰذا آپ اسامہ بن زید سے نکاح کرلیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے وہ پسند نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اسامہ بن زید سے شادی کرلیں۔ میں نے ان سے نکاح کرلیا، اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر و برکت کی کہ میں ان پر رشک کرنے لگی۔"

(صحیح مسلم: 1480، المنتقی لابن الجارود: 760)

سوال: ایک حاملہ حمل کے نویں ماہ میں داخل ہے کہ اس کا خاوند فوت ہوگیا، تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟

جواب: حاملہ کو طلاق ہو یا اس کا خاوند فوت ہو جائے، ہر صورت اس کی عدت وضع حمل ہے، خواہ اگلے ہی لمحے بچہ پیدا ہو جائے۔

❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

"وہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوگئے اور اس آدمی کا تذکرہ کرنے لگے جو فوت ہو جائے اور کچھ دن بعد اس کی بیوی بچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن دے (تو وہ عورت کون سی عدت گزارے) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اس کی عدت وہ ہوگی، جو دونوں (وضع حمل یا چار ماہ دس دن) میں سے بعد میں پوری ہوگی، ابوسلمہ رحمہ اللہ کہنے لگے: جب بچہ پیدا ہو جائے گا، تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ اس مسئلہ میں دونوں کے مابین تکرار ہوگئی، تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں اپنے بھتیجے ابوسلمہ رحمہ اللہ کے ساتھ ہوں۔ پھر انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا، تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ بنت مالک اسلمیہ کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے چند دن بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا، تو بنو عبدالدار کے ایک آدمی، جس کی کنیت ابوالسنابل بن بعکک تھی، نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا اور انہیں بتایا کہ وہ حلال ہو چکی ہیں، سبیعہ نے کسی اور سے شادی کرنا چاہی، تو ابو سنابل کہنے لگا: آپ حلال نہیں ہوئیں، سبیعہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی، تو آپ نے انہیں شادی کرنے کا حکم دیا۔“

(صحيح البخاري : 4909، صحيح مسلم : 1485)

سوال: کیا تحریری طلاق میں بھی عدت لازم ہے؟

جواب: ہر طلاق میں عدت لازم ہے، خواہ تحریری ہو یا زبانی۔

سوال: جو ولی بیوہ بیٹی کو عدت میں نکاح کرنے پر مجبور کرے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عدت میں نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اگر ولی بیٹی کو عدت میں نکاح کرنے پر مجبور کرے، تو وہ سخت گناہ گار ہے، کیونکہ وہ حکم الٰہی کی نافرمانی کر رہا ہے، بیٹی کو چاہیے کہ اس معاملہ میں اپنے والد کی بات نہ مانے، کیونکہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: شوہر اپنی مدخولہ بیوی سے دو سال جدا رہا، پھر طلاق دے دی، کیا اب عورت عدت گزارے گی؟

جواب: بہر صورت مدخولہ تین حیض عدت گزارے گی۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطّلاق : ٤)

''وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہیں، ان کو اگر ماہواری کے خون بارے شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔''

سوال: جس عورت کی شرمگاہ جماع کے قابل نہ ہو، کیا طلاق کے بعد اس پر بھی عدت لازم ہے؟

جواب: اگر ایسی عورت سے خلوت اختیار کی گئی ہو، خواہ جماع نہ کیا گیا، تو طلاق کے بعد اس پر تین حیض عدت ضروری ہے۔

سوال: ایک کافرہ عورت کا خاوند مر گیا، پھر وہ مسلمان ہو گئی، کیا وہ عدت وفات شوہر گزارے گی یا نہیں؟

جواب: عدت مسلمان خواتین کے لیے ہے، چونکہ جب اس کا خاوند فوت ہوا تھا، وہ حالت کفر میں تھی، تو مسلمان ہونے کے بعد اس پر عدت وفات شوہر نہیں ہے، البتہ استبرائے رحم کے لیے ایک حیض عدت گزارے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا عدت والی عورت کسی رشتہ دار کی فوتگی یا شادی میں شرکت کے لیے جا سکتی ہے؟

جواب: بیوہ دوران عدت اپنے گھر سے باہر نہیں جا سکتی، البتہ اگر فوتگی یا شادی اسی گھر میں ہے، تو اس میں شریک ہو سکتی ہے، مگر شادی میں زیب وزینت نہیں کر سکتی۔

سوال: کیا غیر مدخولہ پر عدت ہے؟

جواب: غیر مدخولہ کو طلاق ہو جائے، تو کوئی عدت نہیں، البتہ اگر شوہر فوت ہو جائے، تو چار ماہ دس دن عدت ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا أَمْرٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طُلِّقَتْ قَبْلَ الدُّخُولِ بِهَا لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا فَتَذْهَبُ فَتَتَزَوَّجُ فِي فَوْرِهَا مَنْ شَاءَتْ، وَلَا يُسْتَثْنٰى مِنْ هٰذَا إِلَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا، فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ مِنْهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا بِالْإِجْمَاعِ أَيْضًا.

"علمائے کرام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ غیر مدخولہ کی طلاق کی کوئی عدت نہیں، وہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے۔ ہاں وہ عورت اس حکم سے خارج ہے، جس کا خاوند فوت ہو جائے، کیوں کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ خواہ وہ غیر مدخولہ ہی کیوں نہ ہو، چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔"

(تفسير ابن كثير : ١٩٤/٥)

سوال: بیوہ کی صحت خراب ہو، تو کیا وہ دوران عدت نقل مکانی کر سکتی ہے؟

جواب: عذر کی صورت میں بیوہ دوران عدت نقل مکانی کر سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: ایک شادی شدہ عورت زنا سے حاملہ ہوئی، تو اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی، کیا وہ وضع حمل سے پہلے زانی سے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: حاملہ مطلقہ ہو یا بیوہ، اس کی عدت وضع حمل ہے، یہ حمل شوہر کا ہی سمجھا جائے گا، کیونکہ بوقت حمل وہ اسی کے عقد میں تھی، لہٰذا وضع حمل تک حاملہ زانیہ کا زانی سے نکاح نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ ابھی عدت میں ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھا لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ بچہ میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔ لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے، اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تاوقت وفات سیدہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔“

(صحيح البخاري : 2053، صحيح مسلم : 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے۔

سوال: کیا غیر مدخولہ کو ایک طلاق دینے کے بعد اس سے رجوع کیا جا سکتا ہے؟

جواب: غیر مدخولہ کی ایک ہی طلاق ہے، اس سے رجوع نہیں، طلاق کے بعد غیر مدخولہ عقد سے خارج ہو جاتی ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کی موجودگی میں سالی سے نکاح کیا، پھر خلوت سے پہلے جدائی کر دی گئی، تو کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: بیوی کی موجودگی میں سالی سے نکاح جائز نہیں، یہ نکاح باطل ہے، البتہ باطل نکاح میں اگر خلوت اختیار کر لی جائے، تو عدت لازم ہو جاتی ہے، مذکورہ صورت حال میں چونکہ خلوت اختیار نہیں کی گئی، لہٰذا عدت نہیں۔

سوال: اگر عورت کو عدت کے دوران زنا کا اندیشہ ہو، تو کیا وہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: بہر صورت عدت کے دوران نکاح حرام ہے، یہ نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

سوال: جس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا، دوسرے روز اس کا خاوند فوت ہو گیا، تو اس پر کیا عدت ہے؟

جواب: یہ عورت حاملہ متصور نہ ہوگی، کیونکہ خاوند فوت ہونے سے پہلے اس کا بچہ پیدا ہو چکا تھا، لہٰذا اس کی عدت چار ماہ دس دن ہوگی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(البقرة: ٢٣٤)

”تم میں جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ عورتیں چار ماہ دس تک عدت میں رہیں، جب وہ مقررہ مدت مکمل کرلیں، تو وہ عمدگی کے ساتھ جو کریں، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔“

سوال: میاں بیوی کے مابین ناراضی تھی، بیوی پچھلے ایک سال سے میکے میں تھی کہ شوہر فوت ہو گیا، کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: چونکہ یہ جدائی طلاق سے نہیں ہوئی، لہٰذا وہ منکوحہ تھیں، اگرچہ ایک سال شوہر سے جدا رہی، مگر بیوی ہونے کے ناطے شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن عدت گزارے گی اور وارث بھی بنے گی۔

سوال: ایک عورت شوہر سے لڑکر والدین کے گھر چلی گئی، پانچ سال کے بعد شوہر نے طلاق دے دی، کیا عورت پر عدت ہے؟

جواب: اگرچہ عورت پانچ سال شوہر سے جدا رہی، مگر طلاق کی صورت میں اس پر تین حیض عدت ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾(البقرة: ٢٢٨)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”طلاق یافتہ عورتیں تین حیض نکاح سے رکی رہیں۔“

سوال: نفاس میں دی گئی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو نفاس میں طلاق دے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے، البتہ عورت ایامِ نفاس عدت میں شمار نہیں کرے گی، بلکہ ان ایام کے بعد تین حیض عدت شمار کرے گی۔

❀ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ نُفَسَاءُ؛ لَمْ تَعْتَدَّ بِدَمِ نِفَاسِهَا فِي عِدَّتِهَا .

”نفاس میں طلاق دے، تو عورت ایامِ نفاس کو عدت شمار نہیں کرے گی۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 159/5، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک شخص نامرد ہے، وہ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے، کیا عورت پر طلاق کے بعد دوسرا نکاح کرنے کے لیے عدت ہے یا نہیں؟

جواب: اگر خلوت ہو چکی ہے، خواہ صحبت نہ بھی ہوئی ہو، تو طلاق کی صورت میں عورت پر تین حیض عدت لازم ہے۔

سوال: کیا بیوہ زیب و زینت کر سکتی ہے اور کیا وہ گھر سے باہر جا سکتی ہے؟

جواب: بیوہ کے لیے چار ماہ دس دن سوگ کے ہیں، وہ سادہ لباس پہنے گی، زیور اور زرق برق لباس زیب تن نہیں کرے گی، سرمہ نہیں لگائی گی، نہ زیب و زینت اور میک اپ وغیرہ کرے گی، نیز مجبوری کے علاوہ بیوہ کا گھر سے نکلنا جائز نہیں، یہ اللہ کا حکم ہے، خلاف ورزی کی صورت میں عورت گناہ گار ہو گی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(البقرة: ٢٣٤)

''تم میں جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ عورتیں چار ماہ دس تک عدت میں رہیں، جب وہ مقررہ مدت مکمل کرلیں، تو وہ عمدگی کے ساتھ جو کریں، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔''

❁ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''ان کا کوئی (نسبی) رشتہ داریا کوئی قرابت دار فوت ہوگیا، تو انہوں نے (تین دن بعد) زرد رنگ منگوا کر اپنے رخساروں پر لگایا اور فرمانے لگیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔''

(صحيح البخاري: 5334، صحيح مسلم: 1486، المنتقى لابن الجارود: 765)

❁ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، وَّلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَصْبٍ، وَّلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا عِنْدَ أَدْنٰى طُهْرَتِهَا .

”جوعورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی، نہ سرمہ لگائے گی، نہ رنگدار لباس پہنے گی، البتہ رنگے ہوئے سوت کا کپڑا (جو بنائی سے پہلے ہی رنگین ہو) پہن سکتی ہے، نہ خوشبو لگائے گی، مگر جب حیض سے پاک ہو (تو تھوڑی سی خوشبو لگا لے)۔“

(صحيح البخاري : 5342، صحيح مسلم : 938، المنتقى لابن الجارود : 766)

❀ اُم المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ .

”جس کا خاوند فوت ہو جائے، وہ زرد یا گیرو رنگ کیے ہوئے کپڑے نہ پہنے، نہ زیور پہنے، نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ لگائے۔“

(مسند الإمام أحمد : 302/6، سنن أبي داوٗد : 2304، سنن النّسائي : 3565، وسنده حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (۷۶۷) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۳۰۶) نے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا، (عدت میں) اس کی آنکھیں درد کرنے لگیں تو لوگوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کرتے ہوئے سرمہ ڈالنے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا، نیز کہنے لگے: ہمیں اس کی آنکھوں کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت (دور جاہلیت میں) سال بھر اپنے گھر میں گندے کپڑوں میں رہا کرتی تھی، یا یوں فرمایا: گندے کپڑوں میں اور گندے گھر میں رہا کرتی تھی، جب کوئی کتا گزرتا، تو وہ مینگنی پھینکتی (تب عدت پوری ہوتی) اور اب چار ماہ دس دن بھی نہیں گزار سکتی۔"

(صحيح البخاري : 5338، صحيح مسلم : 1488، المنتقى لابن الجارود : 768)

سوال: غیر مدخولہ، جس سے نہ مقاربت اختیار کی گئی اور نہ خلوت کی گئی، کی شادی کو پانچ سال گزر گئے، اس کے بعد شوہر نے طلاق دے دی، تو کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: صورت مذکورہ میں عورت سے خلوت اختیار نہیں کی گئی، لہٰذا اس کی ایک ہی طلاق ہے اور اس پر عدت نہیں، یہ طلاق کے بعد اگلے ہی لمحے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: جو عورت طلاق کی عدت میں زنا سے حاملہ ہوئی، اس کی عدت کتنی ہے؟

جواب: مطلقہ کی عدت تین حیض ہے، اب چونکہ وہ حاملہ ہو چکی ہے، اگرچہ زنا سے ہی ہوئی ہے، لہٰذا اب اس کی عدت وضع حمل ہے۔

سوال: عدت کا شمار قمری مہینہ سے ہوگا یا شمسی مہینہ سے؟

جواب: عدت کا شمار قمری مہینہ کے اعتبار سے ہوگا، کیونکہ اسلام میں تمام تواریخ کا اعتبار چاند سے کیا جاتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾

(البقرة : ١٨٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”(اے نبی!) لوگ آپ سے چاند کی بابت پوچھتے ہیں (کہ اس کے گھٹنے بڑھنے میں کیا فائدہ اور حکمت ہے؟) کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں کے لیے اوقات معلوم کرنے کے لیے ہے، خصوصاً حج کے اوقات۔“

سوال: اگر عدت کے اندر جان بوجھ کر نکاح کیا جائے، تو کیا ولی، نکاح خواں اور گواہوں کے نکاح ٹوٹ جائیں گے اور کیا انہیں تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی؟

جواب: عدت کے اندر نکاح کرنا حرام اور ناجائز ہے اور اس میں تعاون کرنے والے مثلاً ولی، نکاح پڑھانے والا، نکاح پر گواہ بننے والے اور جانتے بوجھتے اس نکاح میں شریک ہونے والے، سب گناہ گار ہیں۔ البتہ اس سے ان کے نکاح میں کچھ اثر نہیں پڑے گا، نہ انہیں تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدة: 2)

”نیکی اور تقویٰ کے امور پر ایک دوسرے کی معاونت کیا کریں، گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کا ہاتھ نہ بٹایا کریں۔“

سوال: جو منکوحہ زانی کے ساتھ کئی سال سے ہے، اگر اس کا خاوند اسے طلاق دے دے، تو کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: زنا سے نکاح نہیں ٹوٹتا، لہٰذا زانیہ ہونے کے باوجود وہ منکوحہ ہے، اگر اس کا خاوند اسے طلاق دے دے، تو اس پر تین حیض عدت طلاق لازم ہے۔

سوال: کیا بیوہ حاملہ وضع حمل سے پہلے نکاح کر سکتی ہے؟

www.KitaboSunnat.com

جواب: بیوہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اس سے پہلے وہ نکاح نہیں کر سکتی، اگر نکاح کرے گی، تو نکاح نہیں ہوگا، یہ نکاح باطل ہے۔

سوال: ایک شخص نے بیوہ عورت سے دوران عدت اس لیے نکاح کیا کہ وہ اس کا خیال رکھ سکے، کیا یہ نکاح جائز ہے؟

جواب: بیوہ سے دوران عدت کسی صورت نکاح جائز نہیں، یہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے، خواہ اس کے پیچھے نیت اچھی ہی ہو۔

سوال: اگر شوہر اقرار کرے کہ اس نے چھ ماہ پہلے طلاق دی تھی، تو عدت کیا ہوگی؟

جواب: جب شوہر اقرار کر رہا ہے کہ اس نے چھ ماہ قبل طلاق دی تھی، تو اب عورت کی عدت چھ ماہ پہلے سے شمار ہوگی۔

سوال: میاں بیوی کرایہ کے مکان پر رہتے تھے کہ شوہر فوت ہو گیا، اب عورت عدت کہاں گزارے گی؟

جواب: اگر بیوہ مکان کا کرایہ دے سکتی ہے، تو وہ اسی مکان میں عدت گزارے گی اور بلاوجہ کسی دوسرے مکان میں منتقل نہ ہوگی، البتہ اگر مکان کا کرایہ نہیں دے سکتی، تو مجبوری کی صورت میں اپنے والدین کے گھر منتقل ہو سکتی ہے۔

سوال: ایک عورت کو اس کے شوہر نے عرصہ چودہ سال سے طلاق دے رکھی ہے، کیا وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بلکہ اسے ضرور کرنا چاہیے، اسی میں اس کی عزت وآبرو کی حفاظت ہے۔

سوال: بیوہ کی وفات کے کتنے عرصہ بعد شوہر دوسرا نکاح کر سکتا ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب: عدت کا تعلق عورتوں سے ہے، مردوں پر کوئی عدت نہیں، وہ بیوی کی وفات کے اگلے ہی لمحے دوسرا نکاح کر سکتے ہیں۔

سوال: دودھ پلانے والی عورت کو طلاق ہو جائے، تو اس کی عدت کتنی ہے؟

جواب: مطلقہ دودھ پلانے والی کی عدت تین حیض ہی ہے۔

سوال: کیا بیوہ عورت دوران عدت شادی بیاہ میں جا سکتی ہے؟

جواب: بیوہ دوران عدت شادی میں شرکت کے لیے گھر سے باہر نہیں جا سکتی، شادی گھر میں ہے، تو اس میں شرکت کر سکتی ہے، مگر زیب و زینت اور بناؤ سنگار نہیں کرے گی۔

سوال: حاملہ مطلقہ اگر دوائی سے حمل گرا دے، تو اس کی عدت کیا ہو گی؟

جواب: اگر بچے کے اعضا ظاہر ہو چکے ہیں، تو اسے گرانے کی صورت میں اس کی عدت پوری ہو چکی ہے، مگر ایسے عمل پر وہ سخت گناہ گار ہوئی ہے، اسے قیامت کے روز اس بارے میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

سوال: مجذوم کی بیوی، جو کافی عرصہ شوہر سے جدا رہی، اسے طلاق ہو جائے، تو اس کی عدت کیا ہے؟

جواب: اگر اس سے نکاح کے بعد ایک بار بھی خلوت اختیار کی گئی ہے، تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

سوال: کافرہ عورت مسلمان ہوئی، مگر شوہر مسلمان نہیں ہوا، کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: اس پر استبرائے رحم کے لیے ایک حیض عدت ہے۔

سوال: جس نو مسلمہ کا کافر شوہر مر جائے، کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: نو مسلمہ کا کافر شوہر مر جائے، تو اس پر کوئی عدت نہیں، کیونکہ جب وہ مسلمان ہوئی تھی، تو اس کا نکاح فسخ ہو چکا تھا۔ اب اس پر وفات شوہر کی عدت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ امن پوری (قسط۱۰۰)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: ایک عورت کی عمر پچیس سال ہے، اسے ابھی تک حیض نہیں آیا، اگر اسے طلاق ہو جائے، تو اس کی عدت کیا ہوگی؟

جواب: جس عورت کو ابھی حیض نہ آیا ہو، اس کی عدت تین ماہ ہے۔

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

”وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہیں، ان کو اگر ماہواری کے خون بارے شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔“

سوال: اگر عدت والی عورت دوران عدت زنا کر لے، تو کیا اس پر نئے سرے سے عدت گزارنا ضروری ہوگا یا نہیں؟

جواب: دوران عدت زنا کرنے والی گناہ گار ہے، البتہ اسے عدت دہرانے کی ضرورت نہیں، اسی عدت کو مکمل کرے اور پاکدامنی اختیار کرے، اسے چاہیے کہ عدت کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بعد نکاح کرلے، تاکہ زنا اور فحاشی سے محفوظ رہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

”جوانی کے دنوں میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوجوانو! جو اسباب نکاح کی طاقت رکھتا ہے، وہ شادی کرلے، اس سے نظر اور عزت محفوظ رہے گی اور جس کے پاس وسائل نہ ہوں، وہ (نفلی) روزے رکھے، اس سے شہوت ختم ہو جائے گی۔“

(صحيح البخاري: 5066، صحيح مسلم: 1400)

سوال: تیسری طلاق کے بعد بھی شوہر نے مطلقہ سے میاں بیوی والے تعلقات جاری رکھے، تو عدت کب شروع ہو گی؟

جواب: تیسری طلاق کے بعد عورت ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، اس کی عدت شروع ہو چکی ہے، اس دوران اگر شوہر تعلقات قائم کرے گا، تو وہ زنا ہو گا، البتہ اس سے نئی عدت لازم نہ ہو گی، بلکہ طلاق کے بعد والی عدت جاری رہے گی۔

سوال: ایک حاملہ عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی، طلاق کے آدھا گھنٹہ بعد بچہ پیدا ہو گیا، تو اب عدت کیا ہے؟

جواب: حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، خواہ طلاق کے ایک منٹ بعد بھی بچہ پیدا ہو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

جائے، مذکورہ صورت میں شوہر کو رجوع کا حق ختم ہو چکا ہے، چونکہ طلاق رجعی تھی، جس کی عدت ختم ہو چکی ہے، لہٰذا وہ دونوں نکاح جدید سے میاں بیوی بن سکتے ہیں۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾(البقرة : ٢٣٢)

”جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تو تم (اولیا) انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہو جائیں۔“

❁ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی، عدت ختم ہونے تک چھوڑے رکھا، پھر نکاح کا پیغام بھیجا، تو سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾(البقرة : ٢٣٢) ”انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو۔“(صحيح البخاري : ٤٥٢٩)

❁ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”مجھے اپنی بہن کی منگنی کا پیغام ملا۔ میرے چچا زاد آئے، تو میں نے ان سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، اس نے طلاقِ رجعی دے دی، حتی کہ عدت ختم ہوگئی۔ پھر اس نے نکاحِ جدید کا پیغام بھیجا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز نکاح نہیں کروں گا، میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ”جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تم انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہوں۔“ اس کے بعد میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور ان سے شادی کر دی۔“

(سنن أبي داود : 2087، وسندہٗ حسنٌ)

سوال: عدت ختم ہونے پر معلوم ہوا کہ عورت حاملہ ہے، تو عدت کا کیا ہوگا؟

جواب: وہ وضع حمل تک عدت گزارے گی، کیونکہ حاملہ کی عدت بہر صورت وضع حمل ہے، وہ بچہ پیدا ہونے تک نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: کیا حاملہ مطلقہ کا خرچہ بذمہ شوہر ہے؟

جواب: اگر حاملہ کو طلاق ہو جائے، تو وضع حمل تک اس کا خرچہ شوہر کے ذمہ ہے۔

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾

(الطّلاق : ٦)

”عورتیں حاملہ ہوں، تو وضعِ حمل تک ان پر خرچ کریں۔“

❁ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں ہوئیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا .

”آپ کے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے، الا کہ آپ حاملہ ہوتیں۔“

(سنن أبي داود : ٢٢٩٠، وسندہٗ صحیحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

❀ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الْمَبْتُوتَةُ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا، حَتّٰى تَحِلَّ، وَلَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا، فَيُنْفَقُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا.

''طلاقِ بتہ والی عورت عدت ختم ہونے تک گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔اس کے لیے نفقہ بھی نہیں ہوگا، ہاں حاملہ ہو،تو وضعِ حمل تک خرچہ شوہر کے ذمہ ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : ٨٣٧/٤)

سوال: بیوہ عدت میں ہے، کیا وہ تعزیت کے لیے کہیں جا سکتی ہے؟

جواب: بیوہ دوران عدت گھر سے باہر نہیں جا سکتی، البتہ گھر میں بیٹھ کر فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے تعزیت یا خبر گیری کر سکتی ہے،اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: عدت میں ایک حیض کے بعد حمل ہو گیا،تو عدت کیا ہوگی؟

جواب: اس کی عدت وضع حمل ہوگی۔

سوال: جس حاملہ کا شوہر فوت ہو جائے اور اس کا حمل پیٹ میں ہی خشک ہو جائے،تو اس کی عدت کیا ہے؟

جواب: اگر پیٹ میں حمل خشک ہو جائے اور اس بچے کے پیدا ہونے کی کوئی اُمید نہ ہو،تو ایسی عورت شرعاً حاملہ شمار نہ ہوگی، لہٰذا وہ عدت وفات شوہر میں چار ماہ دس دن گزارے گی۔

سوال: جو کافرہ حاملہ عورت مسلمان ہو جائے،اس کی عدت کیا ہے؟

جواب: اگر کافرہ حاملہ عورت مسلمان ہو جائے،اس کی عدت وضع حمل ہے، وضع حمل تک وہ مسلمان مرد سے نکاح نہیں کر سکتی، کیونکہ حاملہ کی عدت مطلقاً وضع حمل بیان ہوئی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

''وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہیں، ان کو اگر ماہواری کے خون بارے شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔''

سوال: منکوحہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، تو اس سے پیدا ہونے والی اولاد کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: منکوحہ کو جب تک طلاق نہ ہو جائے یا وہ خلع نہ لے لے اور عدت نہ گزارے لے، وہ آگے نکاح نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی عورت کسی کے عقد میں ہوتے ہوئے دوسرے مرد سے نکاح کر لے، تو وہ نکاح باطل ہے، اس سے پیدا ہونے والی اولاد ناجائز ہے، یہ زنا ہے۔ اس سے پیدا ہونے والی اولاد کا نسب پہلے شوہر سے ثابت ہوگا، کیونکہ یہ اولاد اسی کے بستر پر پیدا ہوئی ہے اور دوسرے شوہر پر حد زنا قائم ہوگی۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھا لیا اور دعوی کیا کہ یہ بچہ میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انھوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔ لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے، اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تا وقت وفات سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔"

(صحيح البخاري: 2053، صحيح مسلم: 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم ﷺ نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے۔

سوال: شوہر دس سال سے بیرون ملک ہو اور بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے، تو وہ بچہ شرعاً حلالی ہوگا یا حرامی؟

جواب: یہ بچہ ناجائز ہوگا۔ دس سال تک حمل کا رہنا ممکن نہیں، البتہ یہ بچہ شوہر کی طرف ہی منسوب ہوگا، کیونکہ اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔

سوال: حمل کی کم سے کم مدت کیا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ ہے، نکاح کے چھ ماہ بعد اگر بچہ پیدا ہو جائے، تو وہ شوہر کا ہوگا، ورنہ نکاح سے پہلے کا شمار ہوگا۔

سوال: ولد الزنا سے نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: اس سے نکاح جائز اور صحیح ہے۔

سوال: جس نے دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھا، اس کی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان میں سے جس بہن سے پہلے نکاح ہوا، وہ صحیح ہے اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد بھی جائز ہے۔ البتہ جس بہن سے بعد میں نکاح کیا، اس سے جو اولاد پیدا ہوئی، وہ ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ بیوی کے رہتے سالی سے نکاح حرام اور باطل ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾ (النّساء : ۲۳)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

سوال: ایک عورت زنا سے حاملہ ہو گئی، پھر حمل کے بعد اسی زانی سے نکاح کر لیا، کیا ولد الزنا کا نسب ثابت ہوگا یا نہیں؟

جواب: یہ بچہ ولد الحرام ہے، اس کا نسب شوہر سے ثابت نہ ہوگا، اگرچہ وہ اسی کا نطفہ ہے۔ یہ بچہ وارث نہیں بنے گا۔

سوال: ایک مسلمان عورت نے قادیانی سے نکاح کیا اور اس سے بچہ پیدا ہوا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: قادیانی مرتد کافر ہیں، ان سے مسلمان کا نکاح نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے، ان سے پیدا ہونے والی اولاد حرام اور ناجائز ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں نے کئی بنیادی عقائد سمیت عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے اور غلام احمد قادیانی بھی نبی ہے، جبکہ قرآنی نصوص، احادیث متواترہ اور اجماع امت کا تقاضا ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کی اُمت آخری امت ہے، آپ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہے۔

عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے، اس کا منکر کافر ہے، لہٰذا جو لوگ مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے منکر ہوں، جیسا کہ قادیانی ہیں، تو وہ کافر اور مرتد ہیں، ان کو اہل قبلہ قرار نہیں دیا جا سکتا، بلکہ ان کے کفر وارتداد پر پوری امت نے اجماع کر لیا ہے۔

سوال: شوہر کہے کہ بچہ میرا نہیں ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ثابت ہو جائے کہ اس کی بیوی زنا سے حاملہ ہوئی ہے، تب بھی بچے کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا، کیونکہ وہ اسی کے بستر پر پیدا ہوا ہے، البتہ زانی پر حد زنا لگے گی۔

سوال: نسب باپ سے ثابت ہوتا ہے یا ماں سے؟

جواب: نسب باپ سے ثابت ہوتا ہے۔

سوال: چار بیویوں کے بعد پانچویں سے شادی کی، تو اس سے پیدا ہونے والی اولاد کا کیا حکم ہے اور اس کا نسب کس سے ثابت ہوگا؟

جواب: اسلام میں بیک وقت چار سے زائد نکاح جائز نہیں، لہٰذا پانچواں نکاح باطل اور حرام ہے، اس سے ہونے والی اولاد ناجائز ہے اور جو وطی کی وہ زنا ہے، لہٰذا اس اولاد کا نسب ثابت نہ ہوگا، کیونکہ بچہ کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا۔

سوال: نکاح حلالہ سے جو بچہ پیدا ہوا، اس کا نسب کس سے ثابت ہوگا؟

جواب: نکاح حلالہ باطل ہے، یہ زنا ہے اور زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا، لہٰذا نکاح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلالہ سے پیدا ہونے والا بچہ ناجائز اور فاسد النسب ہوگا۔ اس کا نسب نہ حلالہ کرنے والے سے ثابت ہوگا اور نہ حلالہ کروانے والے سے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

هُمَا زَانِيَانِ وَإِنْ مَكَثَا عَشْرَ سِنِينَ أَوْ عِشْرِينَ سَنَةً، إِذَا أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا لِذٰلِكَ .

”دونوں زانی ہیں، خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔“

(المطالب العالية لابن حجر : 1693، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: حالت کفر کے شوہر سے جو بچہ پیدا ہوا، اس کا نسب کس سے ثابت ہوگا؟

جواب: جو مسلمان عورت حالت کفر میں حاملہ ہوئی، تو بچے کا نسب اسی سے ثابت ہوگا، کفر میں جس کی منکوحہ تھی۔

سوال: نکاح کے چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہوا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو بچہ نکاح کے چھ ماہ بعد پیدا ہو، وہ حلالی ہوگا، اس کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا اور وہ وارث بنے گا۔

سوال: نکاح کے دس ماہ بعد جو بچہ پیدا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح کے دس ماہ بعد پیدا ہونے والا بچہ صحیح النسب ہے۔

سوال: شوہر کے ملنے کے سات ماہ بعد جو بچہ پیدا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ بچہ شرعاً حلالی ہے، اس کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا۔

سوال: کیا چچا کے کیے گئے نکاح میں خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: بلوغت سے پہلے نکاح جو ولی بھی کرے، اس میں خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: جو بچہ نکاح کے چار ماہ بعد پیدا ہو، اس کا نسب ثابت ہوگا یا نہیں؟

جواب: جو بچہ نکاح کے چار ماہ بعد پیدا ہو، وہ ناجائز ہے، اس کا نسب شوہر سے ثابت نہ ہوگا۔

سوال: جس نے محرم عورت سے نکاح کیا، تو اس سے پیدا ہونے والی اولاد کا کیا حکم ہے اور اس کا نسب ثابت ہوگا یا نہیں؟

جواب: محرم عورت سے نکاح نہیں، یہ نکاح باطل ہے، اس سے پیدا ہونے والی اولاد ولد الحرام ہے اور اس کا نسب ثابت نہیں۔

سوال: چھ نکاح کرنے والے کی اولاد کے نسب کا کیا حکم ہے؟

جواب: پہلی چار شادیوں سے جو اولاد ہوئی، اس کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا اور باقی دو بیویوں سے نکاح جائز نہیں تھا، لہٰذا اس سے پیدا ہونے والی اولاد ناجائز ہے اور اس کا نسب شوہر سے ثابت نہ ہوگا۔

سوال: اگر کسی کی بیوی کا غیر مرد سے ناجائز تعلق ہو، تو اولاد کس کی ہوگی؟

جواب: اگر منکوحہ غیر مرد سے جنسی تعلقات رکھے، تو وہ زانیہ ہے اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد شوہر کی شمار ہوگی اور اس کا نسب شوہر سے ہی ثابت ہوگا، کیونکہ اولاد اسی کے بستر پر پیدا ہوئی ہے، البتہ زانی پر حد زنا قائم ہوگی۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھا لیا اور دعوی کیا کہ یہ بچہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔ لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے، اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تاوقت وفات سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔“

(صحيح البخاري: 2053، صحيح مسلم: 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم ﷺ نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے۔

سوال: ایک شادی شدہ مرد نے غیر کی بیوی سے زنا کیا، تو اس سے پیدا ہونے والی اولاد کس کی ہوگی؟

جواب: جس کی بیوی سے زنا کیا گیا ہے، اولاد بھی اسی کی ہوگی، البتہ زانی پر حد زنا قائم ہوگی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال: جو عورت نکاح سے پہلے حاملہ ہو، اس کے نسب کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو عورت نکاح سے پہلے حاملہ ہو، اس کی اولاد ناجائز ہوگی اور اس کا نسب شوہر سے ثابت نہ ہوگا۔

سوال: شوہر عرصہ دراز سے پردیس میں ہو اور بیوی کے بچہ پیدا ہو جائے، تو اس کا نسب کس سے ثابت ہوگا؟

جواب: بہر صورت بچے کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا، البتہ زانی پر حد زنا قائم ہوگی۔

سوال: ایک عورت شوہر کو چھوڑ کر غیر مرد کے پاس رہنے لگی، اب وہ شوہر کے پاس آنا چاہتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر نے طلاق نہیں دی تھی، تو وہ بدستور منکوحہ ہے، زنا سے نکاح نہیں ٹوٹتا، اگر شوہر اسے قبول کرتا ہے، تو وہ شوہر کے پاس آ سکتی ہے۔ انہیں تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

سوال: جس نے سوتیلی ماں سے نکاح کیا، پھر اس سے بچہ پیدا ہوا، تو اس کے نسب کا کیا حکم ہے؟

جواب: سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے، اس سے پیدا ہونے والی اولاد حرام ہے، اس کا نسب ثابت نہ ہوگا۔

سوال: طلاق کے نو ماہ بعد جو بچہ پیدا ہوا، اسے کس کا سمجھا جائے گا؟

جواب: طلاق کے نو ماہ بعد جو بچہ پیدا ہو، وہ سابقہ شوہر کا ہی سمجھا جائے گا، اس کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا اور وہ وارث بنے گا۔

سوال: کیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہونا باعث فضیلت ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جواب): سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی نسل سے ہونا باعث فضیلت ہے، مگر یہ فضیلت اس کے لیے ہے، جو صحیح العقیدہ ہو اور عمل صالح کرنے والا ہو۔

اصل چیز اسلامی عقائد واعمال اور اخلاص ہے۔ جن پر نجات اُخروی کا انحصار اور دارومدار ہے۔ محض نسبت کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ بعض پھولے نہیں سماتے، وہ اپنے تئیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل بیت کو ماننے والے ہیں، یا ہم اہل بیت سے ہیں، یہی ہماری نجات کے لیے کافی ہے۔ لیکن یاد رکھئے کہ اگر نسبت صحیح ہو اور عقائد واعمال اہل سنت والجماعت والے ہوں، تو یہ فضیلت ہے۔ اگر نسبت ہی صحیح نہیں اور عقائد واعمال بھی صحیح نہیں، تو یہ نسبت مفید نہیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آپ کے شوہر نامدار سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے دونوں لخت جگر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے جنتی ہونے پر نص وارد ہوئی ہے۔ لیکن کسی کا محض اولاد فاطمہ سے ہونا دخول جنت کے لیے ناکافی ہے، بلکہ فیصلہ عقائد واعمال پر ہوگا۔

❀ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند فرمایا:

أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي، يَعْنِي فُلَانًا، لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ.

”سن لیں کہ فلاں قبیلے والے میرے دوست نہیں ہیں، میرے دوست اللہ تعالیٰ اور نیک مومن ہیں۔“

(صحيح البخاري: 5990، صحيح مسلم: 215، واللّفظ لهٗ)

❀ اس حدیث کی شرح میں حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

مَعْنَاهُ إِنَّمَا وَلِيِّي مَنْ كَانَ صَالِحًا وَإِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ مِنِّي وَلَيْسَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَلِيِّي مَنْ كَانَ غَيْرُ صَالِحٍ وَإِنْ كَانَ نَسَبُهُ قَرِيبًا .

''اس کا معنی یہ ہے کہ میری دوستی اس کے ساتھ ہے، جو نیک ہے، اگر چہ وہ نسب کے لحاظ سے میرا قریبی نہ ہو۔ نیز میری دوستی ایسے شخص کے ساتھ نہیں، جو نیک نہ ہو، اگر چہ وہ نسب کے اعتبار سے میرا قریبی ہو۔''

(شرح النّووي : 88/3)

سوال: کیا اس وقت اہل بیت نبی کا وجود ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے اہل بیت اس وقت بھی موجود ہیں اور قیامت تک قائم رہیں گے، مگر اس میں وہ جھوٹے لوگ شامل نہیں، جو بلا دلیل اپنی نسبت نبی کریم ﷺ کے خاندان کی طرف کر دیتے ہیں۔

امیر مہدی قرب قیامت پیدا ہوں گے، وہ نبی کریم ﷺ کے خاندان میں سے ہوں گے، ان کا نام محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَوْلَا يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَّطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِّنِّي، أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي .

''اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہوا (اور مہدی نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو لمبا کر دے گا، حتی کہ میری نسل سے یا میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو مبعوث فرمائے گا، جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(مسند الإمام أحمد : 377/1، 430، سنن أبي داوٗد : 4282، سنن التّرمذي : 2230، وقال : حسنٌ صحيحٌ، وسندهٗ حسنٌ)

❁ علامہ محمد برزنجی رحمہ اللہ (۱۱۰۳ھ) فرماتے ہیں:

”آپ جان چکے ہیں کہ مہدی کے وجود، ان کی قیامت کے قریب آمد اور خاندان نبوت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہونے کے متعلق احادیث معنوی طور پر متواتر ہیں، جس کا انکار ممکن نہیں۔“

(الإشاعة في أشراط الساعة، ص 236)

سوال: کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیا؟

جواب: خلیفۃ المسلمین، دامادِ رسولِ امین، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے ہونے والی بیٹی سیدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح امیر المومنین، خلیفہ راشد، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا۔ یہ تواتر اور اجماع کی حد تک ثابت ہے۔ اہل سنت اور شیعہ کا اس پر اتفاق ہے۔

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو میّتوں پر اکٹھی نماز جنازہ ادا کی۔ مردوں کو امام کی جانب اور عورتوں کو قبلہ کی جانب رکھا اور سب کو ایک لائن میں رکھ دیا، جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما اور ان کے بیٹے زید کو اکٹھا رکھا۔ اس روز امام سعید بن عاص رضی اللہ عنہ تھے، جبکہ جنازہ پڑھنے والوں میں سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ بچے کو امام کی جانب رکھا گیا۔“

(سنن النّسائي : 1980، سنن الدّارقطني : 79/2، 80، السّنن الکبریٰ للبیهقي :

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

33/4، وسندہٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۵۴۵) نے صحیح کہا ہے۔

اس کی سند کو حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع شرح المہذّب: ۵/ ۲۲۴) نے ''حسن''، جبکہ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : ۵/ ۲۸۵)اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التّلخیص الحبیر : ۲/ ۱۴۶) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

شعبی رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى أَخِيهِ، وَأُمِّهٖ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَجَعَلَ الْغُلَامَ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ، وَالْمَرْأَةَ فَوْقَ ذٰلِكَ .

''انہوں نے اپنے بھائی اور والدہ سیدہ امِ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کا جنازہ پڑھایا، انہوں نے بچہ امام کی جانب رکھا اور عورت اس سے آگے۔''

(مسند علي ابن الجعد : 574، وسندہٗ صحیحٌ)

امام شعبی رحمہ اللہ ہی بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بھائی زید بن عمر اور والدہ سیدہ امِ کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ پڑھائی۔ انہوں نے بچہ امام کی جانب رکھا اور عورت اس سے آگے، چار تکبیروں کے ساتھ ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ ان کی اقتدا میں محمد بن حنفیہ، سیدنا حسین بن علی اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے نمازِ جنازہ ادا کی۔''

(السّنن الکبرٰی للبیهقي : 38/4، وسندہٗ صحیحٌ)

بعض لوگوں نے ان صحیح روایات کو بنوامیہ کی کارستانی کہہ کر ٹھکرانے کی کوشش کی ہے،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ان صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے واقدی جیسے کذاب کی بیان کردہ جھوٹی تاریخ کو بنیاد بنایا ہے، وہ کہتے ہیں کہ تاریخ کے مطابق سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چالیس سال کی عمر میں ایمان لائے اور ۶۳ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

دعوت ذوالعشیرہ کے وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۹ برس تھی، سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ۲۵ برس کی عمر میں ہوا، یعنی ذوالعشیرہ کے ۱۶ سال بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دعوت ذوالعشیرہ کے سات برس بعد اسلام لائے، جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا، تو اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۶ برس تھی۔ سیدنا عمر کے اسلام لانے کے ۹ سال بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی، تب سیدنا علی رضی اللہ عنہ ۲۵ برس کے تھے۔ اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۴۹ برس کے تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شادی کے ایک برس بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، دو سال بعد سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی، چار سال بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی، چھ سال بعد ام کلثوم رضی اللہ عنہا دنیا میں تشریف لائیں، ام کلثوم کی ولادت کے وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۵۵ سال کے تھے، ۶۳ سال کی عمر پائی، سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کی دنیا میں آمد کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۸ برس زندہ رہے، بعض کے مطابق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے تین سال پہلے شادی ہوئی، ایک بیٹا ہوا، جس کا نام زید بن عمر تھا۔ یوں شادی کے وقت سیدہ ام کلثوم کی عمر پانچ سال بنتی ہے۔

یہ ثقہ راویوں کے بیان کو جھوٹ کرنے کی ایک ناکام کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ کیونکہ یہ جتنی جمع و تفریق بیان ہوئی ہے، اس پر کوئی ثقہ روایت نہیں ملتی۔ ایک بھی روایت ایسی نہیں ملتی، جس کی سند صحیح ہو اور اس میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے وقت ان کی عمر کا تعین موجود ہو۔ یہ سب بے حقیقت اندازے و قیافے ہیں، جن کی بنیاد پر ثقہ تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وروایت کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ واللہ اعلم!

سوال: ایک شخص نے کہا کہ تیرا فلاں بیٹا زنا سے ہوا ہے، یہ تمہارا نہیں ہے، کیا اس سے بچے کا نسب فاسد ہوگا؟

جواب: کسی کے کہنے سے بچے کا نسب فاسد نہیں ہوتا، نکاح کے بعد جو اولاد ہوئی، اس کا نسب باپ سے ثابت ہوگا، خواہ ثابت بھی ہو جائے کہ یہ بچہ زنا سے ہوا ہے، کیونکہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے، البتہ زانی کے لیے حد رجم ہے۔

سوال: کیا مشکوک اولاد باپ کی وارث ہوگی؟

جواب: جس اولاد کا نسب ثابت ہو، وہ وارث بھی بنے گی۔

سوال: نکاح کے تین چار ماہ بعد جو بچہ پیدا ہوا، وہ وارث بنے گا یا نہیں؟

جواب: جو بچہ نکاح کے بعد چھ ماہ سے پہلے پیدا ہو جائے، وہ ناجائز ہے، اس کا نسب شوہر سے ثابت نہ ہوگا اور نہ وہ وارث بنے گا۔

سوال: جس عورت نے عدت کے دوران نکاح کیا، تو اس سے پیدا ہونے والی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب: دوران عدت نکاح جائز نہیں، یہ نکاح باطل ہے، لہٰذا اس سے پیدا ہونے والی اولاد ناجائز ہے اور اس کا نسب ثابت نہیں ہوگا۔

سوال: کیا آل محمد ﷺ پر صدقہ حرام ہے؟

جواب: آل محمد ﷺ پر فرض صدقہ حرام ہے۔

سوال: شوہر کے روکنے کے باوجود اگر بیوی میکے کو چلی جائے، تو کیا اس پر نان ونفقہ دینا ضروری ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اگر شوہر کی مرضی کے خلاف بیوی میکے چلی جائے، تو شوہر پر بیوی کا نان ونفقہ ضروری نہیں اور عدم ادائیگی کی صورت میں وہ گناہ گار نہ ہوگا۔

سوال: شوہر اپنی بیوی کو سسرال میں رکھتا ہے، کیا اس پر خرچہ دینا واجب ہے؟

جواب: اس صورت میں اس پر بیوی کو خرچہ دینا واجب ہے۔

سوال: شوہر نفقہ بند کردے، تو کیا کیا جائے؟

جواب: شوہر بلاوجہ نفقہ بند کردے، تو وہ گناہ گار ہوگا، اس صورت میں شوہر کو مجبور کیا جاسکتا ہے کہ یا نان ونفقہ ادا کرے یا طلاق دے۔

سوال: کیا مکان دینا شوہر کے ذمہ ہے؟

جواب: اپنی حیثیت کے مطابق بیوی کے لیے رہائش اور نان ونفقہ کا بندوبست کرنا شوہر کے ذمہ ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا﴾(البقرة : ٢٣٣)

”باپوں پر دستور کے مطابق بیویوں کا روٹی کپڑا ہے، ہر کسی کو اس کی وسعت کے مطابق مکلّف ٹھہرایا جائے گا۔“

سوال: شوہر بیوی کو گھر سے نکال دے، تو کیا اس پر نفقہ واجب ہے؟

جواب: جب تک بیوی عقد میں ہے، اس کا نفقہ بذمہ شوہر ہے، البتہ بیوی خود گھر سے نکل جائے اور باوجود روکنے کے باز نہ آئے، تو اس پر نفقہ واجب نہ ہوگا، واللہ اعلم!

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “